تعلیم القرآن

قرآن کو قرآن کی زبان میں سمجھنے کا جدید طریقہ

پارہ ۱

الٓمٓ

مرتبہ

صابر قرنیؒ

آسان رواں ترجمہ

از

مولانا فتح محمد جالندھریؒ

ادارہ تعلیم القرآن

فہرست تعلیم القرآن پارہ اول

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
پیش لفظ	۳	سورۃ الفاتحہ	۲۱
مطالعہ 'تعلیم القرآن' کے آداب	۶	سورۂ فاتحہ کی تعلیمات کا خلاصہ	۲۳
چند آسان قواعد عربی	۷	سورۃ البقرہ (پارہ اول)	۲۵
اشاریۂ اصطلاحات برائے قواعد عربی	۱۷	مختصر تشریح/خلاصہ مضامین پارہ اول	۱۰۲
رموزِ اوقافِ قرآن مجید	۱۸	لغت	۱۱۱
فہرست مضامین آیات	۱۹	اشاریۂ الفاظ القرآن پارہ اول	۱۳۶

گمراہ لوگوں کی صفات اور امت کے زوال کے اسباب	۲۴
ترجمۂ تعلیم القرآن بارے میں چند ضروری باتیں	۵

جملہ حقوق طباعت محفوظ ہیں

تعلیم القرآن پارہ اول

مرتبہ: عبدالرحمٰن صابر قرنیؒ

تصحیح وتائید: مولانا عبدالمالک، شیخ القرآن والحدیث، مہتمم مرکز علوم اسلامیہ لاہور

نظر ثانی واضافہ: حافظ جنید احسن (03004890192)

خواندگی وتصدیق برائے متن قرآن: قاری محمد اشرف خوشابی، رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف

ناشر: ادارہ تعلیم القرآن

19-C منصورہ، ملتان روڈ، لاہور

فون: 042-35252376

03228099078

Email: italeemulquran@yahoo.com

Web: www.italeemulquran.net

NHP-HBB-0317-16-cp4

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

شہنشاہِ کائنات جو عالمین کا رب، مالک، معبود اور حاکم ہے.......... یہ قرآن اسی کی طرف سے انسانوں کے نام ایک پیغام ہے۔اس پیغام میں انسانیت کے جملہ جدید وقدیم مسائل کا حل موجود ہے، کیونکہ اس کا یہ پیغام کسی خاص زمانہ، ملک یا قوم کیلئے نہیں بلکہ قیامت تک آنے والی نسلوں کیلئے ہے۔اس کا اصل مقصد دعوت الی اللہ ہے۔ یہ انقلابی پیغام ہے اور آج کے دور میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ذریعہ پھر سے امت مسلمہ کو اس کا بھولا ہوا سبق یاد دلانا، قوموں کی امامت پر فائز کرنا، اسی پیغام سے ممکن ہے، جس کیلئے حضور ﷺ نے مکی اور مدنی زندگی کے ۲۳ سالوں میں جانکاہ جدوجہد کی۔

یہ عظیم کتاب اپنے بارے میں کیا پیغام دیتی ہے؟ یہ کتاب انقلاب وجہاد ہے۔

"یہ الکتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں، یہ متقی انسانوں پر (سعادت کی) راہ کھولنے والی ہے۔" (البقرۃ:۲)

"یہ سب جہانوں کے پروردگار کا نازل کردہ ہے۔" (الشعراء:۱۹۲)

"اے نسل انسانی!.......... تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے برہان (دلیل وحجت) آ گئی اور ہم نے تمہاری طرف چمکتی ہوئی روشنی بھیج دی"۔ (النساء:۱۷۴)

"یہ قرآن لوگوں کیلئے بصیرتوں کا مجموعہ ہے اور ہدایت کا ذریعہ ہے اور یقین کرنے والوں کیلئے بڑی رحمت ہے۔" (الجاثیہ:۲۰)

"اے انسانو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آ گئی ہے اور شفاء بھی (ان بیماریوں کیلئے) جو سینے میں ہوتی ہیں اور اہل ایمان کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔" (یونس:۵۷)

"ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کیلئے شفاء اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔" (بنی اسرائیل:۸۲)

"اللہ تعالیٰ اس کتاب پر عمل کرنے والوں کو عروج عطا فرمائے گا اور اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو قعرِ مذلت میں گرائے گا۔" (صحیح مسلم)

"وہی چیز اس امت کے آخری لوگوں کی اصلاح کیلئے ناگزیر ہے جس سے اس کے پہلے لوگوں کی اصلاح ہوئی۔" "تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔" (بخاری)

ضرورت اس بات کی ہے کہ اب یہ فریضہ امت کے ذریعے ادا کیا جائے اور یہ مقصد تعلیم القرآن سے ہی حاصل ہوسکتا ہے........ "تعلیم القرآن" کے اس عظیم کام کو اسی غرض سے شروع کیا گیا ہے کہ:

۱۔ ہر مسلمان گھرانہ اس پیغام کو سمجھنے اور سمجھانے کا مرکز بن جائے۔

۲۔ ہر گھر کے جملہ افراد اس کام کیلئے دن میں ایک وقت مقرر کر کے روزانہ ایک صفحہ یا چند آیات کا ترجمہ سیکھنے اور سکھانے میں صرف کریں۔ گھر میں اگر باپ نہ ہو تو بیٹا، اگر بیٹا نہ ہو تو کوئی اور اس رشد وہدایت کا منصب سنبھالے، خود بھی سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے تاکہ کچھ مدت میں اللہ کے اس کلام کے وہ مقاصد حاصل ہوسکیں جس کیلئے یہ پیغام اتارا گیا تھا۔

میں اس رب ذوالجلال والاکرام کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھ جیسے حقیر بندے کو یہ توفیق بخشی کہ میں تعلیم القرآن کے اس عظیم کام کی ابتداء کررہا ہوں۔ مجھے اپنی کم علمی کا شدید احساس ہے۔ جو کچھ مرتب کیا ہے اپنی حد تک مستند لغت کی کتب اور پہلے سے جو کام ہوا ہے اس کو پیش نظر رکھ کر اللہ کی توفیق سے عاجزانہ دعا کرتے ہوئے مرتب کیا ہے۔ اس میں اگر کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے تو جان بوجھ کر نہیں۔ اللہ سے پوری

امید ہے کہ وہ مجھے معاف فرمادے گا۔ اہل علم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ میرے اس کام میں غلطیوں پر متنبہ فرمائیں گے اور مشوروں سے نوازیں گے تا کہ اس کو بہتر اور مفید بنایا جاسکے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ میرے اس کام کو آخرت کا توشہ بنادے۔ (آمین)

چند ضروری باتیں:

۱۔ متن کے نیچے ہر لفظ کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ عربی زبان اپنی لغت کے اعتبار سے اتنی مالا مال ہے کہ ایک ہی لفظ کے کئی مفہوم اور معنی ہیں، لیکن ترجمہ وہی صحیح ہوگا جو کلام کے سیاق وسباق سے واضح ہو یا اس کا مفہوم گرامر کے قواعد کے مطابق ہو یا جن کی ہمارے معروف مفسرین نے وضاحت کی ہو۔

۲۔ قرآن حکیم کا یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ وہ بہت آسان ہے۔ اس میں کثرت سے ایسے الفاظ ہیں جو کسی نہ کسی شکل میں ہماری روز مرہ زبان اردو میں مستعمل ہیں اور یہ بات قرآن فہمی کو آسان بنادیتی ہے۔

۳۔ اس میں اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ ہر پڑھنے والے میں عربی سیکھنے کا ذوق پیدا کیا جائے۔ چنانچہ پارہ کے شروع میں ابتدائی گرامر کے قواعد آسان انداز میں دے دیئے گئے ہیں، نیز ہر صفحہ کے نیچے لغت اور گرامر کے اعتبار سے ضروری افعال، اسماء اور حروف کی وضاحت کردی گئی ہے تا کہ عربی کے قواعد کا ایک بڑا حصہ حل ہو جائے۔ نیز عربی میں فعل کی دو حالتیں ایسی ہیں جن کا جاننا ضروری ہے؛ ماضی اور مضارع۔ لہٰذا ہر فعل کا ماضی اور مضارع بھی دے دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ امر و نہی کی وضاحت بھی کردی گئی ہے۔

۴۔ تعلیم القران کی ابتداء میں پورے پارہ کی ہر آیت کے عنوانات و مضامین مرتب کردیئے ہیں اور اس کے آخر میں پورے پارہ کے ہر رکوع کے مضامین کا خلاصہ بھی دے دیا گیا ہے جس کی بالعموم رمضان المبارک میں قرآن فہمی کیلئے ضرورت ہوتی ہے۔ اگر روزانہ ایک نظر ان پر ڈالی جائے گی تو تراویح میں قرآن سنتے ہوئے ایک خاص روحانی لذت حاصل ہوگی۔

۵۔ قرآنی تعلیمات کو ہر رکوع کے شروع میں یا درمیان میں یا جہاں ضروری ہوا اس کی تفسیر و مطالب کی تلخیص کو چند نکات میں مرتب کر دیا گیا ہے تا کہ قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو سکے اور درس دینے والے حضرات کیلئے ایک خلاصہ سامنے آجائے۔

۶۔ قرآن کے لفظی ترجمہ سے صرف اس کا مفہوم یا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے، لیکن قرآن کے اعجاز، زورِ بیان اور زبان کی تاثیر تک پہنچے بغیر ایک قاری وہ مقصد حاصل نہیں کرسکتا جو اس کے مضامین کو پڑھ کر اور حقیقی روح تک پہنچ کر عملی زندگی کا سرمایہ بننے کیلئے ضروری ہے۔ یہ مقصد کسی قدر بہترین رواں ترجمے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس کیلئے میں نے مولانا فتح محمد جالندھریؒ کا ترجمہ دیا ہے، اس میں دو خوبیاں ہیں: ایک یہ کہ عام فہم اور آسان ہے، دوسرے یہ کہ روانی اور تسلسل سے پڑھنے میں ایک قاری مضامین قرآنی کی تاثیر کی لذت محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا جو کسی کو عمل پر ابھارنے کیلئے ضروری ہے۔

۷۔ آخر میں پارہ کے جملہ ضروری الفاظ پر مشتمل لغت ہے جسے حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں ہر لفظ گرامر کے قواعد کے مطابق موزوں ترجمے، مصدر اور صرفی تشریح کے ساتھ درج کیا گیا ہے نیز اگر ترجمہ کے حوالے سے یا کوئی اور اہم معلومات ضروری ہے تو اسکی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

میں جناب شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمالک الاستاذ مرکز علوم اسلامیہ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس مسودہ پر نظر ثانی فرمائی۔

صابر قرنی

منصورہ۔ لاہور
۲۲ جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ
۲۱ فروری ۱۹۸۷ء

ترجمہ تعلیم القرآن کے بارے میں چند ضروری باتیں

۱) تعلیم القرآن میں دیے گئے لفظی ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ لفظ بہ لفظ لغوی اور رواں ترجمے کے درمیان ہے۔ یہ نہ مکمل لغوی ترجمہ ہے نہ ہی مکمل رواں ترجمہ بلکہ صحیح موزوں ترجمہ ہے جس سے سیاق کا مفہوم واضح ہوجاتا ہے اور تسلسل کا ایک عمود قائم رہتا ہے۔ اس سے نہ صرف ترجمہ پڑھنے میں آسانی ہوتی ہے بلکہ یاد کرنے میں بھی سہولت رہتی ہے۔ لفظی ترجمے میں ہی بات واضح ہوجاتی ہے اور مفہوم کے لیے بار بار بامحاورۃ یا رواں ترجمے کو نہیں دیکھنا پڑتا (یہ صرف یاد کرنے کی حد تک ہے، مفہوم کو مزید واضح کرنے اور زبان کے ادب و تاثیر کو جاننے کیلئے رواں ترجمے کا پڑھنا ضروری ہے)۔

۲) آغاز میں (شروع کے پاروں میں اور پارہ ۳۰ میں) الفاظ کو توڑ توڑ کر لکھا گیا ہے، یعنی تمام حروف (مثلاً بِ، مِنۡ، فَ وغیرہ) اور ضمائر (جیسے ہ، کَ، کُمۡ، ھُمۡ ھُنَّ، ھُمَاوغیرہ) کو اصل الفاظ سے الگ کر کے ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ ان تمام مختلف حروف و الفاظ کی پہچان ہو اور لفظی ترجمہ اچھی طرح ذہن نشین ہو۔ پھر بتدریج ان کو ملا ملا کر لکھا گیا ہے۔ بعض جگہ کچھ حروف مثلاً بِ، مِنۡ، لَ، وَ وغیرہ زائد ہوتے ہیں ان کا ترجمہ نہیں لکھا، ان کی وجہ سے دوسرے الفاظ کے معنی میں تغیر آتا ہے۔ تاہم بعض جگہ ایسے حروف کا ترجمہ لکھ بھی دیا ہے کیونکہ لفظی ترجمے میں ان کے عام اور مشہور معنی لکھنے میں کوئی حرج نہیں، لفظی ترجمے میں دونوں صورتیں ممکن ہیں البتہ رواں ترجمے میں ان کا اظہار مخفی ملے گا۔

۳) لفظی ترجمہ اور بامحاورۃ ترجمہ کئی مقامات پر غیر یکساں ہے۔ یعنی بہت سارے مقامات پر ان میں فرق ہے، اس سے مقصود ایک سے زائد تراجم کا فائدہ دینا ہے، یعنی مفہوم کو واضح کرنا اور بات کو ایک اور انداز سے سمجھانا ہے۔ ان میں بالعموم لفظی تغیر ہے اور بعض مقامات پر مفہومی یا تفسیری فرق بھی ہے۔ ایک سے زائد لفظی تراجم یا ان میں اختصار کیلئے "/" کا نشان استعمال کیا گیا ہے، مثلاً جہاں لکھا ہے "لوٹائے/بلائے جاتے ہیں"، اسے "لوٹائے جاتے ہیں" یا "بلائے جاتے ہیں" پڑھا جائے، اور ایسا بہت کم مقامات پر ہے اکثر جگہ واضح اور علیٰحدہ ترجمہ ہے۔ ایک سے زائد لفظی ترجمے بعض مقامات پر ایک سے زائد لفظوں میں بھی پھیلے ہوئے ہیں، مثلاً ملاحظہ ہو (۸۱:۲)، اس میں مَنۡ كَسَبَ سَيِّئَةً کا ترجمہ اس طرح پڑھا جائے: جس نے -کمائی -بدی، یا جو -کرے - برائی۔ ایک سے زائد تراجم کی وضاحت نشان لگا کر (مشکل مقامات کیلئے) افعال اسماء کے ذیل میں کر دی گئی ہے تاکہ اگر کوئی ابہام پایا جائے تو وہ ختم ہوجائے۔

۴) لفظی قرآنی عربی کو اس طرح لکھا گیا ہے کہ جدا جدا پڑھنے میں آسانی رہے۔ مثلاً آیت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِى السِّلۡمِ كَآفَّةً میں لفظ ادۡخُلُوۡا کو جب الگ لکھا تو اُدۡخُلُوۡا لکھا تاکہ طالب علم غلطی نہ کرے۔ الگ خانہ میں الف سے شروع ہونے والے کسی لفظ کا شروع الف خالی ہے (یعنی اس پر زبر، زیر یا پیش نہیں) تو اس پر ہمیشہ زبر لگا کر پڑھا جائے گا۔

۵) ہر صفحے کے نیچے صرف چیدہ الفاظ کی صرفی تشریح دی گئی ہے۔ اس کا بڑا مقصد عوام کو صیغوں کی پہچان کروانا ہے یعنی فعل، اسم اور حرف، پھر فعل میں ماضی، مضارع، امر اور انکی مثبت، منفی اور مجہولی تشریح اور اسی طرح اسماء اور حروف کی کچھ تشریح۔ اسی طرح بعض مرکبات جن میں کم ازکم ایک جزو اسم ہے اور کوئی جزو فعل نہیں ہے، انکو بھی عمومی فائدے اور صرفی تشریح کی غرض سے اسماء میں درج کیا گیا ہے، مثلاً عَهۡدَ اللّٰهِ، مِنۡهَا، لَمَا، مِثۡلِهٖ وغیرہ۔ صیغوں کی پہچان کا فائدہ یہ ہوگا کہ قرآن کے علاوہ عام عربی اور حدیث کے ترجمے میں بھی آسانی ہوجائے گی اور باقاعدہ عربی سیکھنا نہایت آسان ہوجائے گا۔

۶) جس لفظ کی صرفی تشریح (یعنی گرامر کی تفصیل) دینا مقصود ہے اس لفظ کو ایک مخصوص نشان سے ممتاز کیا گیا ہے۔ یعنی اسم، فعل اور حرف کیلئے علیٰحدہ علیٰحدہ نشان وضع کیے گئے ہیں جن کی مدد سے ان الفاظ کو بآسانی صفحے کے نیچے گرامر کی تفصیل کیلئے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ اگر اوپر مرکب لفظ ہے تو نیچے اصل اسم، فعل یا حرف کی تفصیل ملے گی، نیز اگر ایک صفحہ پر ایک سے زائد ایک جیسے الفاظ آئے ہوں تو کم ازکم ایک لفظ پر نشان ضرور ملے گا (الّا ماشاء اللہ)۔

۷) پاروں میں اشاریہ الفاظ القرآن کا دیگر فائدوں کیساتھ یہ فائدہ بھی ہے کہ یہ اصل الفاظ پر مشتمل ہے یعنی حروف اور ضمائر الگ کر دی گئی ہیں۔ آئندہ پاروں میں خصوصیت سے اس کا استعمال اصل صیغوں کی پہچان یا شناخت کیلئے بھی کیا جاسکے گا۔

مطالعہ ’تعلیم القرآن‘ کے آداب

۱۔ سب سے پہلے آدمی کو پڑھتے وقت یہ تصور کرنا چاہئے کہ وہ ایک ایسی کتاب کا مطالعہ کرنے جا رہا ہے جو سب کتب سے اعلیٰ، مقدس اور برتر کلام ہے جسے شہنشاہ کائنات نے اپنے برگزیدہ فرشتے حضرت جبرائیل کے ذریعہ رحمت للعالمین سرور کائنات ﷺ پر نازل فرمایا تھا۔

۲۔ اس کو پڑھتے ہوئے اس بات کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے کہ وہ اللہ کے دربار میں بیٹھا ہوا اس کا کلام پڑھ رہا ہے اور اس سے باتیں کر رہا ہے اور اس کلام کی حقیقی روح تک رسائی حاصل کرنے کی تمنا بھی رکھتا ہے۔

۳۔ اس کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ جب بھی پڑھنے اور سمجھنے کیلئے بیٹھے تو پاک صاف باوضو ہو کر پڑھے.......... جہاں وضو سے ظاہری پاکیزگی ہوگی وہاں نیت کی پاکیزگی بھی ضروری ہے۔

۴۔ اس کے پڑھنے کی غرض صرف یہ ہونی چاہئے کہ وہ اس سے عملی زندگی کیلئے رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ صراط مستقیم پر چل سکے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور غرض ہوگی تو وہ قرآن کے حقیقی فیض سے محروم رہے گا۔

۵۔ اس کے پڑھنے کیلئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کو مسلمان کیلئے صرف متبرک کلام ’’کتاب ہدایت‘‘ ہی نہ سمجھے بلکہ اپنی پوری زندگی کیلئے دستور حیات سمجھ کر پڑھے تاکہ زندگی کے ہر گوشے، ہر مسئلہ کیلئے ہدایات حاصل کر سکے۔

۶۔ تعلیم القرآن کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ قاری اپنی پوری زندگی کے ظاہر و باطن کو بدلنے کیلئے پڑھے اور اس کیلئے مضبوط ارادہ سے اپنے عمل پر نگاہ رکھے، اور اپنے اندر اچھی صفات کو اجاگر کرنے کی مسلسل جدوجہد، اپنی خواہشات اور اپنے پہلے سے قائم کیے ہوئے تصورات ونظریات کو بدل کر قرآنی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالے، تاکہ وہ صحیح قرآنی زندگی کو اپنا سکے۔

۷۔ اس کو پڑھتے ہوئے اس کی تعلیمات کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ نوٹ کرنا چاہئے۔ اچھے مسلمانوں کی صفات کیا ہیں؟ برے انسان میں کیا خرابیاں ہیں؟ کن باتوں سے شہنشاہ کائنات اپنے بندوں سے خوش ہوتا ہے اور کن باتوں پر عمل کرنے سے اس کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے۔ نیز پڑھتے ہوئے اللہ سے صحیح رہنمائی اور ہدایت کیلئے ہر وقت عاجزانہ دعا بھی کرنا چاہئے۔

۸۔ آخر میں یہ بات بھی نگاہ میں رہنی چاہئے کہ یہ ’’کتاب ہدایت‘‘ اللہ جل شانہ نے ایک خاص مقصد کیلئے نازل کی تھی کہ نہ صرف اس کی تعلیمات پر ہر آدمی خود عمل کرے گا بلکہ اپنے گھر، محلّہ، شہر اور ملک اور پھر ساری دنیا میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کو نافذ کرنے کیلئے اجتماعی جدوجہد بھی کرے گا، اور اس راہ میں قلمی، مالی اور ذاتی قربانی بھی پیش کرے گا اور اس راہ میں جو مشکلات بھی پیش آئیں گی ان کو حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرتوں کے مطابق خندہ پیشانی سے برداشت کرے گا اور اپنے لیے استقامت کی دعا کرتا رہے گا۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی زندگیوں میں خیر و برکت نازل فرمائے جو صدق دل سے اس تعلیم القرآن سے استفادہ کر رہے ہیں۔ (آمین)

چند آسان قواعدِ عربی

۱۔ **کلمہ:** ہر بامعنی لفظ کو کہتے ہیں۔کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم،فعل،حرف۔

ا۔ **اسم:** وہ ہے جو کسی چیز کا نام ظاہر کرے۔مثلاً رَجُلٌ (مرد)،کِتَابٌ (کتاب)،خُبْزٌ (روٹی)،مَاءٌ (پانی)۔

ب۔ **فعل:** جو کسی کام کے گزشتہ،موجودہ یا آئندہ ہونے کے معنی ظاہر کرے۔یعنی ماضی (گزرا ہوا زمانہ)، حال (موجودہ زمانہ)، مستقبل (آنے والا زمانہ) پایا جائے۔جیسے ذَهَبَ (وہ گیا)، يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)، اَكَلَ (اس نے کھایا)، يَاْكُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائے گا)۔ **فعل کی چارقسمیں ہیں:** ماضی، مضارع (حال و مستقبل)، امر و نہی۔

ج۔ **حرف:** جو **اسم** اور **فعل** کے درمیان رابطہ کا کام دے یا دو اسموں کو ملا کر ان کے معانی پورے کرتا ہو۔کسی بھی حرف کے معنی دوسرے الفاظ سے مل کر واضح ہوتے ہیں، عربی کے چند حروف اور انکے عمومی معانی: فِيْ (میں)، مِنْ (سے)، كَ (مانند)، عَلٰى (پر)، اِلٰى (طرف)، عَنْ (سے)، حَتّٰى (تک، یہاں تک)، بِ (ساتھ، بسبب)، لِ (لیے) وغیرہ۔الفاظ کے ساتھ مثالیں: اِلَى الْبَيْتِ (گھر تک)، عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ (فرشتوں پر)، فِي الْجَنَّةِ (جنت میں) وغیرہ۔

۲۔ **حرکاتِ عربی اور اعراب:** زبر (َ)، زیر (ِ) اور پیش (ُ) میں سے ہر ایک کو **حرکت** کہتے ہیں۔دو پیش (ٌ)، دو زبر (ً) اور دو زیر (ٍ) کو **تنوین** کہتے ہیں اور وہ حرف جس پر تشدید (ّ) ہو **مُشَدَّد** کہلاتا ہے، مثلاً مُحَمَّدٌ میں دوسرا 'م' مشدد ہے۔

ا۔ **رَفع ‹یاضَمّہ›:** پیش کو کہتے ہیں، وہ حرف جس پر پیش ہو **مضموم** کہلاتا ہے، اور وہ لفظ جسکے آخری حرف پر پیش ہو **مرفوع** کہلاتا ہے، مثلاً کِتَابُ یا کِتَابٌ، قَوْلٌ ۔اس میں بُ، بٌ مضموم ہیں اور کِتَابُ یا کِتَابٌ دونوں مرفوع (**یابحالتِ رفع**) ہیں۔

ب۔ **نَصب ‹یافَتحہ›:** زبر کو کہتے ہیں، اور **مفتوح** وہ حرف جس پر، اور **مَنصُوب** وہ لفظ جسکے آخری حرف پر زبر ہو، رَحْمَةَ، رَحْمَةً، عِلْمًا، عِلْمَ۔رَحْمَةً میں ر، م اور ۃ مفتوح ہیں اور رَحْمَةً منصوب (**یابحالتِ نصب**) ہے کیونکہ آخری حرف پر زبر یا دو زبر ہیں۔

ج۔ **جَر ‹یا کَسرہ›:** زیر کو کہتے ہیں، اور **مکسور** وہ حرف جس پر، اور **مَجرُور** (**یابحالتِ جر**) وہ لفظ جسکے آخری حرف پر زیر ہو، مثلاً نَفْسٍ، قَرْيَةٍ۔

د۔ **جَزْم ‹یاسُکُون›:** جزم (ْ) کو کہتے ہیں، اور **ساکن ‹یامَجزُوم›** وہ حرف جس پر، اور **مَجزُوم** وہ لفظ جس کے آخری حرف پر جزم ہو، مثلاً يَفْتَحْ میں ف اور ح ساکن ہیں اور يَفْتَحْ پورا مجزوم کہلاتا ہے۔

تنبیہ: یہاں الفاظ کی اعرابی حالتوں کی پہچان کا (یعنی مرفوع، منصوب، مجرور اور مجزوم کا) صرف سادہ اور آسان بیان کیا گیا ہے۔تثنیہ، جمع سالم اور بعض دیگر صورتوں میں ان کی پہچان (یا ان کو بنانے کا طریقہ) مختلف ہو جاتا ہے۔

۳۔ **مذکر اور مؤنث:** ہر اسم ان دو حالتوں میں ہوتا ہے، یا مذکر یا مؤنث، مثلاً

مذکر: رَجُلٌ (مرد)، اِبْنٌ (بیٹا)، اَخٌ (بھائی)، عَمٌّ (چچا)، اَحْسَنُ (خوبصورت مرد)

مؤنث: اِمْرَاَةٌ (عورت)، بِنْتٌ (بیٹی)، اُخْتٌ (بہن)، عَمَّةٌ (چچی، پھوپھی)، حُسْنٰى (خوبصورت عورت)

۴۔ **واحد، تثنیہ اور جمع:** ایک کو واحد، دو کو تثنیہ اور دو سے زائد کو جمع کہتے ہیں۔

واحد مذکر کی مثالیں: عَبْدٌ (بندہ، غلام)، عَابِدٌ (عبادت گزار)، مُؤْمِنٌ (ایمان والا)، مُسْلِمٌ (مسلمان)
واحد مؤنث کی مثالیں: اَمَةٌ (لونڈی)، عَابِدَةٌ (عبادت گزار)، مُؤْمِنَةٌ (ایمان والی)، مُسْلِمَةٌ (مسلمان عورت)

ا۔ **تثنیہ بنانے کا طریقہ**: واحد کے آخر میں انِ (بحالت رفع) یا یْنِ (بحالت نصب و جر) لگانے سے تثنیہ بن جاتا ہے۔ ان دونوں سے پہلے والا حرف **مفتوح** ہونا چاہئے۔ مثلاً عَبْدٌ سے عَبْدَیْنِ، اَمَةٌ سے اَمَتَانِ یا اَمَتَیْنِ (دو لونڈیاں)۔

ب۔ **جمع بنانے کا طریقہ ﴿یعنی جمع سالم﴾**: اسم واحد مذکر کے آخر میں وْنَ (بحالت رفع) یا یْنَ (بحالت نصب و جر) بڑھانے سے جمع بن جاتا ہے، اسے جمع سالم کہتے ہیں کیونکہ اس میں واحد کی صورت سلامت رہتی ہے، مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ (**بحالت رفع**) یا مُسْلِمِیْنَ (**بحالت نصب و جر**)، مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنُوْنَ یا مُؤْمِنِیْنَ۔

اسم واحد مؤنث کی صورت میں اس کے آخر میں ات لگتا ہے (ۃ یعنی **علامت مؤنث** کو حذف کر کے، اگر پہلے سے موجود ہو)۔ جیسے: مُسْلِمَةٌ سے (پہلے مُسْلِمَ پھر ات) مُسْلِمَاتٌ۔ اسی طرح مُؤْمِنَةٌ سے مُؤْمِنَاتٌ، زَیْنَبٌ سے زَیْنَبَاتٌ۔

ج۔ **جمع مکسر**: یہ جمع کی وہ قسم ہے جس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں، یہ صرف سننے پر یا چند مخصوص اوزان پر آتی ہے، اسے جمع مکسر کہتے ہیں کیونکہ اس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی ہے۔ مثلاً رُسُلٌ، رَسُوْلٌ کی جمع، قُبُوْرٌ، قَبْرٌ کی جمع، رِجَالٌ، رَجُلٌ کی، کُتُبٌ، کِتَابٌ کی، بَلْدَةٌ (شہر) کی بِلَادٌ جمع، اَنْبِیَاءُ، نَبِیٌّ کی جمع، مَسَاجِد، مَسْجِد کی جمع۔

تنبیہ ۱: بہت سارے الفاظ کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع **غیر قیاسی** ہوتی ہے یعنی انکا کوئی قاعدہ نہیں ہوتا جس کی رو سے وہ بنیں، ایسے الفاظ کو **سماعی** کہتے ہیں یعنی جو اہل زبان سے سنے گئے ہوں مثلاً خَلِیْفَةٌ واحد مذکر ہے اسکی ۃ تانیث کی نہیں ہے، اسی طرح سَنَةٌ (سال) جو مؤنث ہے اسکی جمع سِنُوْنَ آتی ہے (جو خلاف **قیاس** ہے)، اِمْرَاَةٌ کی جمع نِسَاءٌ ہے، اَرْضٌ مؤنث ہے (جو بظاہر مذکر لگتا ہے)۔

۵۔ **قیاسی اور سماعی الفاظ**: جو الفاظ کسی قاعدہ کی رو سے بنیں انہیں **قیاسی** کہتے ہیں اور جو بغیر کسی قاعدہ کے یعنی اہل زبان کی گفتگو کے مطابق بولے جائیں انہیں **سماعی** کہتے ہیں۔

۶۔ **مرکبات**: دو، یا زیادہ کلمات مل کر **مرکب** بنتے ہیں۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ **مرکب تام**: ایسا مرکب جس میں کوئی بات پوری طرح سمجھ میں آ جائے۔ جیسے اَللّٰهُ لَطِیْفٌ (اللہ مہربان ہے)، اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے)۔

ب۔ **مرکب ناقص**: وہ مرکب ہے جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آ سکے بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو مثلاً رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد)، کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔ مرکب ناقص کی کئی قسمیں ہیں، مثلاً توصیفی، اضافی، عددی وغیرہ

ا۔ **مرکب توصیفی**: جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتائے وہ مرکب توصیفی ہے۔ مثلاً رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک نیک مرد)، اس میں لفظ صالح لفظ رجل کی نیکی کی صفت ظاہر کرتا ہے۔ پہلے لفظ کو **موصوف** اور دوسرے کو **صفت** کہتے ہیں۔ اردو میں عربی کے برعکس صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے۔ جیسے لَیْلٌ طَوِیْلٌ (لمبی رات)، عَذَابٌ عَظِیْمٌ (بڑا عذاب)۔ اگر موصوف واحد ہو تو صفت بھی واحد ہوگی۔ یہی صورت تثنیہ اور جمع کی ہے مثلاً اٰیَاتٌ بَیِّنٰتٌ (روشن آیات)، اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ (دو صالح معلمات) یعنی اعراب میں اور تذکیر و تانیث میں بھی صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

۲۔ **مرکب اضافی**: وہ مرکب ہے جس کے دونوں جزو **اسم** ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہو، جب اردو میں اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے تو بالعموم اس میں (کا، کے، کی) میں سے کوئی لفظ آتا ہے، جیسے رَسُوْلُ اللّٰهِ (اللہ کا رسول)۔ کِتَابُ اللّٰهِ (اللہ کی کتاب)؛ اس میں پہلا لفظ رَسُوْلُ یا کِتَابُ **مضاف** ہے اور اَللّٰهِ **مضاف الیه**۔ عربی میں پہلے مضاف آتا

ہے اور مضاف الیہ بعد میں، مضاف الیہ ہمیشہ **مجرور** ہوتا ہے، اور مضاف پر نہ اَلْ (دیکھو **حروف**) اور نہ **تنوین** آتی ہے۔

۷۔ اسم ضمیر: وہ اسم جو دوسرے **اسم (ظاھر)** کی جگہ آئے اسم ضمیر کہلاتا ہے۔ مثلاً یٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ (اے آدم تو اپنی بیوی کیساتھ رہ)؛ اس میں اَنْتَ (تو) اور كَ (تیری/اپنی) ضمیریں ہیں اور انکا **مرجع** (یعنی جسکی طرف ضمیر لوٹے) اٰدَمُ ہے جو **اسم ظاھر** ہے۔ **ضمائر** (ضمیریں) دو قسم کی ہوتی ہیں:

ا۔ **منفصل:** جو فقرے میں الگ تھلگ استعمال ہوں۔ جیسے اَنْتَ اوپر کی مثال میں۔

ب۔ **متصل:** جو کسی اسم یا فعل کے ساتھ مل کر ایک کلمہ کی شکل اختیار کر لیں۔ جیسے زَوْجُكَ میں كَ۔

		ضمائر منفصله			ضمائر متصله		
		غائب	حاضر/مخاطب	متکلم	غائب	حاضر/مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	هُوَ وہ ایک مرد	اَنْتَ تو ایک مرد/آپ	اَنَا میں ایک مرد	هـ اس/اسکا	كَ تیرا/آپ	ی میرا/مجھ/مجھکو
	تثنیہ	هُمَا وہ دو مرد	اَنْـتُمَا تم دو مرد	نَحْنُ ہم دو مرد	هِمَا ان دو مردوں کا	كُمَا تم دو مردوں کا	نَا ہم دو کا/ہمارا
	جمع	هُمْ وہ سب مرد	اَنْـتُمْ تم سب مرد	نَحْنُ ہم سب مرد	هِمْ ان سب مردوں کا	كُمْ تم سب مردوں کا	نَا ہم سب کا/ہمارا
مؤنث	واحد	هِيَ وہ ایک عورت	اَنْتِ تو ایک عورت	اَنَا میں ایک عورت	هَا اس عورت/اسکا	كِ تیرا	ی میرا/مجھ
	تثنیہ	هُمَا وہ دو عورتیں	اَنْـتُمَا تم دو عورتیں	نَحْنُ ہم دو عورتیں	هِمَا ان دو عورتوں کا	كُمَا تم دو عورتوں کا	نَا ہمارا/ہم دو کا
	جمع	هُنَّ وہ سب عورتیں	اَنْـتُنَّ تم سب عورتیں	نَحْنُ ہم سب عورتیں	هِنَّ ان سب عورتوں کا	كُنَّ تم سب عورتوں کا	نَا ہم سب عورتوں کا

۷.۲۔ اسماء الاشارة: یعنی جن سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، یہ دو قسم کے ہوتے ہیں: ۱) قریب کیلئے، مثلاً هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)؛ ۲) بعید کیلئے، مثلاً ذٰلِكَ الْكِتَابُ (وہ کتاب)؛ ان دونوں مثالوں میں هٰذَا اور ذٰلِكَ اسماء اشارہ ہیں اور كِتَاب **مشارٌ الیه** ہے۔ یہ درج ذیل ہیں:

	اسم اشارہ قریب			اسم اشارہ بعید		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا یہ ایک	هٰذَانِ یہ دونوں	هٰٓؤُلَآءِ یہ سب	ذٰلِكَ وہ ایک	ذٰنِكَ وہ دونوں	اُولٰٓئِكَ وہ سب
مؤنث	هٰذِهٖ یہ ایک	هَاتَانِ یہ دونوں	هٰٓؤُلَآءِ یہ سب	تِلْكَ وہ ایک	تَانِكَ وہ دونوں	اُولٰٓئِكَ وہ سب

نوٹ: اسم اشارہ بعید کے آخر میں كَ کو مخاطب کے لحاظ سے بدلا بھی جاتا ہے، یعنی ذٰلِكُمْ یا ذٰلِكِ یا ذٰلِكُمَا یا تِلْكُمَا، اُولٰٓئِكُمْ وغیرہ بھی لکھتے ہیں لیکن انکے معنی میں فرق نہیں پڑتا۔ ان کے علاوہ هٰـكَذَا (ایسا ہی)، هٰـهُنَا یا هُنَا (یہاں) اور هُنَالِكَ (اور ثَمَّ) (وہاں) بھی بطور اسماء اشارہ مستعمل ہیں۔

۸۔ **اسم موصول:** اسم موصول وہ ہے جس سے کسی خاص چیز کا پتہ چلتا ہو اور جس کا مفہوم اس کے بعد آنے والے جملہ سے مکمل ہو، اس جملہ کو اسکا **صلہ** کہتے ہیں، مثلاً بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسمیں الَّذِیْنَ اسم موصول ہے اور اٰمَنُوْا اسکا صلہ۔ اسماء موصولہ کے عمومی معانی جو، جس، جن، جنہوں/جنھوں نے، جسکا/جس کی وغیرہ ہوتے ہیں، لیکن ان کے ساتھ ترجمہ میں وہ، ان یا اس بھی بڑھا لیتے ہیں، مثلاً رَبُّکَ الَّذِیْ خَلَقَ: تیرا رب وہ جس نے پیدا کیا، یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اسماء موصولہ (جو بالعموم مستعمل ہیں):

مَنْ: جو شخص، **عاقل** (یعنی انسان، جن، فرشتے وغیرہ) کیلئے مخصوص ہے، واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر، مؤنث سب کیلئے۔ (یہ **استفہام** کیلئے بھی آتا ہے، بمعنی کون، کیسا وغیرہ)۔

مَا: جو چیز، غیر **عاقل** کیلئے، واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر، مؤنث سب کیلئے۔ (یہ **استفہام** کیلئے بھی آتا ہے، بمعنی کیا، کیسا وغیرہ، نیز بطور حرف بھی مستعمل ہے، دیکھو **حروف**، نیز مَا اسمیہ ظرفیہ بمعنی 'جب تک' بھی مستعمل ہے)۔

الَّذِیْ: وہ ایک مرد جو، وہ جو وغیرہ، اسکی گردان حسب ذیل ہے:

	مذکر	مؤنث
واحد	الَّذِیْ (جو ایک مرد/ وہ جو ایک)	الَّتِیْ (جو ایک عورت/ وہ جو ایک)
تثنیہ	الَّذَانِ، الَّذَیْنِ (جو دو مرد/ وہ جو دو)	اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ (جو دو عورتیں/ وہ جو دو)
جمع	الَّذِیْنَ (جو سب مرد/ وہ جو سب)	اَللَّاتِیْ، اَللَّوَاتِیْ، اَللَّائِیْ (جو سب عورتیں)

۹۔ **مادہ:** عربی زبان میں بنیادی حروف یا **حروف اصلی** کو مادہ کہتے ہیں، یہ مختلف افعال اور اسماء میں تین سے پانچ تک ہوتے ہیں۔ ان بنیادی حروف سے مزید افعال اور اسماء بنائے جاتے ہیں۔ جن الفاظ میں تین حرف اصلی ہوں وہ **ثلاثی مُجَرّد** اور جن میں چار اصلی ہوں وہ **رُباعی مُجرّد** کہلاتے ہیں۔ تمام افعال اور اسماء مشتقات کے حروف اصلی اپنے صیغۂ ماضی (واحد غائب مذکر) سے پہچانے جاتے ہیں، مثلاً نَاصِرٌ **اسم مشتق** ہے جسکا مادہ نصر (نَصَرَ) ہے جو دراصل صیغۂ ماضی واحد غائب مذکر ہے یعنی نَصَرَ (اس نے مدد کی) سے نَاصِرٌ 'الف' کے اضافے کے ساتھ اسم بنا لیا بمعنی 'مدد کرنے والا'۔

ا۔ **ثلاثی مجرد:** یعنی وہ جس میں مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے اور اسی مادہ کو اہل عرب ماضی (واحد غائب مذکر) کہتے ہیں۔ اس مادہ یا تین حروف کو بلحاظ حرکاتِ اعراب چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:

ا۔باب نصر	۲۔باب ضرب	۳۔باب فتح	۴۔باب سمع	۵۔باب حسب	۶۔باب کرم
نَصَرَ. یَنْصُرُ. اُنْصُرْ ماضی، مضارع، امر	ضَرَبَ. یَضْرِبُ اِضْرِبْ	فَتَحَ. یَفْتَحُ. اِفْتَحْ	سَمِعَ. یَسْمَعُ اِسْمَعْ	حَسِبَ. یَحْسِبُ اِحْسِبْ	کَرُمَ. یَکْرُمُ. اُکْرُمْ

یہاں پر ماضی، مضارع اور امر کے وہ بنیادی صیغے اعراب کی مختلف حرکات (یعنی اوزان) کیساتھ درج کر دیئے گئے ہیں جو **سماعی** ہیں، انکے **مصادر** بھی **سماعی یا غیر قیاسی** ہیں اور انکے علاوہ تمام ماضی کے صیغے (مادہ یا تین حرفی الفاظ) جو ان ابواب میں رکھے جاتے ہیں (جو مختلف معانی رکھتے ہیں) وہ سب بھی **سماعی** ہیں۔ اب ان ہی کو بنیاد بنا کر ثلاثی مجرد کے تمام افعال کے مختلف صیغے اور اسماء مشتقات مختلف ابواب سے **قیاس** کیے جاتے ہیں۔ مثلاً کتب مادہ ہے جو باب نصر میں کَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا) صیغۂ ماضی ہے اور اسی سے یَکْتُبُ (وہ ایک مرد لکھتا ہے/ لکھے گا) مضارع اور اُکْتُبْ (تو لکھ) صیغۂ امر ہے۔ نیچے فعل ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں درج ہیں ان کی مدد سے افعال کے تمام صیغے قیاس کیے جاسکتے ہیں۔

تنبیه ۲: سہولت کی خاطر **فعل** (ف۔ع۔ل) کو مادۂ ثلاثی مجرد کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے یعنی اگر مادہ باب نصر سے ہے مثلاً نصر یا کتب تو ف کو ن پر قیاس کیا جاتا ہے اور ع کو ص پر اور ل کو ر پر، اسی طرح کتب کیلئے ف کو ك، ع کو ت اور ل کو ب پر، اور یہاں پر **فعل** کا ع کلمہ **مفتوح** ہوگا۔اسی طرح فعل کو اگر باب سمع پر قیاس کیا جائے تو اسکا ع کلمہ **مکسور** اور باب کرم کیلئے **مضموم**۔

ثلاثی مزیدفیه: یعنی مادۂ ثلاثی مجرد کے ساتھ مزید حروف لگا کر نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں جو ثلاثی مزید فیہ کہلاتے ہیں۔یہ تمام **قیاسی** ہوتے ہیں اور انکے **مصادر** بھی قیاسی ہوتے ہیں۔ان کے مصادر کے اوزان یوں ہیں (جو قرآن میں بالعموم مستعمل ہیں): اِفْعَال، تَفْعِيل، مُفَاعَلَة، تَفَعُّل، تَفَاعُل، اِفْتِعَال، اِسْتِفْعَال، اِنْفِعَال، اِفْعِلَال، اِفْعِيْلَال (ان تمام میں ف۔ع۔ل مادۂ ثلاثی ہے)۔ان تمام ابواب سے مخصوص اوزان میں افعال اور اسماء قیاس کیے جاتے ہیں اور بلحاظ باب ہر ایک کا ایک مخصوص معنی ہوتا ہے یعنی ہر باب اپنے چند خواص رکھتا ہے مثلاً باب تفعیل کا ماضی فَعَّلَ اور مضارع يُفَعِّلُ کے وزن پر آتا ہے اور اس باب کی ایک خاصیت یہ ہے کہ یہ ماخذ کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً قَطَّعْتُ الْحَبْلَ (میں نے رسی کے ٹکڑے کر دیئے)۔

ب۔ **رباعی مجرد ومزید فیه:** رباعی مجرد یعنی جس میں **حروف اصلی** چار ہوں اور اگر انہی میں مزید اضافہ کر کے مزید الفاظ بنائے جائیں تو انہیں **رباعی مزید فیه** کہتے ہیں۔رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے جسکا **مصدر** **فَعْلَلَةٌ** کے وزن پر آتا ہے مثلاً دَحْرَجَةٌ (دَحْرَجَ. يُدَحْرِجُ. دَحْرِجْ)۔مزید فیہ کے تین ابواب ہیں انکے مصادر ان اوزان پر آتے ہیں: تَفَعْلُل، اِفْعِنْلَال، اِفْعِلَّال (یعنی انکا مادہ فعلل (ف۔ع۔ل۔ل))۔(یہ بالعموم بہت کم مستعمل ہیں)۔

تنبیه ۳: بہت سارے صیغے ان اوزان پر نہیں آتے جو اوپر دیئے گئے ہیں بلکہ انکے لیے الگ ضمنی اوزان کے ابواب انہی ابواب کے ساتھ لکھے جاتے ہیں، مثلاً (قَوْلٌ (کہنا) **مصدر** اور قول مادہ سے) قَالَ يَقُوْلُ قُلْ یہ باب نصر کے ضمنی باب (اجوف واوی) سے ہے، یہاں و کو الف سے بدل دیا گیا ہے اور اعراب میں بھی کچھ تبدیلی ہے یعنی اصل میں یہ قَوَلَ يَقْوُلُ اُقْوُلْ تھا۔اس طرح کی تبدیلی بالعموم زبان میں خوبصورتی اور آسانی پیدا کرنے کیلئے کی جاتی ہے۔(اوپر دیئے گئے اوزان وغیرہ اوزان 'صحیح' کہلاتے ہیں، یہاں اور آئندہ بحث انہی پر ہے)

۹.۲۔ **مصدر** یعنی جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا (بغیر زمانے کے) معلوم ہو۔**ثلاثی مجرد** کے مصادر **سماعی** ہیں جبکہ دیگر ابواب کے **قیاسی**۔کسی بھی **مادہ** کے معنی (یا معانی) کا صدور اسکے **مصدر (یامصادر)** سے ہوتا ہے، مثلاً **عبد مادہ** ہے جبکہ عِبَادَةٌ (عبادت کرنا) اور تَعْبِيْدٌ (غلام بنانا) اسکے مصادر ہیں (بعض ایسے بھی ہیں؛ عَبَدٌ (غضب ناک ہونا))!، اسی طرح **دعو** مادہ اور دَعْوَةٌ (دعوت دینا/ بلانا) اور دُعَاءٌ (دعا کرنا/ پکارنا) مصادر، یا نصر مادہ اور نَصْرٌ (مدد کرنا) مصدر ہے، وغیرہ۔

۱۰۔ **فعل ماضی:** فعل ماضی کے مختلف صیغوں کی تبدیلی ان حروف کی رہین منت ہے۔ا،و،ت،م،ن (اوتمن)۔

ا۔ **ماضی (مطلق) معروف کی گردان:** یعنی وہ جسکا فاعل معلوم ہو، اس کو بالعموم صرف ماضی لکھتے ہیں۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	فَعَلَ اس ایک مرد نے کیا	فَعَلَا ان دو مردوں نے کیا	فَعَلُوْا ان سب مردوں نے کیا
غائب	مؤنث	فَعَلَتْ اس عورت نے کیا	فَعَلَتَا ان دو عورتوں نے کیا	فَعَلْنَ ان سب عورتوں نے کیا
مخاطب/ حاضر	مذکر	فَعَلْتَ تو ایک مرد نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مردوں نے کیا	فَعَلْتُمْ تم سب مردوں نے کیا
خاطب/ حاضر	مؤنث	فَعَلْتِ تو ایک عورت نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو عورتوں نے کیا	فَعَلْتُنَّ تم سب عورتوں نے کیا
متکلم	مذکر و مؤنث	فَعَلْتُ میں نے کیا	فَعَلْنَا ہم نے کیا	فَعَلْنَا ہم نے کیا

نوٹ: فعل کے ع کلمہ کو **مضموم** (یعنی فَعُلَ) اور **مکسور** (فَعِلَ) کر کے اوپر **ثلاثی مجرد** کے ماضی کے صیغوں کی

گردان کی جاسکتی ہے۔اسی طرح (کسی بھی باب سے) کوئی بھی بنیادی ماضی کا صیغہ (واحد غائب مذکر) لگا کر گردان بنائی جاسکتی ہے۔

ب۔ **ماضی مجہول:** یعنی وہ جسکا فاعل نامعلوم ہو، ماضی کے پہلے حرف پر پیش اور **ماقبل آخر** (آخری سے پہلے) پر زیر لگانے سے ماضی معروف، ماضی مجہول بن جاتا ہے یعنی فُعِلَ۔ (اسکی گردان اوپر **ماضی معروف** کی گردان میں معمولی تبدیلی سے بن سکتی ہے یعنی ف پر پیش اور ع پر زیر لگا کر)۔ ابواب **غیر ثلاثی مجرد** کیلئے اگر پہلے حرف اور ماقبل آخر کے درمیان کوئی الف ہے تو اسے و سے بدلا جاتا ہے یا درمیان میں اگر کوئی **حرکت** والا حرف (یعنی جس پر زبر، زیر یا پیش) ہے تو اس پر بھی پیش لگانے سے ماضی مجہول بن جاتا ہے، مثلاً (باب افعال اَفْعَلَ سے اُفْعِلَ) اَكْرَمَ سے اُكْرِمَ، عَلَّمَ ؛ عُلِّمَ، قَاتَلَ؛ قُوْتِلَ، تَقَبَّلَ؛ تُقُبِّلَ وغیرہ۔

۱۱۔ **فعل مضارع:** اس میں حال اور مستقبل کے دونوں معنی آتے ہیں۔ ماضی سے پہلے ی، ت، ا (الف) یا ن لگا کر (اور اس میں کچھ تبدیلی کر کے) مضارع بنایا جاتا ہے اور انہی کو **علامت مضارع** کہتے ہیں۔

ا۔ **مضارع معروف کی گردان:** یعنی جسکا فاعل معلوم ہو، اس کو بھی بالعموم صرف مضارع ہی لکھا جاتا ہے۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	يَفْعَلُ وہ کرتا ہے/ کریگا	يَفْعَلَانِ وہ دو کرتے ہیں/ کرینگے	يَفْعَلُوْنَ وہ کرتے ہیں/ کرینگے
غائب	مؤنث	تَفْعَلُ وہ کرتی ہے/ کریگی	تَفْعَلَانِ وہ دو کرتی ہیں/ کریں گی	يَفْعَلْنَ وہ کرتی ہیں/ کریں گی
مخاطب/ حاضر	مذکر	تَفْعَلُ تو کرتا ہے/ کریگا	تَفْعَلَانِ تم دو کرتے ہو/ کرو گے	تَفْعَلُوْنَ تم کرتے ہو/ کرو گے
خاطب/ حاضر	مؤنث	تَفْعَلِيْنَ تو کرتی ہے/ کریگی	تَفْعَلَانِ تم دو کرتی ہو/ کرو گی	تَفْعَلْنَ تم کرتی ہو/ کرو گی
متکلم	مذکر و مؤنث	اَفْعَلُ میں کرتا/ کرتی ہوں/ کرونگا	نَفْعَلُ ہم دو کرتے/ کرتی ہیں	نَفْعَلُ ہم کرتے ہیں/ کرینگے

نوٹ: صیغوں میں جو ن آخر میں ہیں (ماسوائے جمع مؤنث کے) یہ ساتوں ن **نون اعرابی** کہلاتے ہیں۔ ع کلمہ پر زیر اور پیش کے ساتھ، اور باقی تمام مضارع (واحد غائب مذکر) کے صیغوں سے یعنی ابواب **غیر ثلاثی مجرد** سے بھی اسی طرح گردان بنائی جاسکتی ہے۔

ب۔ **مضارع مجہول:** یعنی جسکا فاعل نامعلوم ہو، مضارع معروف میں **علامت مضارع** کو پیش اور ماقبل آخر کو زبر دینے سے مضارع مجہول بن جاتا ہے، تمام ابواب **ثلاثی مجرد** کا مضارع مجہول ایک ہی طرح کا ہوتا ہے یعنی يُفْعَلُ۔ اسی طرح (دیگر ابواب سے) يُعَلِّمُ (وہ سکھاتا ہے) سے يُعَلَّمُ (وہ سکھایا جاتا ہے)، يَتَقَبَّلُ (وہ قبول کرتا ہے) سے يُتَقَبَّلُ (وہ قبول کیا جاتا ہے) وغیرہ۔

۱۲۔ **فعل امر و نہی:** امر کے معنی حکم کے ہیں، فعل امر وہ ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دینا ظاہر ہو۔ فعل نہی، جس میں کسی کام سے روکا جائے۔

ا۔ **امر حاضر:** یعنی جس میں مخاطب کو کوئی حکم دیا جائے، فعل **مضارع کی علامت** ہٹا کر اسکی جگہ 'ا' (**همزة الوصل:** یعنی جو وصل کے وقت پڑھنے میں نہیں آتا مثلاً وَانْصُرْ اس میں 'ا' نہیں پڑھا جاتا) لگا دیا جاتا ہے اور آخری حرف پر جزم آجاتا ہے۔ باب نصر اور کرم میں 'ا' پر پیش ہوتا ہے باقی ابواب میں زیر ہوتی ہے۔ اسکی گردان یوں ہے:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اِفْعَلْ تو ایک مرد کر	اِفْعَلَا تم دو مرد کرو	اِفْعَلُوْا تم سب مرد کرو
مؤنث	اِفْعَلِيْ تو ایک عورت کر	اِفْعَلَا تم دو عورتیں کرو	اِفْعَلْنَ تم سب عورتیں کرو

ب۔ **نهی حاضر:** یعنی جس میں مخاطب کو کسی کام سے روکا جائے، مضارع کے تمام حاضر کے صیغوں کو **مجزوم** کر کے شروع میں لَا نہی داخل کرنے سے نہی حاضر بن جاتا ہے۔مضارع کو جب **مجزوم** کرتے ہیں تو تمام **نون اعرابی** گر جاتے ہیں۔

	واحد	تثنیه	جمع
مذکر	لَاتَفۡعَلۡ تو ایک مرد نہ کر	لَاتَفۡعَلَا تم دو مرد نہ کرو	لَاتَفۡعَلُوۡا تم سب مرد نہ کرو
مؤنث	لَاتَفۡعَلِیۡ تو ایک عورت نہ کر	لَاتَفۡعَلَا تم دو عورتیں نہ کرو	لَاتَفۡعَلۡنَ تم سب عورتیں نہ کرو

۱۳۔ **مُعرَب و مَبنی:** جن الفاظ کے آخر میں اعراب یا حروف بدلتے رہتے ہیں وہ معرب کہلاتے ہیں؛ اور یہ اعراب یا حروف کا بدلنا **قیاسی** ہوتا ہے۔ جبکہ اس کے علاوہ جو الفاظ ہیں وہ مبنی کہلاتے ہیں۔ مثلاً عِلۡمٌ کو بعض اوقات جملے میں عِلۡمًا بھی لکھتے ہیں، رَحۡمَةٌ یا رَحۡمَةً وغیرہ اسم معرب ہیں۔ اکثر اسماء معرب ہوتے ہیں اور بہت کم مبنی ہوتے، بالعموم **ضمیریں، اسماء اشارہ، اسم موصول** وغیرہ مبنی ہوتے ہیں۔ جبکہ افعال میں صرف **مضارع** معرب ہے (ماسوائے جمع مؤنث غائب ومخاطب کے صیغوں کے) اور **حروف ﴿المعانی﴾** بھی مبنی ہوتے ہیں۔

۱۴۔ **فعل ماضی کی قسمیں:** ماضی کے شروع میں مَا لگانے سے **ماضی منفی** بنتا ہے۔ ذیل میں چند ماضی کی قسمیں درج کی جاتی ہیں:

ا۔ **ماضی قریب:** ماضی پر قَدۡ بڑھا دینے سے اکثر ماضی قریب کے معنی ہو جاتے ہیں، مثلاً قَدۡ جَآءَ (وہ آیا ہے)۔

ب۔ **ماضی بعید:** کَانَ ماضی پر لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے؛ کَانَ ذَهَبَ (وہ گیا تھا)۔ (کَانَ اور ماضی کے صیغے ایک جیسے ہونے چاہئیں یعنی کَانُوۡا ذَهَبُوۡا ، کَانَتۡ ذَهَبَتۡ، کَانَتَا ذَهَبَتَا وغیرہ)۔

ج۔ **ماضی استمراری:** کَانَ مضارع پر لگانے سے یہ ہو جاتا ہے؛ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ (وہ کرتے تھے)۔ (یہاں بھی کَانَ اور مضارع میں مطابقت ہونی چاہئے)۔

۱۵۔ **مضارع کی قسمیں:** مضارع پر لَا داخل کرنے سے **مضارع منفی** بن جاتا ہے۔

ا۔ **مضارع مجزوم و منصوب:** افعال میں صرف مضارع کا صیغہ ہی مُعرب ہے (جمع مؤنث غائب وحاضر کے صیغوں کے علاوہ)، اس طرح مضارع تین طرح کا ہوتا ہے؛ مضارع **مرفوع** (یعنی جو اصل شکل ہے)، **مجزوم** اور **منصوب**، اگر مضارع مجزوم یا منصوب ہو تو **نون اعرابی** گر جاتا ہے۔ مضارع میں یہ تغیر اکثر بعض **حروف** کی وجہ سے ہوتا ہے جنہیں **حروف العاملة (یا جازم: جزم** دینے والا، اور **ناصب: نصب** دینے والا بھی) کہتے ہیں۔ اس تغیر سے اسکے اصل معنی میں تو کوئی فرق نہیں آتا بلکہ اکثر زمانہ کے لحاظ سے معنی میں تبدیلی آجاتی ہے، مثلاً

۱) **مضارع منفی به لم:** مضارع پر لَمۡ داخل کرنے سے مضارع **مجزوم** ہو جاتا ہے اور ماضی منفی کے معنی دینے لگتا ہے، مثلاً یَفۡعَلُ (وہ کرتا ہے) سے لَمۡ یَفۡعَلۡ (اس نے نہیں کیا)، اس میں لَمۡ حرف **عامل (یا جازم)** کہلاتا ہے۔

۲) **مضارع منفی به لن:** مضارع پر لَنۡ داخل کرنے سے مضارع **منصوب** ہو جاتا ہے اور زمانہ مستقبل میں تاکیدی معنی دینے لگتا ہے، مثلاً یَفۡعَلُ (وہ کرتا ہے) سے لَنۡ یَّفۡعَلَ (وہ ہرگز نہیں کریگا)، اس میں لَنۡ حرف **عامل (یا ناصب:** یعنی **نصب** دینے والا) کہلاتا ہے۔

ب۔ **مضارع بانون تاکید ثقیله و خفیفه:** مضارع پر لام (لَ) جسے لام تاکید کہتے ہیں، لگا کر آخر میں نون مشدد (جسے نون ثقیلہ کہتے ہیں) یا نون ساکن (یعنی نون خفیفہ) بڑھایا جاتا ہے، اس سے مضارع میں تاکیدی معنی پیدا ہو جاتے ہیں، مثلاً لَيَكْتُبَنَّ یا لَيَكْتُبَنْ (وہ ایک مرد ضرور لکھتا ہے/ لکھے گا)، لَيَكْتُبُنَّ یا لَيَكْتُبُنْ (وہ سب مرد ضرور لکھیں گے)۔

ج۔ **امر غائب و نهی غائب:** مضارع غائب کے صیغوں پر لام (لِ) جسے لام الامر کہتے ہیں، بڑھا کر مضارع کو **مجزوم** کریں تو امر غائب کا صیغہ بن جاتا ہے، مثلاً لِيُضْرَبْ (وہ ایک مرد مارا جائے)، اسی طرح **مضارع مجزوم** غائب پر لاَ نہی لگانے سے نہی غائب بن جاتا ہے؛ لاَ يَضْرِبْ (وہ نہ مارے)۔

۱۶۔ **اسم مشتق وجامد:** وہ اسم جو **ماده و مصدر** سے بنایا جائے اسم مشتق کہلاتا ہے، جبکہ جامد وہ ہے جو کسی دوسرے لفظ سے نہ نکالا گیا ہو بلکہ اپنا الگ مستقل وجود رکھتا ہو۔ ذیل میں اسم مشتق کی چند اہم اقسام درج ہیں:

ا۔ **اسم فاعل:** یہ اس ذات کو بتاتا ہے جو کام کرنے والا ہو یا جس سے کسی فعل کا صدور ہوا ہو۔ یہ **ثلاثی مجرد** سے فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً نَصَرَ سے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا) اور دیگر ابواب سے **مضارع معروف** کے صیغے میں **علامت مضارع** کو م (میم) **مضموم** سے بدل کر **ماقبل آخر** کو **کسرہ** دیا جاتا ہے، مثلاً يُكْرِمُ سے مُكْرِمٌ (عزت دینے والا)۔

ب۔ **اسم مفعول:** یعنی وہ ذات جس پر فعل واقع ہوا ہو، یہ **ثلاثی مجرد** سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر جیسے نَصَرَ سے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا) اور دیگر ابواب سے **مضارع مجهول** کی **علامت مضارع** کو م **مضموم** سے بدل کر **ماقبل آخر** کو **فتح** دے کر بنتا ہے جیسے يُكْرَمُ سے مُكْرَمٌ (عزت دیا ہوا)۔

ج۔ **صفت مشبه:** یہ اسم اس ذات کو بتاتا ہے جس میں مصدری معنی (یعنی کوئی وصف) پائیداری کے ساتھ پایا جاتا ہو۔ اسکے بہت سارے اوزان ہیں مثلاً **ثلاثی مجرد** سے كَرِيْمٌ، حَسَنٌ، اَفْعَلُ وغیرہ اور دیگر ابواب سے بالعموم **اسم فاعل** کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً حَسَنٌ (اچھا، نیکی کرنے والا، خوبصورت)، کرم سے كَرِيْمٌ (بزرگ، سخی)۔

د۔ **افعل تفضيل⟨اسم تفضيل⟩:** اس ذات کو بتاتا ہے جس میں مصدری معنی اوروں کی نسبت زیادتی کیساتھ پائے جاتے ہوں، یہ مذکر کیلئے اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اور مؤنث کیلئے فُعْلٰی کے؛ یہ بالعموم **ثلاثی مجرد** سے بنتا ہے، جیسے حَسَن سے اَحْسَنُ (زیادہ اچھا/ خوبصورت)۔

ذ۔ **اسم مبالغه:** وہ جو کسی فاعل میں کوئی صفت زیادتی، کثرت اور شدت کے ساتھ بتائے، اسکے مختلف اوزان ہیں جیسے فَعَّالٌ، فَعِيْلٌ وغیرہ۔ مثلاً رحم سے رَحِيْمٌ (بہت زیادہ رحم کرنے والا)۔

ر۔ **اسم ظرف زمان ومكان:** ظرف مکان وہ ہے جو وقوع فعل کی جگہ کو اور ظرف زمان وقوع فعل کے وقت کو بتاتا ہے، یہ مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں جیسے سجد سے مَسْجِدٌ (سجدہ کرنے کی جگہ)، طبخ سے مَطْبَخٌ (کھانا پکانے کی جگہ)۔

ز۔ **اسم آله:** یہ اس آلہ یا اس اوزار کو بتاتا ہے جس سے کوئی کام کیا جائے، یہ مِفْعَالٌ، مِفْعَلٌ اور مِفْعَلَةٌ کے اوزان پر آتا ہے۔ مثلاً فتح سے مِفْتَاحٌ (چابی)، برد سے مِبْرَدٌ (ریتی)، کنس سے مِكْنَسَةٌ (جھاڑو)۔

۱۷۔ **اسم صفت:** اوپر بیان کیے گئے اسماء مشتقات میں سے پہلے پانچ کو **اسماء الصّفة** بھی کہا جاتا ہے یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل اور اسم مبالغہ، کیونکہ ان میں صفتی معنی موجود ہیں (اور انکے بعض اوزان بھی آپس میں ملتے ہیں)۔

۱۸۔ **كلمات الاستفهام:** یعنی وہ حروف یا اسماء جن کے ذریعے سے سوال یا کوئی چیز دریافت کی جا سکے۔ اَ اور هَلْ حروف الاستفہام

کہلاتے ہیں (دیکھو **حروف**)، انکے علاوہ اسماء الاستفہام یہ ہیں: مَنْ (کون؛ عاقل جانداروں کیلئے)، مَا (کیا؛ غیر عاقل اور چیزوں کیلئے)، مَاذَا (کیا ہے، کیا چیز)، اَیٌّ (کونسا)، اَیَّـةٌ (کونسی؛ مؤنث کیلئے)، کَمْ (کتنا، کتنی)، کَیْفَ (کیسا، کیسی)، لِمَ (کیوں، کس لیے)، اَیْـنَ (کہاں)، اَیَّانَ (کب، کس وقت)، مَتٰی (کب)، اَنّٰی (کہاں سے، کس طرح سے)۔

۱۹۔ **حروف:** یہ **حروف** جو کچھ معانی رکھتے ہیں **حروف المعانی** کہلاتے ہیں اور **حروف الهجاء** (ا، ب، ت وغیرہ) **حروف المبانی** (بنیادی حروف) کہلاتے ہیں۔ ذیل میں قرآن مجید میں مستعمل قریباً تمام حروف کی فہرست مع عمومی تفصیل و ترجمہ دی جاتی ہے: (نوٹ: 'عمومی تفصیل' کے اندر دیئے گئے الفاظ کے ساتھ لفظ 'حرف' لگا کر پڑھیں یعنی اگر 'ندا' لکھا ہے تو اسے 'حرف ندا' پڑھا جائے، نیز فہرست دائیں سے بائیں اور پھر نیچے کی طرف ہے۔ **مشبہ بالفعل:** اسکا مطلب ہے کہ یہ حرف بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتا ہے اور اسی بنیاد پر یہ خاص حروف سے تعلق رکھتا ہے جو حروف مشبہ بالفعل کہلاتے ہیں اور ان سب کا 'عمل' مشترکہ ہوتا ہے، یہ تعداد میں چھ ہیں۔)

حرف	عمومی تفصیل	عمومی معانی	حرف	عمومی تفصیل	عمومی معانی
اَ	استفہام، ندا	کیا، خواہ، اے	اِذَا	مفاجات	اچانک، ناگہاں، یہ اسم ظرف بھی ہے
اِذًا	**ناصب** مضارع	اس وقت، تب تو	اَلْ	تعریف	نکرہ کو معرفہ کرتا ہے، اسم فاعل اور مفعول کے ساتھ یہ بالعموم **موصوله** ہوتا ہے، یہ بعض اوقات زائد بھی ہوتا ہے مثلاً اسم علم پر
اِلٰی	جر (جارّہ)	تک، طرف (**تعدیه** کیلئے بھی آتا ہے)	اِلَّا	استثناء	مگر
اَلَا	تحضیض، تنبیہ	کیوں نہیں، تم خبردار ہو جاؤ، جان لو، سن رکھو	اَلَّا	تحضیض	کیوں نہیں، یہ کہ نہیں
اَمْ	عطف، استفہام	یا، خواہ، کیا	اِمَّا	عطف، تردید	یا، خواہ، اگر
اَمَّا	تفصیل، تاکید	سو، لیکن، مگر، اور وہ جو			
اِنْ	**جازم** مضارع، شرط	اگر، اِنَّ کا مخفف یعنی 'بیشک' کے معنی میں بھی ہے اور یہ کبھی زائد بھی ہوتا ہے	اِنْ	نفی	نہیں، جیسے اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ اِنْ کے بعد اگر اِلَّا آئے تو بالعموم نفی ہوتا ہے
اَنْ	**ناصب** مضارع	کہ، یہ کہ، اَنَّ کا مخفف بھی ہے اور بمعنی 'یعنی' بھی آتا ہے اور زائد بھی ہوتا ہے	اِنَّ، اَنَّ	مشبہ بالفعل، تاکید	بیشک، یقیناً، کہ تحقیق
اَوْ	عطف	یا، خواہ	اَوَ	تردید، توضیح، استفہام	اگرچہ، مگر، یہاں تک، کیا (استفہام) (یہ یا تو اَوْ واؤ مفتوح ہے یا ہمزہ استفہامیہ اور واؤ زائدہ سے مرکب ہے)۔
اِیْ	ایجاب	ہاں، کیوں نہیں، ہرگز نہیں بلکہ	بِ	جر (جارہ)	سے، میں، پر، بسبب، ساتھ وغیرہ، یہ زائد بھی ہوتا ہے یا کلمہ میں زور پیدا کرنے کیلئے اور **تعدیه** یعنی لازم کو متعدی ☆ بنانے کیلئے بھی آتا ہے

بَلْ	عطف	بلکہ	بَلٰی	ایجاب	ہاں کیوں نہیں، ہرگز نہیں بلکہ
تَ	جر	قسم کیلئے لفظ اللہ کیساتھ مخصوص ہے	ثُمَّ	عطف	پھر، اسکے بعد، تب
حَتّٰی	جر، عطف	تک، تا کہ، یہاں تک کہ، جب تک کہ، یہ **ناصب مضارع** بھی ہے	سَ، سَوْفَ	التقریب	عنقریب، یہ مضارع کو مستقبل قریب سے مخصوص کردیتے ہیں
عَلٰی	جر	پر، اوپر، باوجود، یہ **تعدیہ** کیلئے بھی آتا ہے	عَنْ	جر	سے، طرف سے، بدلے میں، بسبب
فَ	عطف	پھر، پس، تو، کیونکہ، اس لیے کہ	فِیْ	جر	میں، بارے میں، بسبب
قَدْ	تحقیق وتاکید	تحقیق، بیشک، (دیکھو: **ماضی قریب**)	كَ	جر، تشبیہ	مانند، جیسے
کَاَنَّ	مشبہ بالفعل	گویا کہ	کَلَّا	الردع	ہرگز نہیں، بیشک
کَیْ	ناصب مضارع	تا کہ	لِ	جر	واسطے، لیے، طرف، کو، کا وغیرہ
لِ	لام الامر	چاہئے کہ، یہ جازم مضارع ہے اور مضارع کو امر غائب بنانے میں مستعمل ہے	لِ	لام کَیْ	تا کہ، یہ **ناصب مضارع** ہے
لَ	لام تاکید	البتہ، ضرور، بیشک	لَا	نفی، لاء نہی	نہیں، نہ، لاء نہی **جازم مضارع** ہے
لٰکِنَّ	استدراک، مشبہ بالفعل	لیکن، مگر، پر، یہ لٰکِنْ بھی لکھا جاتا ہے (لٰکِنْ الگ سے **غیر عامل** ہے)	لَعَلَّ	مشبہ بالفعل	شاید، امید ہے کہ
لَنْ	ناصب مضارع	ہرگز نہیں (دیکھو: **مضارع منفی بہ لن**)	لَمْ	جازم مضارع	نہیں (دیکھو: **مضارع منفی بہ لم**)
لَمَّا	جازم مضارع، شرطیہ، استثناء	اب تک نہیں، مگر، جب، چونکہ، بوجہ	لَوْ	شرط، تمنا	اگر، کاش، کیا اچھا ہوتا، وَلَوْ: اگرچہ، لَوْلَا، لَوْمَا: اگر نہ ہوتا، کیوں نہیں
لَیْتَ	مشبہ بالفعل، تمنا	کاش کہ	مَا	نفی	نہیں، زائد بھی ہوتا ہے جیسے اِنَّمَا میں
مِنْ	جر	سے، میں سے، بعض/کچھ، زائد بھی ہوتا ہے	نَعَمْ	ایجاب	ہاں
وَ	جر	قسم کیلئے آتا ہے، بہتیرے، بعض	وَ	عطف، حالیہ، استیناف، زائد	اور، حالانکہ، کبھی زائد بھی ہوتا ہے اور تاکید کیلئے آتا ہے۔
هَلْ	استفہام	کیا، کیا ہے، یہ قَدْ (بیشک) اور نفی کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ یعنی جب بعد میں اِلَّا آئے تو بالعموم نفی ہوتا ہے	یَا	ندا	اے

☆ متعدی وہ فعل ہے جسے جملہ مکمل کرنے کیلئے فاعل کیساتھ مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے جبکہ فعل لازم صرف فاعل کیساتھ جملہ مکمل کرتا ہے، یعنی تعدیہ کا مطلب یہ ہوا کہ ہم فاعل کیساتھ مفعول بھی لانا چاہتے ہیں۔

استفهام: ١٨
اسم: ١-ا
اسم آله: ١٦-ز
اسماء الاشارة: ٧.٢
اسم اشاره بعيد: ٧.٢
اسم اشاره قريب: ٧.٢
اسم صفت: ١٧
اسم ظاهر: ٧
اسم فاعل: ١٦-ا
اسم مبالغه: ١٦-ذ
اسم مفعول: ١٦-ب
اسم موصول: ٨
افعل تفضيل (اسم تفضيل): ١٦-د
امر: ١٢
امر حاضر: ١٢-ا
امر غائب: ١٥-ج
بحالت رفع: ٤-ب
بحالت نصب و جر: ٤-ب
تَعْدِيَه: ١٩- جدول (بِ)
تنوين: ٢
تَثْنِيَه: ٤، ٤-ا
ثلاثي مُجَرّد: ٩، ٩-ا
ثلاثي مزيدفيه: ٩-ا
جازم: ١٥-ا
جامد: ١٦
جمع: ٤
جمع سالم: ٤-ب
جمع مُكَسَّر: ٤-ج
جَر: ٢-ج
حرف: ١-ج
حركت: ٢
حركاتِ عربي: ٢
حروف: ١٩
حروف اصلي: ٩
حروف العاملة: ١٥-ا
حروف المُباني: ١٩
حروف المَعاني: ١٩
حروف الهجاء: ١٩
رُباعي مُجرّد: ٩، ٩-ب
رباعي مزيد فيه: ٩-ب
رَفع: ٢-ا
ساكن: ٢-د
سُكون: ٢-د
سماعي: ٤-تنبيه ١، ٥
صفت: ٦-ب-١
صفت مشبه: ١٦-ج
صله: ٨
ضمائر مُنْفَصِلَه مُتَّصِلَه: ٧-جدول
ضَمَّه: ٢-ا
ضمير، ضمائر: ٧
ضميرمتصل: ٧-ب
ضمير منفصل: ٧-ا
ظرف زمان ومكان: ١٦-ر
عاقل: ٨
عامل: ١٥-ا-١، ١٥-ا-٢
علامت مضارع: ١١
علامت مؤنث: ٤-ب
غير قياسي: ٤-تنبيه ١
فَتحه: ٢-ب
فعل: ١-ب
قياسي (قياس): ٥
كَسره: ٢-ج
كلمه: ١
ماده: ٩
ماضي: ١-ب، ١٠
ماضي استمراري: ١٤-ج
ماضي بعيد: ١٤-ب
ماضي قريب: ١٤-ا
ماضي مجهول: ١٠-ب
ماضي معروف (ياماضي): ١٠-ا
ماضي منفي: ١٤
ماقبل آخر: ١٠-ب
مَبني: ١٣
مُتَعَدِّي: ١٩-جدول (بِ)
مَجرُور: ٢-ج
مَجزُوم: ٢-د
مذكر: ٣
مَرْجَع: ٧
مَرفُوع: ٢-ا
مركب: ٦
مركب اضافي: ٦-ب-٢
مركب تام: ٦-ا
مركب توصيفي: ٦-ب-١
مركب ناقص: ٦-ب
مشارٌ اليه: ٧.٢
مُشَبَّه بِالْفِعْل: ١٩
مشتق، اسم: ١٦
مُشَدَّد: ٢
مصدر (مصادر): ٩.٢
مضارع بانون تاكيد ثقيله و خفيفه: ١٥-ب
مضارع: ١-ب، ١١
مضارع مجزوم: ١٥-ا
مضارع مجهول: ١١-ب
مضارع معروف (يا مضارع): ١١-ا
مضارع منصوب: ١٥-ا
مضارع منفي: ١٥
مضارع منفي به لم: ١٥-ا-١
مضارع منفي به لن: ١٥-ا-٢
مضاف: ٦-ب-٢
مضاف اليه: ٦-ب-٢
مضموم: ٢-ا
مُعرَب: ١٣
مفتوح: ٢-ب
مكسور: ٢-ج
مَنصُوب: ٢-ب
موصوف: ٦-ب-١
مؤنث: ٣
ناصب: ١٥-ا
نَصب: ٢-ب
نون اعرابي: ١١-ا
نهي: ١٢
نهي حاضر: ١٢-ب
نهي غائب: ١٥-ج
واحد: ٤
همزة الوصل: ١٢-ا

رُمُوزِ اَوْقَافِ قُرْآن مَجِید

م — لفظ لاَزِم کامخفف ہے۔اس رمز سے پہلے کلمے پرٹھہر جانالازمی ہے۔

ط — لفظ مُطْلَق کامخفف ہے۔اس رمز سے پہلے کلمے پر مطلقاً ٹھہر جانا چاہیے۔

ج — یہ وقف جَائِز کی رمز ہے۔اس رمز سے پہلے کلمے پرٹھہر جانا اور نہ ٹھہرنا دونوں جائز ہیں لیکن ٹھہر جانا بہتر ہے۔

ز — یہ وقف مُجَوَّز کی علامت ہے۔اس علامت سے پہلے کلمے پر نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔یہاں سے تجاوز کر جانا یعنی گزر جانا چاہیے۔

ص — لفظ مُرَخَّص کامخفف ہے۔پڑھتے پڑھتے سانس ختم ہوجائے تو ''ص'' کی رمز وقف سے پہلے کلمے پرٹھہر جانے کی رخصت ہے۔

ق — قِيْلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ (کہا گیا ہے کہ اس مقام پر وقف ہے) کی علامت۔احسن یہی ہے کہ اس مقام پر نہ ٹھہرا جائے۔

لا — لاَ وَقْفَ عَلَيْهِ (اس مقام پر کسی قسم کا وقف نہیں) کی علامت۔یہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے۔

قف — يُوْقَفُ عَلَيْهِ (یہاں ٹھہرا جاتا ہے) کامخفف۔یہاں سانس روک کر وقف کرنا چاہیے۔

سکتة — یہاں سانس لیے بغیر تھوڑا سا ٹھہرنا چاہیے، پڑھنے والا یہاں کسی قدر ٹھہر جائے سانس نہ توڑے۔

وقفة — یہ لمبے سکتے کی علامت ہے یہاں ''سکتے'' کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے۔

صل — قَدْ يُوْصَلُ (کبھی کبھی ملا کر پڑھا جاتا ہے) کی علامت ہے۔یہاں وقف کرنا احسن ہے مگر بعض علماء نے وصل کی اجازت بھی دے رکھی ہے۔

صلے — اَلْوَصْلُ اَوْلٰی (ملا کر پڑھنا بہتر ہے) کا اختصار ہے۔یہاں وصل کرنا احسن ہے۔

∴ ∴ — جو عبارت تین تین نقطوں کے درمیان گھری ہوئی ہو اسے مُعَانَقَة یا مُرَاقَبَة کہتے ہیں۔وقف معانقہ میں پہلے تین نقطوں پر وصل کر کے دوسرے تین نقطوں پر وقف کیا جائے یا پہلے تین نقطوں پر وقف کر کے دوسرے تین نقطوں پر وصل کیا جائے۔

○ — یہ دائرہ آیت کے ختم ہو جانے کی نشانی ہے، جہاں صرف علامت دائرہ ہی ہو وہاں پہنچ کر ٹھہر جانا چاہیے۔دائرے کے اوپر ''لا'' درج ہو تو نہ ٹھہرنا اَولیٰ ہے ضرورت ہو تو ٹھہر لیا جائے تو کچھ حرج نہیں، دائرے پر جو رمز وقف بھی ہوگی، وقف و وصل کے لیے اسی کا اعتبار ہوگا۔

تنبیہ: جہاں ایک سے زائد علامتیں نیچے اوپر لکھی ہوں وہاں وقف و وصل کے لیے بالائی رمز کا اعتبار ہوگا۔ایک سے زائد علامتیں برابر لکھی ہوں تو آخری علامت کا اعتبار ہوگا۔

فہرست مضامین آیات (پارہ اول)

خلاصہ مضامین	آیت نمبر
سورة الفاتحة	
نظام ربوبیت سے اللہ کی معرفت	۱
نظام رحمت............مخلوق سے محبت	۲
نظام عدل...........دنیا میں اس کا قیام	۳
بندگی اور عبادت.........خودی اور عرفان ذات	۴
استعانت............اللہ ہی تمام حاجات کا مرکز	۴
صراط مستقیم	۵
انعام یافتہ گروہ	۶
مغضوب قوموں کی علامات	۷
سورة البقرة	
قرآن حکیم کا مقصد	۲
متقین کی صفات	۳،۴
کامیاب لوگ	۵
کافر کون ہیں؟	۶،۷
منافق کون ہیں؟	۸
منافقوں کا کردار	۹ تا ۱۶
منافقوں کی پہلی مثال	۱۷،۱۸
منافقوں کی دوسری مثال	۱۹،۲۰
تمام انسانوں سے بندگی رب کا مطالبہ	۲۱
شرک کی ممانعت	۲۲
اللہ کے کلام کی سچائی اور چیلنج	۲۳،۲۴
نیک مسلمانوں کیلئے خوشخبری	۲۵
قرآن کی مثالیں	۲۶
فاسقین کون ہیں؟	۲۷
اللہ کی نشانیاں	۲۸،۲۹
دنیا میں انسان کا مقام..........خدا کا خلیفہ بنایا جانا	۳۰
علم کی ابتداء اور برتری	۳۱ تا ۳۳
فرشتوں کا سجدہ کرنا	۳۴
شیطان اور کفر و نافرمانی کی ابتداء	۳۴
حضرت آدمؑ کا جنت میں عارضی قیام اور انکی آزمائش	۳۵
حضرت آدمؑ کی لغزش اور توبہ	۳۶،۳۷

خلاصہ مضامین	آیت نمبر
وحی الٰہی کی ضرورت اور راہ نجات	۳۸
منکرین وحی کا انجام	۳۹
بنی اسرائیل پر اللہ کے انعامات کا تذکرہ	۴۰
قرآن پر ایمان لانے کی دعوت	۴۱
اللہ کی آیات کے بدلے حقیر نفع نہ لو	۴۱
جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی ممانعت	۴۲
نماز اور زکوٰۃ کی تلقین	۴۳
دوسروں کو نیکی کا حکم کرنا اور اپنے آپ کو بھول جانا	۴۴
صبر و نماز سے اصلاح احوال کی تلقین	۴۵
آخرت کا صحیح تصور	۴۶
بنی اسرائیل کی امامت اور فضیلت	۴۷
بنی اسرائیل کی سرگزشت اور مصائب	۴۹
فرعون کی غرقابی اور اس سے نجات	۵۰
بچھڑے کی پوجا اور معافی	۵۱
توبہ قبول ہوئی	۵۲
کتاب اور فرقان کا عطیہ	۵۳
ہلاکت کے بعد دوبارہ زندگی	۵۶
من وسلویٰ	۵۷
بنی اسرائیل کا کفران نعمت	۵۷
شہری زندگی اختیار کرنے کا حکم	۵۸
اللہ کی آیات میں تحریف	۵۹
صحرائے سینا میں ۱۲ چشموں کا معجزہ	۶۰
بنی اسرائیل کی بے صبری، آپس میں فتنہ وفساد	۶۱
یہود پر اللہ کے غضب کے اسباب	۶۱
نجات کا دارومدار ایمان اور عمل صالح پر ہے	۶۲
اللہ کا عہد اور کوہ طور کا بلند ہونا	۶۳
عہد شکنی اور اس کی سزا......... سرمایۂ عبرت	۶۴ تا ۶۶
گائے ذبح کرنے کا حکم	۶۷
کثرت سوال اور حجت بازی	۶۸ تا ۷۱
مردے کا زندہ ہونا	۷۲،۷۳
یہود کی سنگدلی	۷۴

خلاصہ مضامین	آیت نمبر	خلاصہ مضامین	آیت نمبر
یہود کا نفاق اور کلام اللہ میں تحریف	۷۵تا۷۷	نماز اور زکوٰۃ آخرت کا توشہ ہیں	۱۱۰
یہودی عوام کی گمراہ آرزوئیں	۷۸	جنت کا مستحق کون ہے؟	۱۱۱،۱۱۲
یہود کے علماء حق فروش ہیں	۷۹	مذہبی گروہ بندیاں اور ان کی حقیقت	۱۱۳
جنت کی ٹھیکیداری کا زعم باطل	۸۰	مساجد کو ویران کرنے والے	۱۱۴
نیک اعمال سے جنت اور برے اعمال سے دوزخ	۸۱،۸۲	اللہ کسی جگہ مقید نہیں ہے	۱۱۵
بنی اسرائیل سے میثاق اور اس کی شرائط	۸۳	عیسائیوں کا حضرت مسیحؑ کو ابن اللہ بنانا	۱۱۶
خونریزی اور جلاوطنی	۸۴	اللہ کی صفت 'کُن فَیَکُون' ہے	۱۱۷
عہد شکنی اور نمائشی دینداری	۸۵	نبوت کی نشانیاں اور اس کی ذمہ داریاں	۱۱۹
بعض احکام کو ماننا اور بعض کا انکار......اور اسکا انجام	۸۵	یہود و نصاریٰ کی اصل خواہش	۱۲۰
آخرت کے بدلے دنیا کے طالب	۸۶	سابقہ کتب کی تائید اور صحیح تلاوت کا نتیجہ	۱۲۱
حضرت مسیحؑ کی آمد......اور ان کی تکذیب وعناد	۸۷	آخرت کیلئے عمل	۱۲۳
نفس پرستی اور انبیاء کا قتل	۸۷	حضرت ابراہیمؑ کی امامت	۱۲۴
بنی اسرائیل کا انکار اور عناد	۸۸	وعدۂ امامت اور وراثت	۱۲۴
جانتے بوجھتے تکفیر	۸۹	کعبۃ اللہ ملت ابراہیمی کا مرکز	۱۲۵
تعصب، حسد اور ضد کا نتیجہ	۹۰	خدا پرستی کی تنظیم مراسم حج کی بنیاد پر	۱۲۵
قبول حق سے انکار اور حجت بازی	۹۱	مکہ شہر امن ہے	۱۲۶
میثاق کے بعد گوسالہ پرستی	۹۲	تعمیر کعبہ اور امت مسلمہ کیلئے دعا	۱۲۷،۱۲۸
حق پرستی کا دعویٰ.........موت کی تمنا	۹۴	حضور ﷺ کی دعوت کی چار خصوصیات	۱۲۹
موت کا خوف اور لمبی عمر کی تمنا وحرص	۹۵،۹۶	دین ابراہیمی کا طریقہ	۱۳۰،۱۳۱
وحی اور جبرائیلؑ سے دشمنی.......جاہلانہ تعصب	۹۷،۹۸	حضرت ابراہیمؑ کی وصیت	۱۳۲
یہود کی عہد شکنی اور قومی خیانت	۱۰۰	حضرت یعقوبؑ کی وصیت	۱۳۳
کتاب اللہ کی مخالفت اور حق ناشناسی	۱۰۱	ہر ایک کو اپنے عمل کی جوابدہی کرنا ہے	۱۳۴
مردہ قوم کی علامت.....جادو کے شعبدوں میں پھنسنا	۱۰۲	فرقہ بندیوں سے اجتناب	۱۳۵
ہاروت وماروت اور سفلی عملیات سے آزمائش	۱۰۲	تمام انبیاء کو ماننا.......... ایمان کی علامت	۱۳۶
جادوگری کا سودا نفع بخش نہیں.......تخریبی ذہنیت	۱۰۳	اللہ ہی بس کافی ہے	۱۳۷
دعوت قرآن کے پیروؤں سے خطاب	۱۰۴	اللہ ہی کا رنگ سب سے بہتر ہے	۱۳۸
'راعنا' کا غلط استعمال	۱۰۴	فرض شناسی اور اخلاص	۱۳۹
کفار کا تعصب وعناد	۱۰۵	کتمان حق.........ایک خیانت	۱۴۰
نسخ ونسیاں پیغام انقلاب ہے	۱۰۶،۱۰۷	ہم کسی کے اعمال کے ذمہ دار نہیں، اپنے ہی عمل کام آئیں گے	۱۴۱
اطاعت کیلئے شکوک وشبہات کا ازالہ	۱۰۸		
کفار کا حسد	۱۰۹		

رکوعها ١ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ ٥ آیاتها ٧

منزل ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

بِ	سْمِ = اِسْمِ	اَللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
ساتھ/ سے	نام	اللہ کے	بے حد مہربان	نہایت رحم کرنے والا

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢﴾ الرَّحْمٰنِ

اَلْحَمْدُ	لِ	اَللّٰهِ	رَبِّ	الْعٰلَمِيْنَ	الرَّحْمٰنِ
تمام تعریف	لیے	اللہ کے	پروردگار	تمام جہانوں کا	بے حد مہربان

سب طرح کی تعریف اللہ ہی کو (سزاوار) ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ بڑا مہربان

الرَّحِيْمِ ﴿٣﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤﴾

الرَّحِيْمِ	مٰلِكِ	يَوْمِ	الدِّيْنِ
نہایت رحم کرنے والا	مالک	دن کا	جزا کے

نہایت رحم والا۔ انصاف کے دن کا حاکم۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿٥﴾

اِيَّا	كَ	نَعْبُدُ	وَ	اِيَّا	كَ	نَسْتَعِيْنُ
صرف	تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	صرف	تیری ہی	مدد چاہتے ہیں

(اے پروردگار!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

منزل ١

الْفَاتِحَة: کھولنے والی، افتتاح کرنے والی۔

سورۃ الفاتحہ قرآنی تعلیمات کا خلاصہ ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر نماز میں اس کا پڑھنا ضروری ہے۔

نظام ربوبیت کے عناصر اربعہ:-

١۔ تخلیق: عدم سے وجود میں لانا۔

٢۔ تسویہ: کسی چیز کو اس کی حقیقی صورت میں آراستہ کرنا۔

٣۔ تقدیر: اندازہ کرنا اور تکمیل حیات کی راہ ہموار کرنا۔

٤۔ ہدایت: ہر وجود کے لیے زندگی و معیشت میں ظاہری اور باطنی طور پر صحیح راہیں دکھانا۔

اللہ تعالیٰ نے تکوینی لحاظ سے پوری کائنات کا نظام تین اصولوں پر قائم فرمایا ہے، اور انسانی زندگی کے اختیاری پہلوؤں میں بھی ایسا ہی نظام ان کی فلاح کا ضامن ہوسکتا ہے:

١۔ نظام ربوبیت، ٢۔ نظام رحمت، اور ٣۔ نظام عدل۔

عملی زندگی کا استحکام ان

افعال: نَعْبُدُ: ہم عبادت کرتے ہیں، مضارع جمع متکلم عَبَدَ يَعْبُدُ (باب نصر)۔ نَسْتَعِيْنُ: ہم مدد چاہتے ہیں، مضارع جمع متکلم اِسْتِعَانَةٌ (باب اِسْتِفْعَال) سے۔

0 اسماء: اِسْمِ: نام۔ الرَّحْمٰنِ: نہایت مہربان۔ الرَّحِيْمِ: ہمیشہ رحم کرنے والا (صیغۂ مبالغہ)۔ الْحَمْدُ: سب تعریف، تمام خوبی، اللہ کی فضیلت اور ثناء کو 'حمد' کہتے ہیں۔ الْعٰلَمِيْنَ: تمام جہان، عَالَمٌ کی جمع ہے۔ الدِّيْنِ: (روز) جزا، انصاف۔

حروف: بِ: ساتھ۔ وَ: اور، حرف عطف۔ اَلْ: سب، حرف تعریف ہے، اسم فاعل و مفعول کیساتھ بالعموم موصولہ ہوتا ہے۔

نوٹ: یہاں اور آئندہ صرف چیدہ الفاظ کی گرامر کی رو سے تفصیل درج کی گئی ہے، سہولت کیلئے ان کی نشاندہی مخصوص نشانات سے کی گئی ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿٦﴾ صِرَاطَ

اِهْدِ	نَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِيْمَ 0	صِرَاطَ 0
دکھا	ہم کو	راستہ	سیدھا	راستہ

ہم کو سیدھے رستے پر چلا۔

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ

اَلَّذِيْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَىٰ = عَلٰى	هِمْ	غَيْرِ 0
ان لوگوں کا کہ	انعام فرمایا تو نے	اوپر	ان کے	نہیں

ان لوگوں کے رستے جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا، نہ ان

ع ١

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿٧﴾ ع

الْمَغْضُوْبِ 0	عَلٰى	هِمْ	وَ	لَا	الضَّآلِّيْنَ 0
غضب کیا گیا	اوپر	ان کے	اور	نہ	گمراہوں کا

کے جن پر غصے ہوتا رہا اور نہ گمراہوں کے۔

تین عناصر کے صحیح ادراک پر ہے:
١) توحید، ٢) رسالت، اور ٣) آخرت۔
...... یہی مفہوم سورۃ الفاتحہ کی پہلی ۴ آیات کا ہے۔

۞ تخلیق آدم کا حقیقی مقصد اللہ کی بندگی و عبادت ہے۔ اور اسی سے استعانت یعنی مدد حاصل کی جائے۔ کیونکہ جس کی عبادت ہوگی وہی تمام زندگی کی حاجات کا مرکز ہوگا۔ دنیا میں کسی اور کا یہ مقام نہیں ہے۔

۞ اللہ کی ذات اور اس کی جملہ صفات کے صحیح ادراک ہی سے بندگی کا مقام حاصل ہوتا ہے۔

۞ ایمان باللہ کے بعد انسان کے مدارج اربعہ، جن کا قرآن نے جگہ جگہ ذکر کیا ہے: مسلم، مومن، متقی، محسن۔

۞ قرآن کی رو سے اللہ کے انعام یافتہ لوگ کون ہیں؟ ١۔ نبی، ٢۔ صدیق، ٣۔ شہداء، ۴۔ صالحین (النساء:٦٩)۔

۞ مغضوب قوم کی صفات جن کا تذکرہ قرآن نے جگہ جگہ کیا ہے اور بنی اسرائیل کے کردار کے تاریخی حقائق:-

١۔ دعوت الی اللہ کے نظام عدل سے انحراف، کبر و غرور اور افراط و تفریط میں مبتلا ہونا۔ عہد واثق کی خلاف ورزی، ٢۔ استبدال نعمت، ٣۔ تحریف آیات الٰہی، ۴۔ اشتراء آیات الٰہی، اللہ کی آیات کے بدلے حقیر نفع کمانا، ۵۔ کتمان حق و تلبیس حق (حق کو چھپانا)، ٦۔ تعمق فی الدین یعنی بال کی کھال اتارنا، ٧۔ حیلہ سازی، ٨۔ منافقت، ٩۔ آرزوہائے باطلہ اور شفاعت کا غلط تصور، ١٠۔ انبیاء کرامؑ پر اتہام بازی اور قتل، ١١۔ سود خواری، ١٢۔ تقلید جامد، ١٣۔ منکرات کی محافل و مجالس، ١۴۔ ترک امر بالمعروف و نہی عن المنکر، ١۵۔ اللہ اور رسول کے علاوہ دوسروں کا حکم ماننا اور ان کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل کرنا۔

بنی اسرائیل کی تاریخ کے یہ المناک ابواب ہیں، جس کی وجہ سے ان سے امامت کا منصب چھن گیا۔ اب امت مسلمہ کے ہر طبقے کو ان باتوں کی روشنی میں اپنی زندگیوں کا محاسبہ کرنا چاہئے۔ اللہ ہمیں مغضوب گروہوں کی پیروی سے بچائے، آمین۔

⊖ افعال: اِهْدِ: دکھا، (ہماری) رہنمائی کر، امر واحد حاضر مذکر، هَدٰى يَهْدِىْ (هِدَايَةٌ مصدر، باب ضرب سے)۔
اَنْعَمْتَ: انعام کیا تو نے، ماضی واحد حاضر مذکر، اَنْعَمَ يُنْعِمُ (اِنْعَامٌ، باب افعال سے)۔

0 اسماء: صِرَاطَ: راستہ، صُرُطٌ جمع۔ مُسْتَقِيْمَ: سیدھا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ غَيْرِ: نہ، سوائے۔ مَغْضُوْبِ: غصہ/غضب کیا گیا، اسم مفعول (واحد مذکر)، اَلْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ: وہ لوگ جن پر غضب کیا گیا۔ الضَّآلِّيْنَ: گمراہ، بھٹکے ہوئے، اسم فاعل (جمع مذکر)، ضَآلٌّ واحد۔

⊛ حروف: عَلٰى: پر، اوپر۔ لَا: نہیں۔

سورة الفاتحة کی تعلیمات کا خلاصہ

سورۂ فاتحہ پورے قرآن مجید کی دعوت کا خلاصہ ہے، اسی لیے اس کو دیباچہ یا ام الکتاب بھی کہتے ہیں۔قرآن اور اس سورۃ کا تعلق بندوں کی طرف سے دعا اور جواب دعا کا ہے، کیونکہ ہر سلیم الفطرت انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زندگی کے ہر موڑ پر سیدھی سلامتی اور سچائی کی راہ پر چل کر کامیاب ہو۔ بندہ دعا کرتا ہے، اے رب العالمین! میری رہنمائی فرما۔تو اللہ اس کے جواب میں پورا قرآن ہدایت و رہنمائی کیلئے پیش کرتا ہے۔

سورۂ فاتحہ کی پہلی تین آیات میں توحید، رسالت اور آخرت کا تصور دیا گیا ہے جس پر قرآنی تعلیمات کی پوری عمارت استوار ہے اور یہی 'اسلام' کی بنیاد ہیں۔ دوسرے لفظوں میں تکوینی اعتبار سے پوری کائنات کا نظام بھی ''ربوبیت''، ''رحمت'' اور ''عدل'' پر قائم ہے۔ دنیا میں جو کچھ بھی انفس و آفاق میں نظر آتا ہے وہ اللہ کی انہی صفات کے مظاہر ہیں۔ان صفات کا حاصل بھی توحید، رسالت اور آخرت کا نظام ہے۔

۱۔توحید یہ ہے کہ اللہ ایک ہے، وہ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے۔اور کوئی ہستی ایسی نہیں کہ اس کے کسی کام میں شریک ہو۔اسی نے اس پوری کائنات کو تخلیق کیا اور ان سب چیزوں کو عدم سے وجود میں لانے، زندگی کے جملہ مراحل میں نشو و نما دینے اور پھر فنا ہونے تک معاملات میں وہ یکتا پروردگار حاکم اور فرماں روا ہے۔ وہی ان سب کی تقدیر بنانے والا ہے، اسی نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور ایک پورا نظام اس کے تابع کر دیا۔اس کو علم و ارادہ اور اختیار کی قوتیں بخشیں تا کہ وہ خیر و شر، نیکی و بدی میں تمیز کرے، آزادی سے جس راہ پر چاہے گامزن ہو۔اسی نے زمین بنائی اور اس میں انسان کو اپنا خلیفہ بنایا۔

۲۔اسی نے بنی آدم کو اپنا خلیفہ بنانے کے بعد اس کو یونہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ ہر دور میں ہر زمانہ میں اس کی رہنمائی کیلئے اپنے برگزیدہ رسول بھیجے جو پہلے خود اللہ پر ایمان لائے پھر گمراہ انسانوں کو سیدھے اور سچے راستے کی طرف دعوت دی تا کہ وہ دنیا میں اپنے حقیقی منصب خلافت پر فائز ہو کر اللہ کی رضا اور اس کی مرضی کو پورا کریں۔ سب سے آخر میں حضور ﷺ کو قیامت تک آنے والی نسلوں کیلئے چنا گیا۔ان کی یہ سیدھی راہ ہر زمانہ کی طرح کسی خاص نسل یا قوم یا کسی خاص مذہبی گروہ کی پابند نہیں ہے بلکہ تمام موجود یا آنے والی نسلوں کیلئے یکساں نظام ربوبیت اور نظام رحمت و عدل کے عالمگیر تصور پر خدا پرستی کی سیدھی راہ ہے جس کی ہر انسان میں فطری طلب ہے۔ حضور ﷺ کا اُسوۂ حسنہ اور آپ کی مکی اور مدنی زندگی کی جدوجہد، خلافت ارضی کا مکمل نمونہ ہے جس کا قرآن نے جگہ جگہ تذکرہ فرمایا۔

۳۔ یہ زندگی دراصل ہر انسان کیلئے ایک امتحان ہے جو کہ وہ بطور خلیفہ گزارتا ہے۔اس زندگی کی ایک مہلت اور مدت ہے۔ سب کو مر کر اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے اور ہر ایک کو اپنے اچھے یا برے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ جو اس زندگی کو اس نقطۂ نظر سے ذمہ دارانہ طریقے سے گزاریں گے، اور اپنے لیے ان نیک لوگوں کا طریقہ اختیار کریں گے جن پر اللہ نے انعام کیا تھا اور ہر وقت یہ دعا بھی کرتے رہیں گے کہ اے مولا! ہمیں سیدھی راہ پر چلا اور اس پر آخری دم تک قائم رکھ، اس میں ہماری مدد فرما اور ہماری حفاظت فرما تا کہ ہم ان لوگوں کی راہ اختیار نہ کریں جن پر تو نے غضب نازل فرمایا اور جو سیدھی راہ سے گمراہ ہوئے، کہ اس طرح آخرت میں ابدی تکلیف و عذاب دوزخ سے بچ جائیں۔

اس سورۃ کو ہر روز پانچ نمازوں میں پڑھنے کی فضیلت یہ ہے کہ ہم اس کی تعلیمات اور دعوت قرآن کی روشنی کو پیش نظر رکھیں اور خود بھی صراط مستقیم پر چلیں اور حضور ﷺ نے جو پروگرام اپنی زندگی میں جاری کیا تھا اس کو لے کر چلیں۔ پہلے اپنی ذات پر، پھر اپنے گھر میں پھر محلّہ اور شہر میں.......... پھر پوری دنیا میں اس پروگرام کیلئے مسلسل اور منظّم جدوجہد کرنے والوں کے ساتھ اپنا حصہ ادا کریں، تاکہ دنیا میں عملی طور پر نظام ربوبیت اور نظام رحمت اور نظام عدل قائم ہو سکے۔

گمراہ لوگوں کی صفات اور امت کے زوال کے اسباب

۱۔ توحید سے انحراف کے بعد بدعت، شرک اور نفس پرستی کی راہوں میں مبتلا ہونا
۲۔ شرک کے نتائج............... خود غرضی اور اخلاقی پستی
۳۔ اختلافات اور فرقہ بندی......... گروہی اور نسلی انتشار............ سیاسی اختلافات
۴۔ معاشی اور اقتصادی بدحالی.............. ناپ تول میں کمی اور ملاوٹ کرنا
۵۔ مہنگائی اور قحط سالی، اور روزی کی تنگی
۶۔ خواہشات کی بندگی سے عام وبائیں اور امراض میں مبتلا ہونا
۷۔ عام فلاکت، خانہ ویرانی
۸۔ عام محکومی اور غلامی
۹۔ دوسری قوموں کا تسلط اور اس کے بعد اس قوم کی ہلاکت

اَلْبَقَرَة: گائے/بیل/بچھڑا۔

۞ شہنشاہِ کائنات نے اس جہاں کو تخلیق کیا، اور وہی اس کی تمام حقیقتوں کا سرچشمہ ہے...... یہ کتاب اسی نے نازل فرمائی ہے۔

۞ عظیم کتاب قرآن کی تعلیمات کو ماننے کے لحاظ سے انسانوں کی تین قسمیں ہیں، مادی اور روحانی تقسیم اور انسانوں کی تین حالتیں:

زندگی - بیماری - موت

مسلم (متقی)—منافق—کافر

۞ مسلم (متقی): اس کتاب سے وہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو نیکی بدی، خیر و شر میں تمیز کر کے بھلائی کے طالب ہوں۔ ایسے لوگ متقی یعنی پرہیزگار ہیں، ان کی صفات یہ ہیں:-

۱۔ ایمان بالغیب: ان دیکھی حقیقتوں کو ماننا، اللہ پر ایمان، اس کی ذات و صفات کا صحیح ادراک، ملائکہ (وحی)، جنت و دوزخ وغیرہ کو تسلیم کرنا۔

۲۔ اقامت الصلوٰة: دعویٰ ایمان کا تقاضا، بروقت تمام شرائط کے ساتھ نماز کی ادائیگی

الجزء ١

معانقة

آیاتها ۲۸۶ — (عدد التلاوة ۲) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ (عدد النزول ۸۷) — رکوعاتها ۴۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِ	اِسْمِ	اَللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
ساتھ/سے	نام	اللہ کے	بے حد مہربان	نہایت رحم کرنے والا

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ

اَلِفْ. لَآمْ. مِّيْمْ	ذٰلِكَ ۰	الْكِتٰبُ	لَا	رَيْبَ ۰	فِيْ ◉	هِ
الف۔لام۔میم*	یہ/وہ	کتاب	نہیں	کوئی شک	میں	اس

ال م۔ یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں کہ کلامِ خدا ہے،

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

هُدًى ۰	لِ ◉	الْمُتَّقِيْنَ ۰	اَلَّذِيْنَ ۰	يُؤْمِنُوْنَ ◉
رہنمائی	لیے	متقیوں/ اللہ سے ڈرنے والوں کے	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں

اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنما ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں

بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا

بِ ◉	الْغَيْبِ ۰	وَ	يُقِيْمُوْنَ ◉	الصَّلٰوةَ	وَ	مِنْ ◉	مَا ۰
ساتھ/پر	غیب	اور	قائم کرتے ہیں	نماز	اور	سے	اس چیز جو

اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ

◉ افعال: يُؤْمِنُوْنَ: ایمان لاتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، یہ اِيْمَانٌ سے ہے، مراد زبان و دل سے یقین کرنا اور کسی قسم کا شک پیدا نہ ہونا، اٰمَنَ. يُؤْمِنُ۔ يُقِيْمُوْنَ: قائم کرتے ہیں، ایضاً، یہ اِقَامَةٌ سے ہے یعنی پوری شرائط کے ساتھ پابندیٔ نماز کرنا، اَقَامَ. يُقِيْمُ۔

۰ اسماء: ذٰلِكَ: یہ، وہ، اسم اشارہ (واحد مخاطب کیلئے)۔ رَيْبَ: شبہ۔ هُدًى: ہدایت، سیدھا راستہ۔ الْمُتَّقِيْنَ: متقی، پرہیزگار، اسم فاعل۔ اَلَّذِيْنَ: وہ لوگ (جو)، اسم موصول، اَلَّذِيْ واحد۔ الْغَيْبِ: غیب، چھپی چیز۔ مِمَّا: (مِنْ. مَا) اس چیز میں سے جو، مَا اسمیہ (موصولہ)۔

◉ حروف: فِيْ: میں۔ لِ: لیے۔ بِ: ساتھ، پر۔ مِنْ: سے۔

* یہ حروف اسرار الٰہی میں سے ہیں۔ ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں۔ یہ قرآن کی بہت سی سورتوں کے شروع میں آتے ہیں۔ ان پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

کرتے ہیں۔
۳۔ انفاق مال کرتے ہیں، اللہ کی راہ میں زکوٰۃ اور جو کچھ اللہ نے دیا وہ خرچ کرتے ہیں۔
۴۔ اللہ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔
۵۔ اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔
۶۔ آخرت پر یقین رکھتے ہیں، یہ ایمانیات کی جڑ ہے کیونکہ انسان دنیا میں غیر ذمہ دارانہ زندگی بسر نہیں کرسکتا، اسے اپنے تمام اعمال کا ایک روز اللہ کے ہاں حساب دینا ہے۔
ایسے لوگ نیک قرار پائیں گے یہی کامیاب ہوکر جنت میں جائیں گے۔

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

رَزَقْنَا	هُمْ	يُنْفِقُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ
رزق دیا ہم نے	ان کو	وہ خرچ کرتے ہیں	اور	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں

ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو کتاب (اے محمدؐ!)

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ

بِ	مَا	اُنْزِلَ	اِلَیْ = اِلٰی	كَ	وَ	مَا	اُنْزِلَ	مِنْ
پر	اس چیز جو	اتاری گئی	طرف	تیری/آپکی	اور	جو	اتاری گئی	سے

تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر)

قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ④ ط

قَبْلِ	كَ	وَ	بِ	الْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ
پہلے	تجھ/آپ	اور	پر	آخرت	وہ سب	یقین رکھتے ہیں

نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اُولٰٓئِكَ	عَلٰی	هُدًی	مِنْ	رَبِّ	هِمْ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ
وہی (لوگ ہیں)	پر	راہِ راست	سے	پروردگار	اپنے	اور	وہی لوگ ہیں	وہ سب

یہی لوگ اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے

الْمُفْلِحُوْنَ ⑤ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

الْمُفْلِحُوْنَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَوَآءٌ	عَلٰی	هِمْ
کامیاب	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	برابر ہے	اوپر	ان سب کے

والے ہیں۔ جو لوگ کافر ہیں انہیں تم نصیحت کرو

۞ کافر: جو لوگ اوپر کی مذکورہ حقیقتوں کا انکار کرتے ہیں، اپنے لیے اپنی مرضی کا راستہ اختیار کرتے ہیں، مسلسل حق کی راہ کی مخالفت کرتے رہتے

منزل ۱

افعال: رَزَقْنَا: رزق دیا ہم نے، ماضی جمع متکلم، رِزْقٌ سے، مراد ہر قسم کی نعمتیں اور روزی دینا، رَزَقَ. یَرْزُقُ۔ يُنْفِقُوْنَ: وہ خرچ کرتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، یہ اِنْفَاقٌ سے ہے، اَنْفَقَ. یُنْفِقُ۔ يُوْقِنُوْنَ: وہ یقین رکھتے ہیں، ایضاً، اِیْقَانٌ سے، اَیْقَنَ یُوْقِنُ۔ كَفَرُوْا: انہوں نے انکار کیا، ماضی جمع غائب مذکر، كُفْرٌ سے جسکے معنی دراصل چھپانے کے ہیں، مراد حق سے انکار اور اسکی تصدیق کو ظاہر نہ کرنا، كَفَرَ. يَكْفُرُ۔

اسماء: اُولٰٓئِكَ: وہ سب، وہی/ یہی لوگ، اسم اشارہ۔ الْمُفْلِحُوْنَ: فلاح پانیوالے، اسم فاعل جمع مذکر۔ سَوَآءٌ: یکساں، مساوی۔

حروف: اِلٰی: طرف۔ عَلٰی: اوپر۔ اِنَّ: بے شک۔

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑥

ءَ	اَنْذَرْتَ	هُمْ	اَمْ	لَمْ	تُنْذِرْ	هُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ
خواہ	آپ ڈرائیں	ان سب کو	یا	نہ	آپ ڈرائیں	ان کو	نہیں	ایمان لائیں گے

یا نہ کروان کے لیے برابر ہے، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى

خَتَمَ	اَللّٰهُ	عَلٰى	قُلُوْبِ	هِمْ	وَ	عَلٰى	سَمْعِ	هِمْ	وَ	عَلٰى
مہرلگادی	اللہ نے	اوپر/پر	دلوں	انکے	اور	پر	کانوں	انکے	اور	اوپر

اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے، اور ان کی

ع ۱ ۷ ۱ اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ز وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ع ⑦

اَبْصَارِ	هِمْ	غِشَاوَةٌ	وَ	لَ	هُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
آنکھوں	ان کی	پردہ ہے	اور	لیے	انکے	عذاب	بڑا/زبردست

آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے، اور ان کے لیے بڑا عذاب (تیار) ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ

وَ	مِنْ	النَّاسِ	مَنْ	يَقُوْلُ	اٰمَنَّا	بِ	اَللّٰهِ	وَ	بِ	الْيَوْمِ
اور	سے/بعض	لوگ	جو	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	پر	اللہ	اور	پر	دن

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روزِ آخرت پر

وقف لازم الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ⑧ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ

الْاٰخِرِ	وَ	مَا	هُمْ	بِ مُؤْمِنِيْنَ	يُخٰدِعُوْنَ	اَللّٰهَ
آخرت	اور/حالانکہ	نہیں	وہ سب	ایمان لانے والے	دھوکا دیتے ہیں وہ	اللہ کو

ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے۔ یہ (اپنے پندار میں) اللہ کو

ہیں، جس کی وجہ سے ان کے اندر حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہی سلب ہو جاتی ہے تو اللہ ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دیتا ہے کیونکہ وہ کبر و غرور میں مبتلا ہیں۔

منافق: تیسری قسم کے لوگ۔

۱۔ یہ بظاہر خدا پرستی کا دعویٰ کرتے ہیں مگر حقیقت میں اس سے محروم ہیں۔

۲۔ یہ مفسد ہیں لیکن اپنے آپ کو مصلح کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

۳۔ یہ حق پرستی پر قائم رہنے کو بے وقوفی اور نفاق کو دانش مندی قرار دیتے ہیں۔

◎ افعال: اَنْذَرْتَ: تو نے ڈرایا، ماضی واحد حاضر مذکر، اَنْذَرَ۔ يُنْذِرُ۔ لَمْ تُنْذِرْ: تو نہ ڈرائے، مضارع منفی بہ لم واحد حاضر مذکر، ایضاً۔
خَتَمَ: مہر لگادی، مراد مسلسل حق کی مخالفت سے یہ کیفیت پیدا ہوئی، ماضی واحد غائب مذکر، خَتَمَ۔ يَخْتِمُ۔ يُخٰدِعُوْنَ: وہ سب مل کر دھوکا دیتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، خَادَعَ۔ يُخَادِعُ۔

0 اسماء: قُلُوْبِ: دل، قَلْبٌ کی جمع۔ سَمْعِ: کان۔ اَبْصَارِ: آنکھیں، بَصَرٌ کی جمع۔ غِشَاوَةٌ: پردہ، پوشش۔

◎ حروف: ءَ: خواہ۔ اَمْ: یا۔ مَا: نہیں، حرفِ (نافیہ)۔ وَ: اور، حالانکہ (واؤ حالیہ)۔ بِ: پر، ساتھ، زائد بھی ہوتا ہے تاکید یا تعدیہ کیلئے۔

۴۔ حق پرستوں کی تحقیر کرنا اور مسلمانوں کا تمسخر اڑانا ان کا شیوہ ہے حالانکہ یہ خود اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ

وَ	اَلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	مَا	يَخْدَعُوْنَ ◌	اِلَّا	اَنْفُسَ 0	هُمْ
اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	نہیں	دھوکا دیتے ہیں	مگر	آپ/نفسوں	اپنے کو

اور مومنوں کو چکما دیتے ہیں۔ مگر (حقیقت میں) اپنے سوا کسی کو چکما نہیں دیتے

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ ۝٩ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ

وَ	مَا	يَشْعُرُوْنَ ◌	فِيْ	قُلُوْب	هِمْ	مَرَضٌ	فَ	زَادَ ◌	هُمُ
اور	نہیں	وہ سمجھتے ہیں	میں	دلوں	ان کے	بیماری	پس	زیادہ کی	ان کی

اور اس سے بے خبر ہیں۔ ان کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا۔ اللہ نے ان کا مرض

اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا

اَللّٰهُ	مَرَضًا	وَ	لَ	هُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	بِ	مَا	كَانُوْا
اللہ نے	بیماری	اور	لیے	انکے	عذاب	دردناک	بسبب/اسلئے	کہ	وہ تھے/ہیں

اور زیادہ کر دیا اور ان کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا

يَكْذِبُوْنَ ۝١٠ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا

يَكْذِبُوْنَ	وَ	اِذَا	قِيْلَ ◌	لَ	هُمْ	لَا	تُفْسِدُوْا ◌
جھوٹ بولتے	اور	جب	کہا گیا	لیے	ان کے	مت	فساد کرو تم سب

عذاب ہوگا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو

فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝١١

فِيْ	الْاَرْضِ	قَالُوْا	اِنَّمَا	نَحْنُ 0	مُصْلِحُوْنَ 0
میں	زمین	کہا انہوں نے	بلاشبہ	ہم سب	اصلاح کرنے والے

تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

◌ افعال: يَخْدَعُوْنَ: وہ فریب دیتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، خَدْعٌ سے، مراد دل میں بری بات چھپانا اور بظاہر اچھا بننا دھوکا دینے کے لیے، خَدَعَ. يَخْدَعُ۔ يَشْعُرُوْنَ: وہ (نہیں) سمجھتے ہیں، ایضاً، شُعُوْر سے یعنی بوجھنا، مراد اندرونی احساس ہے، خود فریبی میں مبتلا ہیں جس کا احساس نہیں۔ زَادَ: اس نے بڑھادی/زیادہ کی، ماضی واحد غائب مذکر۔ قِيْلَ: کہا گیا، ماضی مجہول واحد غائب مذکر، قَوْلٌ سے، اِذَا قِيْلَ: جب کہا جاتا ہے۔ لَا تُفْسِدُوْا: فساد نہ کرو، نہی جمع حاضر مذکر، اَفْسَدَ. يُفْسِدُ۔

0 اسماء: اَنْفُسَ: جانیں، نَفْسٌ واحد، اَنْفُسَهُمْ: اپنے آپکو۔ نَحْنُ: ہم، اَنَا (میں) واحد۔ مُصْلِحُوْنَ: اصلاح کرنیوالے، اسم فاعل۔

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا

اَلَآ	اِنَّ	هُمْ	هُمُ	الْمُفْسِدُوْنَ	وَ	لٰكِنْ	لَا
خبردار	بے شک	وہ سب	وہ/وہی	فساد کرنے والے	اور	لیکن	نہیں

دیکھو یہ بلاشبہ مفسد ہیں لیکن

يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ

يَشْعُرُوْنَ	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَ	هُمْ	اٰمِنُوْا	كَمَا
وہ سمجھتے	اور	جب/جس وقت	کہا جاتا ہے	لیے	ان کے	ایمان لاؤ	جیسا کہ

خبر نہیں رکھتے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے تم بھی ایمان لے

اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ

اٰمَنَ	النَّاسُ	قَالُوْا	اَ	نُؤْمِنُ	كَمَا	اٰمَنَ	السُّفَهَآءُ
ایمان لائے ہیں	اور لوگ	کہتے ہیں	کیا	ہم ایمان لائیں	جس طرح	ایمان لائے	بے وقوف

آؤ تو کہتے ہیں بھلا جس طرح بے وقوف ایمان لے آئے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

اَلَآ	اِنَّ	هُمْ	هُمُ	السُّفَهَآءُ	وَ	لٰكِنْ	لَا	يَعْلَمُوْنَ
خبردار	بیشک	وہ سب	وہی	بے وقوف	اور	لیکن	نہیں	جانتے

سن لو کہ یہی بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے۔

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا

وَ	اِذَا	لَقُوْا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْا	اٰمَنَّا	وَ	اِذَا
اور	جب	وہ ملتے ہیں	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	کہتے ہیں	ایمان لائے ہم سب	اور	جب

اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں۔اور جب

افعال: اٰمَنَ: وہ ایمان لایا، وہ (بیوقوف/اور لوگ) ایمان لائے (تفصیل کیلئے لغت دیکھئے)، ماضی واحد غائب مذکر، اٰمَنَ۔ يُؤْمِنُ۔
نُؤْمِنُ: ہم ایمان لائیں، مضارع جمع متکلم، ایضاً۔ لَقُوْا: (جب) وہ ملاقات کریں، وہ ملے، ماضی جمع غائب مذکر، لَقِيَ۔ يَلْقٰى۔

اسماء: مُفْسِدُوْنَ: فساد کرنے والے، اسم فاعل۔ كَمَا: (كَ۔مَا) جیسا کہ، كَ حرف تشبیہ، مَا اسمیہ۔ السُّفَهَآءُ: بے وقوف لوگ، یہ سَفِيْهٌ کی جمع ہے جو سَفُهٌ و سَفَهٌ سے ہے، معنی ہلکا پن، چونکہ بے وقوف عقل کے ہلکے ہیں اس لیے اس سے مراد کم عقل اور احمق ہیں۔

حروف: اَلَآ: خبردار، یاد رکھو، حرف تنبیہ۔ اِنَّ: بیشک۔ لٰكِنْ: لیکن، مگر۔ كَ: مثل، مانند، حرف جر (تشبیہ کیلئے)۔ اَ: کیا، حرف استفہام۔

خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا

خَلَوْا	اِلٰى	شَيٰطِيْنِ	هِمْ	قَالُوْٓا	اِنَّا	مَعَ	كُمْ	اِنَّمَا
الگ ہوتے ہیں	طرف	شیطانوں	اپنے	کہتے ہیں	بیشک ہم سب	ساتھ/ ہمراہ	تمہارے	بلاشبہ/صرف

اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور (پیروان محمدؐ سے)

نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

نَحْنُ	مُسْتَهْزِءُوْنَ	اَللّٰهُ	يَسْتَهْزِئُ	بِ	هِمْ
ہم سب	مذاق کرتے ہیں	اللہ	وہ مذاق کرتا ہے	ساتھ	ان کے

تو ہم ہنسی کیا کرتے ہیں۔ ان (منافقوں) سے اللہ ہنسی کرتا ہے اور

وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ

وَ	يَمُدُّ	هُمْ	فِيْ	طُغْيَانِ	هِمْ	يَعْمَهُوْنَ	اُولٰٓئِكَ
اور	ڈھیل دیتا ہے	ان کو	میں	سرکشی	انکی/ اپنی	سب اندھے بنے ہوئے ہیں	یہی ہیں

انہیں مہلت دیئے جاتا ہے کہ شرارت و سرکشی میں پڑے بہک رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں

اَلَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ

اَلَّذِيْنَ	اِشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِ	الْهُدٰى	فَ	مَا	رَبِحَتْ
وہ لوگ جنہوں نے	خرید لی	گمراہی	ساتھ/ بدلے	ہدایت کے	پس	نہیں	نفع دیا

جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی خریدی تو نہ تو ان کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا

تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ

تِجَارَةُ	هُمْ	وَ	مَا	كَانُوْا	مُهْتَدِيْنَ	مَثَلُ	هُمْ
تجارت نے	ان کی	اور	نہیں	تھے وہ سب	ہدایت پانے والے	مثال	ان کی

اور نہ وہ ہدایت یاب ہی ہوئے۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے

✿ شیطان سرکش اور شوریدہ سر کو کہتے ہیں۔ یہاں اس سے مراد بڑے بڑے سردار ہیں جو حضور ﷺ کی مخالفت کر رہے تھے۔ (مزید تشریح کے لیے لغت دیکھیں)

افعال: خَلَوْا: علیحدہ ہوئے، اکیلے ہوئے، ماضی جمع غائب مذکر، اِذَا خَلَوْا: جب علیحدہ ہوتے ہیں، خَلَا۔ يَخْلُوْ۔ يَمُدُّ: مہلت دیتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، مَدٌّ۔ يَمُدُّ۔ يَعْمَهُوْنَ: اندھے ہو رہے ہیں، بھٹکتے پھرتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، عَمَهٌ سے جسکے معنی اندھوں کی طرح بھٹکنے کے ہیں یعنی ایسی کیفیت کہ انسان کو راستہ بھائی نہ دے اور اندھوں کی طرح ہاتھ پاؤں مارتا پھرے۔ اِشْتَرَوْا: انہوں نے خرید لی، ماضی جمع غائب مذکر، اِشْتِرَاءٌ سے جو خریدنے اور بیچنے دونوں کیلئے آتا ہے۔ مَارَبِحَتْ: نہیں نفع لائی، رَبْحٌ سے، ماضی منفی واحد غائب مؤنث۔

10 **اسماء:** مُسْتَهْزِءُوْنَ: مذاق کرنیوالے، اسم فاعل ہے، اِسْتِهْزَاءٌ سے ہے جسکے معنی تمسخر کرنے، ہنسی اڑانے کے ہیں۔ طُغْيَانِ: نافرمانی۔

کَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ

كَ ⊙	مَثَلِ	الَّذِیْ	اِسْتَوْقَدَ ⊖	نَارًا	فَ	لَمَّا ⊙	اَضَآءَ تْ
جیسے	مثال	اس شخص کی کہ	جلائی/روشن کی اس نے	آگ	پس	جب	اس نے روشن کر دیا

جس نے (شب تاریک میں) آگ جلائی۔ جب آگ نے اس کے اردگرد کی

مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ

مَا	حَوْلَ	هٗ	ذَهَبَ ⊖	اَللّٰهُ	بِ نُوْرِ	هِمْ	وَ	تَرَكَ ⊖	هُمْ
اسکو جو	اردگرد	اس کے	لے گیا	اللہ	نور/روشنی	ان کی	اور	چھوڑ دیا	ان کو

چیزیں روشن کیں تو اللہ نے ان لوگوں کی روشنی زائل کر دی اور ان کو

فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ

فِیْ	ظُلُمٰتٍ 0	لَا ⊙	یُبْصِرُوْنَ ⊖	صُمٌّ 0	بُكْمٌ 0	عُمْیٌ 0
میں	تاریکیوں/اندھیروں	نہیں	وہ دیکھ سکتے	بہرے	گونگے	اندھے

اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔ یہ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں کہ

فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ

فَ	هُمْ	لَا	یَرْجِعُوْنَ ⊖	اَوْ ⊙	كَ	صَیِّبٍ 0	مِنْ	السَّمَآءِ
پس	وہ سب	نہیں	لوٹیں گے	یا	جیسے	زوردار بارش	سے	آسمان

(کسی طرح سیدھے رستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے۔ یا ان کی مثال مینہ کی سی ہے کہ آسمان سے (برس رہا

فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

فِیْ	هِ	ظُلُمٰتٌ	وَ	رَعْدٌ 0	وَ	بَرْقٌ	یَجْعَلُوْنَ	اَصَابِعَ 0	هُمْ
میں	اس	تاریکیاں	اور	کڑک	اور	چمک	وہ دے لیتے ہیں	انگلیاں	اپنی

ہو اور) اس میں اندھیرے پر اندھیرا (چھا رہا) ہو اور (بادل) گرج (رہا) ہو اور بجلی (کوندرہی) ہو تو یہ

۞ منافقوں کی محرومی کی دو مثالیں:
۱۔ حضور ﷺ نے حق کی روشنی پھیلائی تو جو لوگ دیدہ بینا رکھتے تھے ان کے لیے گرد و پیش کی حقیقتیں روشن ہو گئیں۔ لیکن یہ منافق جو خود غرضی اور نفس پرستی میں مبتلاء تھے ان کو اس روشنی میں کچھ نظر نہ آسکا اور حق کی راہ سے آنکھیں بند کر کے ظلمتِ باطل میں بھٹکتے رہے۔ اور حق کی راہ کو خود دیکھنا نہیں چاہتے جس کی وجہ سے اللہ نے ان کا نور بصیرت سلب کر لیا۔
گویا یہ حق کی بات سننے سے بہرے ہیں، حق گوئی کے لیے گونگے اور حق بینی کے لیے اندھے ہیں۔
۲۔ اس مثال میں بارش سے مراد اسلام ہے جو انسانیت کے لیے رحمت ہے۔ اندھیری گھٹا، کڑک اور چمک سے مراد حق کی راہ میں مشکلات و مصائب ہیں۔ مثال کے آخری حصہ میں منافقین کی اس کیفیت کا تذکرہ ہے کہ جب کسی مرحلہ میں اسلام کی راہ میں آسانیاں ہوتی ہیں تو چل پڑتے ہیں اور جب

⊖ افعال: اِسْتَوْقَدَ: اس نے سلگائی، ماضی واحد غائب مذکر۔ ذَهَبَ بِ: وہ لے گیا، ایضاً، ذَهَبَ. یَذْهَبُ۔ تَرَكَ: اس نے ترک کیا، ایضاً، تَرَكَ. یَتْرُكُ۔ لَا یُبْصِرُوْنَ: نہیں دیکھتے ہیں، مضارع منفی جمع غائب مذکر، اَبْصَرَ. یُبْصِرُ۔ لَا یَرْجِعُوْنَ: نہیں لوٹیں گے، ایضاً، رَجَعَ. یَرْجِعُ۔

0 اسماء: صُمٌّ: بہرے، اَصَمُّ واحد۔ بُكْمٌ: گونگے، اَبْكَمُ کی جمع۔ عُمْیٌ: اندھے، اَعْمٰی کی جمع۔ صَیِّبٍ: زور کا مینہ، برسنے والا بادل، صَوْبٌ سے مبالغہ کا صیغہ۔ ظُلُمٰتٌ: تاریکیاں، اندھیرے، ظُلْمَةٌ واحد۔ رَعْدٌ: گرج۔ اَصَابِعَ: انگلیاں، اِصْبَعٌ واحد۔

⊙ حروف: لَمَّا: جب۔ كَ: مانند۔ اَوْ: یا، حرف عطف ہے۔ لَا: نہیں۔

فِیْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ط

فِیْ	اٰذَانِ °	هِمْ	مِنْ	الصَّوَاعِقِ °	حَذَرَ °	الْمَوْتِ °
میں	کانوں	اپنے	سے	بجلی کے کڑاکے کی آواز	ڈر	موت کے

کڑک سے (ڈر کر) موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں دے لیں۔

وَاللّٰهُ مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ یَكَادُ الْبَرْقُ

وَ	اَللّٰهُ	مُحِیْطٌ °	بِ	الْكٰفِرِیْنَ	یَكَادُ ⊙	الْبَرْقُ °
اور	اللہ	گھیرنے والا ہے	ساتھ/کو	کافروں/انکار کرنے والوں	قریب ہے	بجلی/چمک

اور اللہ کافروں کو (ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے۔ قریب ہے کہ بجلی (کی چمک)

یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ط كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا

یَخْطَفُ ⊙	اَبْصَارَ	هُمْ	كُلَّمَا	اَضَآءَ ⊙	لَ	هُمْ	مَشَوْا ⊙
اچک لے	بصارت/بینائی	ان کی	جب کبھی	روشنی ڈالتی ہے	واسطے	ان کے	چلتے ہیں

ان کی آنکھوں (کی بصارت) کو اچک لے جائے۔ جب بجلی (چمکتی اور) ان پر روشنی ڈالتی ہے تو اس

فِیْهِ ق وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

فِیْ	هِ	وَ	اِذَا	اَظْلَمَ	عَلٰی	هِمْ	قَامُوْا ⊙	وَ	لَوْ	شَآءَ	اَللّٰهُ
میں	اس	اور	جب	اندھیرا ہو جاتا ہے	پر	ان	وہ کھڑے رہ جاتے ہیں	اور	اگر	چاہے	اللہ

میں چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اور اگر اللہ چاہتا

لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی

لَ	ذَهَبَ بِ	سَمْعِ	هِمْ	وَ	اَبْصَارِ	هِمْ	اِنَّ	اَللّٰهَ	عَلٰی
ضرور	لے جائے	سماعت	ان کی	اور	بصارت/دیکھنے کی قوت	انکی	بیشک	اللہ	اوپر

توان کے کانوں (کی شنوائی) اور آنکھوں (کی بینائی دونوں) کو زائل کر دیتا۔ بلاشبہ اللہ

مشکلاتِ زندگی کے بادلوں کا سامنا ہوتا ہے یا ایسے احکام دیئے جاتے ہیں جن سے ان کی ذاتی خواہشات یا جاہلیت کے تعصبات پر کاری ضرب پڑتی ہے تو یہ ٹھٹھک کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کائنات میں آزمائشوں میں بھی خیر و برکت ہے لیکن محروموں کے حصہ میں خوف و سراسیمگی کے سوا کچھ نہیں آتا۔

⊙ افعال: یَکَادُ: قریب ہے/نزدیک ہے، مضارع واحد غائب مذکر، کَادَ. یَکَادُ۔ یَخْطَفُ: اچک لے، جھپٹ لے جائے، ایضاً، مراد آنکھوں کا چندھیانا، خَطِفَ. یَخْطَفُ۔ اَضَآءَ: اس نے روشن کیا، ماضی واحد غائب مذکر۔ مَشَوْا: وہ چلے، ماضی جمع غائب مذکر، مَشٰی. یَمْشِیْ۔ قَامُوْا: کھڑے ہو گئے، ایضاً، قَامَ. یَقُوْمُ۔

° اسماء: اٰذَانِ: کان، اُذُنٌ کی جمع۔ الصَّوَاعِقِ: کڑک، بجلیاں، صَاعِقَۃٌ واحد۔ حَذَرَ: خوف، ڈر، اندیشہ (مصدر)۔ الْمَوْتِ: موت۔ مُحِیْطٌ: گھیرنے یا احاطہ کرنے والا، اسم فاعل، یہ اِحَاطَۃ سے ہے جسکے معنی ہیں چاروں طرف سے گھیر لینا۔ بَرْقٌ: بجلی، چمک۔

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ

كُلِّ	شَيْءٍ ۰	قَدِيْرٌ ۰	يٰٓاَيُّهَا	النَّاسُ ۰	اُعْبُدُوْا	رَبَّ	كُمْ
ہر	چیز	قدرت رکھنے والا	اے	لوگو	تم بندگی کرو	رب کی	اپنے

ہر چیز پر قادر ہے۔ لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

الَّذِيْ	خَلَقَ	كُمْ	وَ	الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِ	كُمْ	لَعَلَّ	كُمْ
جس نے	پیدا کیا	تم کو	اور	ان کو جو	سے	پہلے	تمہارے	تا کہ	تم

اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تا کہ تم (اس کے عذاب سے)

تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا

تَتَّقُوْنَ	الَّذِيْ	جَعَلَ	لَ	كُمُ	الْاَرْضَ	فِرَاشًا ۰
متقی بنو/پرہیزگار بنو	جس نے	بنایا	لیے	تمہارے	زمین کو	بچھونا/فرش

بچو۔ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا

وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ

وَ	السَّمَآءَ ۰	بِنَآءً ۰	وَ	اَنْزَلَ	مِنَ	السَّمَآءِ	مَآءً	فَ	اَخْرَجَ
اور	آسمان کو	چھت	اور	اتارا	سے	آسمان	پانی	پھر	نکالے/پیدا کیے

اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لیے

بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ

بِ	هٖ	مِنْ	الثَّمَرٰتِ ۰	رِزْقًا	لَ	كُمْ	فَ	لَا	تَجْعَلُوْا	لِ	اللّٰهِ
سے	اس	کچھ	پھل	روزی	لیے	تمہارے	پس	نہ	ٹھہراؤ	لیے	اللہ کے

انواع واقسام کے میوے پیدا کیے۔ پس کسی کو اللہ کا ہمسر

۲ ع ۳ ۲ — رکوع ۳: تمام انسانوں کو توحید کی تلقین اور بندگیٔ رب کی طرف دعوت!

۱۔ نظامِ ربوبیت سے توحید کے لیے استدلال، کیوں کہ اس کا یقین انسان کی فطرت میں ہے۔

۲۔ وحی ورسالت کی صداقت پر مستحکم دلیل۔

۳۔ سنت اللہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا کلام انسانی بول چال کے مطابق ہوتا ہے۔ اور حقیر سے حقیر چیزوں کی مثالیں اس کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ یہی حق شناسوں کے لیے باعث رحمت ہیں۔ اور انکار کرنے والوں کے لیے کج فہمی کا ذریعہ۔

(آیت ۲۱ تا ۲۶)

افعال: اُعْبُدُوْا: عبادت کرو/بندگی کرو، امر جمع حاضر مذکر، عَبَدَ. يَعْبُدُ۔ تَتَّقُوْنَ: تم بچتے رہو، مضارع جمع حاضر مذکر۔ جَعَلَ: بنا دیا، ماضی واحد غائب مذکر، جَعَلَ. يَجْعَلُ۔ اَخْرَجَ: اس نے نکالا، ایضاً، اَخْرَجَ. يُخْرِجُ۔ لَا تَجْعَلُوْا: نہ بناؤ، نہی جمع حاضر مذکر۔

۰ اسماء: شَيْءٍ: شے، چیز۔ قَدِيْرٌ: قادر، زبردست قدرت والا، صفت مشبہ کا صیغہ۔ النَّاسُ: لوگ، اِنْسَانٌ کی جمع۔ فِرَاشًا: فرش۔ السَّمَآءَ: آسمان۔ بِنَآءً: چھت، عمارت۔ الثَّمَرٰتِ: پھل، میوے، ثَمَرَةٌ اور ثَمَرٌ واحد۔

حروف: فَ: پس، پھر، تو۔ لَعَلَّ: تا کہ، شاید۔

اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ

اَنْدَادًا ٥	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ◉	وَ	اِنْ ⊙	كُنْتُمْ ◉	فِيْ
شریک	اور	تم	جانتے ہو	اور	اگر	تم ہو	میں

نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو۔ اور اگر تم کو اس (کتاب) میں

رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ

رَيْبٍ	مِنْ	مَا	نَزَّلْنَا ◉	عَلٰى	عَبْدِ	نَا	فَ	اِئْتُوْا ◉ بِ	سُوْرَةٍ	مِنْ
شک	سے	اس جو	اتارا ہم نے	پر	بندے	اپنے	پس	لے آؤ	کوئی سورۃ	سے

جو ہم نے اپنے بندے (محمد عربیؐ) پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورت تم

مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مِثْلِ ٥	هٖ	وَ	اُدْعُوْا ◉	شُهَدَآءَ	كُمْ	مِنْ	دُوْنِ	اَللّٰهِ
مانند	اسکی	اور	بلالو	مددگار/شاہد	تمہارے/اپنے	سے	سوائے/چھوڑ کر	اللہ کو

بھی بنالاؤ۔ اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بلالو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ٥	فَ	اِنْ	لَمْ ⊙	تَفْعَلُوْا ◉	وَ	لَنْ ⊙
اگر	ہو تم	سچے	پھر	اگر	نہ	کرسکو	اور	ہرگز نہیں

اگر تم سچے ہو۔ لیکن اگر (ایسا) نہ کرسکو اور ہرگز نہ

تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ

تَفْعَلُوْا	فَ	اِتَّقُوْا	اَلنَّارَ	اَلَّتِيْ	وَقُوْدُ ٥	هَا	اَلنَّاسُ
کرسکوگے	پس	ڈرو	آگ سے	وہ کہ	ایندھن	اس کا	آدمی

کرسکوگے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی

◉ افعال: تَعْلَمُوْنَ: تم علم رکھتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، عَلِمَ. يَعْلَمُ۔ كُنْتُمْ: (اگر) ہو تم، تم تھے، ماضی جمع حاضر مذکر، كَانَ. يَكُوْنُ۔ نَزَّلْنَا: نازل کیا ہم نے، ماضی جمع متکلم۔ اِئْتُوْا: تم آؤ، امر جمع حاضر مذکر، اِئْتُوْا بِـ: لاؤ، لے آؤ، اَتٰى. يَاْتِيْ، (اِتْيَانٌ سے)۔ اُدْعُوْا: تم بلاؤ، ایضاً، دَعَا. يَدْعُوْ۔ لَمْ تَفْعَلُوْا: (اگر) تم نہ کرسکو، تم نے نہ کیا، مضارع منفی بہ لم بمعنی ماضی جمع حاضر مذکر، فَعَلَ. يَفْعَلُ۔

٥ اسماء: اَنْدَادًا: شریک، جوڑ، نِدٌّ کی جمع۔ مِثْلِهٖ: اسکی مانند، مرکب اضافی۔ صٰدِقِيْنَ: سچے، راست گو، اسم فاعل۔ وَقُوْدُ: ایندھن۔

⊙ حروف: اِنْ: اگر (اِنْ شرطیہ)۔ لَمْ: نہیں۔ لَنْ: ہرگز نہیں۔

وَالْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

وَ	الْحِجَارَةُ ⁰	اُعِدَّتْ ۞	لِ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ	بَشِّرْ	الَّذِيْنَ
اور	پتھر ہیں	تیار رکھی ہوئی	لیے	کافروں کے	اور	بشارت دے دیجئے	انکو جنہوں نے

اور پتھر ہوں گے (اور جو) کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اور جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اٰمَنُوْا ۞	وَ	عَمِلُوْا ۞	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَ	هُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ ۞
(سچائی کو) مان لیا	اور	کیے	نیک کام	یہ کہ	لیے	انکے	گھنے باغ ہیں	چلتی/بہتی ہیں

ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انکو خوشخبری سنادو کہ ان کے لیے (نعمت کے) باغ ہیں جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ

مِنْ	تَحْتِ ⁰	هَا	الْاَنْهٰرُ	كُلَّمَا	رُزِقُوْا ۞	مِنْ	هَا	مِنْ	ثَمَرَةٍ
سے	نیچے	ان کے	نہریں	جب کبھی	ان کو ملے گا	سے	اس	سے/کچھ	پھل

نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا

رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ

رِزْقًا	قَالُوْا	هٰذَا ⁰	الَّذِيْ	رُزِقْنَا	مِنْ	قَبْلُ
رزق/کھانے کو	کہیں گے	یہ	وہی ہے جو	ہم کو رزق ملا تھا	(اس) سے	پہلے

تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا۔

وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ

وَ	اُتُوْا ۞	بِ	هٖ	مُتَشَابِهًا ⁰	وَ	لَ	هُمْ	فِيْ	هَا	اَزْوَاجٌ ⁰	مُطَهَّرَةٌ ⁰
اور/حالانکہ	انہیں دیا جائے گا		وہ	ملتا جلتا/ہم شکل	اور	لیے	انکے	میں	ان	بیویاں	پاکیزہ

اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے اور وہاں ان کے لیے پاک بیویاں ہوں گی۔

۞ افعال: اُعِدَّتْ: وہ تیار کی گئی، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔ اٰمَنُوْا: ایمان لائے، ماضی جمع غائب مذکر، اٰمَنَ. یُؤْمِنُ۔ عَمِلُوْا: عمل کیے، ایضاً، عَمِلَ. یَعْمَلُ۔ تَجْرِیْ: بہتی ہے، مضارع واحد غائب مؤنث، جَرٰی. یَجْرِیْ۔ رُزِقُوْا: انہیں رزق دیا گیا، ماضی مجہول جمع غائب مذکر، رَزَقَ. یَرْزُقُ۔ اُتُوْا بِـ: وہ دیئے گئے، ان کے پاس لایا گیا/ لایا جائے گا، ایضاً، اَتٰی. یَاْتِیْ، (دیکھو لغت: اِئْتُوْا)۔

⁰ اسماء: اَلْحِجَارَةُ: پتھر، کنکریاں، حَجَرٌ واحد۔ تَحْتِ: نیچے۔ هٰذَا: یہ، اس، اسم اشارہ قریب مذکر۔ مُتَشَابِهًا: مشابہ، مانند، کئی طرح سے ایک جیسا، اسم فاعل۔ اَزْوَاجٌ: جوڑے، ہم مثل چیزیں، زَوْجٌ واحد۔ مُطَهَّرَةٌ: پاکیزہ، پاک کی ہوئی، اسم مفعول واحد مؤنث۔

وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ

وَ	هُمْ	فِيْ	هَا	خٰلِدُوْنَ °	اِنَّ	اَللّٰهَ	لَا	يَسْتَحْيٖٓ ⊙
اور	وہ	میں	ان	ہمیشہ رہا کریں گے	بے شک	اللہ	نہیں	شرماتا

اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اس بات سے عار نہیں کرتا کہ

اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ

اَنْ ⊙	يَضْرِبَ ⊙	مَثَلًا °	مَا °	بَعُوْضَةً °	فَ	مَا	فَوْقَ °	هَا
اس سے کہ	وہ بیان کرے	کوئی مثال	کوئی سی	(خواہ) مچھر (کی)	خواہ	اسکی جو	اوپر/ بڑھ کر	اس سے

مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز (مثلاً مکھی، مکڑی وغیرہ) کی مثال بیان فرمائے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

فَ	اَمَّا ⊙	اَلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فَ	يَعْلَمُوْنَ ⊙	اَنَّ	هُ	الْحَقُّ	مِنْ
پھر	وہ کہ	جو لوگ	ایمان لائے	پس	وہ جانتے ہیں	کہ	وہ	حق ہے	(طرف) سے

جو مومن ہیں وہ یقین کرتے ہیں کہ وہ ان کے پروردگار کی طرف سے

رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ

رَبِّ	هِمْ	وَ	اَمَّا	اَلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَ	يَقُوْلُوْنَ ⊙	مَاذَا
رب کی	ان کے	اور	وہ کہ	جنہوں نے	کفر کیا/ حق پوشی کی	سو	کہتے ہیں	کیا

سچ ہے۔ اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس مثال

(وقف لازم) اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ

اَرَادَ ⊙	اَللّٰهُ	بِ	هٰذَا	مَثَلًا	يُضِلُّ ⊙	بِ	هٖ	كَثِيْرًا
ارادہ کیا/ چاہا	اللہ نے	سے	اس	مثال	وہ گمراہ کرتا ہے	سے	اس	بہتوں کو

سے اللہ کی مراد ہی کیا ہے؟ اس سے (اللہ) بہتوں کو گمراہ کرتا ہے

⊙ افعال: لَا يَسْتَحْيٖ: نہیں حجاب کرتا/ نہیں جھینپتا، مضارع منفی واحد غائب مذکر۔ يَضْرِبَ: (کہ) بیان کرے، بیان کرتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، ضَرَبَ. يَضْرِبُ۔ يَعْلَمُوْنَ: جانتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، عَلِمَ. يَعْلَمُ۔ يَقُوْلُوْنَ: کہتے ہیں، ایضاً، قَالَ. يَقُوْلُ۔ اَرَادَ: ارادہ کیا/ چاہا، ماضی واحد غائب مذکر، اَرَادَ. يُرِيْدُ۔ يُضِلُّ: گمراہ کرتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، اَضَلَّ. يُضِلُّ۔

° اسماء: خٰلِدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے، اسم فاعل۔ بَعُوْضَةً: مچھر۔ مَا: کوئی بھی چیز۔ فَوْقَ: اوپر، تَحْتَ کی ضد ہے۔ مَثَلًا: مثال۔

⊙ حروف: اَمَّا: لیکن، اگر، وہ جو، یہ حرف تردید، شرط، اور تفصیل مجمل کے لیے آتا ہے۔ اَنْ: کہ، یہ کہ (یہ ناصب مضارع ہے)۔

وَيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا

وَ	يَهْدِيْ ◉	بِ	هٖ	كَثِيْرًا	وَ	مَا	يُضِلُّ	بِهٖ	اِلَّا
اور	ہدایت دیتا ہے	سے	اس	بہتوں کو	اور	نہیں	گمراہ کرتا ہے	اس سے	مگر

اور بہتوں کو ہدایت بخشتا ہے اور گمراہ بھی کرتا ہے

الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ

الْفٰسِقِيْنَ ٥	الَّذِيْنَ	يَنْقُضُوْنَ ◉	عَهْدَ ٥	اللّٰهِ	مِنْ
بدکاروں کو/ جو فطرت کو چھوڑ نکلے	جو	توڑتے ہیں	عہد کو	اللہ کے	سے

تو نافرمانوں ہی کو۔ جو اللہ کے اقرار کو مضبوط کرنے کے بعد

بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ

بَعْدِ	مِيْثَاقِ ٥	هٖ	وَ	يَقْطَعُوْنَ ◉	مَا	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِ	هٖ
بعد	استواری کے	اسکی	اور	کاٹتے ہیں	اس چیز کو کہ	حکم دیا	اللہ نے	ساتھ	جسکے

توڑ دیتے ہیں۔ اور جس چیز (یعنی رشتۂ قرابت) کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے

اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اَنْ	يُوْصَلَ ◉	وَ	يُفْسِدُوْنَ ◉	فِيْ	الْاَرْضِ	اُولٰٓئِكَ
یہ کہ	اسے جوڑا جائے	اور	فساد کرتے ہیں	میں	زمین	یہی لوگ

حکم دیا ہے اس کو قطع کیے ڈالتے ہیں اور زمین میں خرابی کرتے ہیں۔ یہی لوگ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ

هُمْ	الْخٰسِرُوْنَ ٥	كَيْفَ ٥	تَكْفُرُوْنَ ◉	بِ	اللّٰهِ
وہ	نقصان اٹھارہے ہیں	کس طرح	تم حق نہیں پہچانتے/ کفر کرتے ہو	سے	اللہ

نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (کافرو!) تم اللہ سے کیونکر منکر ہو سکتے ہو۔

۞ فاسقین کون ہیں؟
۱۔ جو احکامِ الٰہی کی اطاعت کا عہد کر کے توڑ ڈالتے ہیں۔
۲۔ جن رشتوں کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو کاٹنے میں بے باک ہیں۔
۳۔ اپنی بداعمالیوں اور سرکشیوں سے ملک میں فساد برپا کرتے ہیں اور ہمیشہ گمراہی کی چال ہی چلتے ہیں۔
ایسے ہی لوگ حقیقت میں دنیا و آخرت میں خسارے میں ہوں گے۔
(آیت ۲۷)

۞ آخرت کی زندگی کے لیے پہلی پیدائش سے دوسری پیدائش پر ایک مستحکم دلیل۔
(آیت ۲۸)

◉ افعال: يَهْدِيْ: ہدایت دیتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، هَدٰى. يَهْدِيْ۔ يَنْقُضُوْنَ: توڑتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، نَقَضَ. يَنْقُضُ۔ يَقْطَعُوْنَ: کاٹتے ہیں، ایضاً، قَطَعَ. يَقْطَعُ۔ يُوْصَلَ: (کہ) جوڑا جائے، مضارع مجہول واحد غائب مذکر، اَوْصَلَ. يُوْصِلُ (وَصَلَ. يَصِلُ)۔ يُفْسِدُوْنَ: فساد کرتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر۔ تَكْفُرُوْنَ: تم انکار کرتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر۔

٥ اسماء: الْفٰسِقِيْنَ: فاسق لوگ، نافرمان، اطاعت کی حد سے نکلنے والے، اسم فاعل، فَاسِقٌ واحد۔ عَهْدَ اللّٰهِ: اللہ کا عہد، مرکب اضافی۔ مِيْثَاقِ: استواری، مضبوطی، پختہ عہد۔ الْخٰسِرُوْنَ: نقصان میں پڑنے والے، اسم فاعل۔ كَيْفَ: کیسا، کس طرح، کیسے۔

وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ

وَ	كُنْتُمْ	اَمْوَاتًا ⁰	فَ	اَحْيَا ◌	كُمْ	ثُمَّ	يُمِيْتُ ◌	كُمْ	ثُمَّ
اور	تھے تم	مردہ/ بے جان	پس	اس نے زندہ کیا	تم کو	پھر	وہ مارے گا	تم کو	پھر

جس حال میں کہ تم بے جان تھے تو اس نے تم کو جان بخشی پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِيْ

يُحْيِيْ	كُمْ	ثُمَّ	اِلٰى	هِ	تُرْجَعُوْنَ ◌	هُوَ	الَّذِيْ
وہ زندگی عطا کرے گا	تم کو	پھر	طرف	اسی کی	تم لوٹائے جاؤ گے	وہی ہے	جس نے

وہی تم کو زندہ کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ وہی تو ہے

خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى

خَلَقَ ◌	لَ	كُمْ	مَا	فِيْ	الْاَرْضِ	جَمِيْعًا ⁰	ثُمَّ	اِسْتَوٰى ◌
پیدا کیا	لیے	تمہارے	جو	میں	زمین	سب (کاسب)	پھر	متوجہ ہوا

جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لیے پیدا کیں۔ پھر آسمانوں

۞ زمین میں انسانوں کا اشرف المخلوقات ہونا اور دوسری چیزوں کا اس لیے بنایا جانا تاکہ انسان انہیں اپنے کام میں لاسکیں۔
(آیت ۲۹)

اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ

اِلٰى	السَّمَآءِ	فَ	سَوّٰى ◌	هُنَّ	سَبْعَ ⁰	سَمٰوٰتٍ	وَ	هُوَ
طرف	آسمان	پس	درست کر دیا/ ٹھیک بنا دیا	ان کو	سات	آسمان	اور	وہ

کی طرف متوجہ ہوا تو ان کو ٹھیک سات آسمان بنا دیا۔ اور وہ

ع ۳ ۹ ۳

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

بِ	كُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ⁰	وَ	اِذْ ⁰	قَالَ ◌	رَبُّ	كَ	لِ	الْمَلٰٓئِكَةِ ⁰
سے	ہر	چیز	واقف/ خبردار ہے	اور	جب	کہا	رب نے	آپکے	سے	فرشتوں

ہر چیز سے خبردار ہے۔ اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے

◌ **افعال:** اَحْيٰ: زندہ کیا، ماضی واحد غائب مذکر، اَحْيٰ. يُحْيِيْ۔ يُمِيْتُ: وہ مردہ کرے گا، موت دیتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، اَمَاتَ. يُمِيْتُ۔ تُرْجَعُوْنَ: لوٹائے جاؤ گے، مضارع مجہول جمع حاضر مذکر، رَجَعَ. يَرْجِعُ۔ خَلَقَ: پیدا کیا، ماضی واحد غائب مذکر، خَلَقَ. يَخْلُقُ۔ اِسْتَوٰى: اس نے قصد کیا، ماضی واحد غائب مذکر۔ سَوّٰى: اس نے درست کیا، ایضاً۔ قَالَ: کہا، ایضاً، قَالَ. يَقُوْلُ۔

⁰ **اسماء:** اَمْوَاتًا: مردے، مَيْتٌ واحد۔ جَمِيْعًا: سب۔ سَبْعَ: سات۔ عَلِيْمٌ: علم رکھنے والا، خوب جاننے والا، (عِلْمٌ سے) صیغہ مبالغہ۔ اِذْ: جب، جس وقت، اسمیہ (ظرف زمان)۔ الْمَلٰٓئِكَةِ: فرشتے، مَلَكٌ واحد۔

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ

اِنِّیْ	جَاعِلٌ ⁰	فِیْ	الْاَرْضِ	خَلِیْفَۃً	قَالُوْا	اَ	تَجْعَلُ ◌
کہ میں	بنارہاہوں	میں	زمین	ایک خلیفہ	کہاانہوں نے	کیا	توبناتاہے/آپ مقرر کرینگے

فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا، کیا تو

فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ ج

فِیْ	هَا	مَنْ ⁰	یُفْسِدُ ◌	فِیْ	هَا	وَ	یَسْفِكُ ◌	الدِّمَآءَ ⁰
میں	اس	جو	فسادکرے	میں	اس	اور	بہائے	خون

اس میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت وخون کرتا پھرے،

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ

وَ	نَحْنُ	نُسَبِّحُ	بِ	حَمْدِ	كَ	وَ	نُقَدِّسُ ◌	لَ	كَ	قَالَ
اور	ہم	تسبیح کرتے ہیں	ساتھ	تعریف کے	تیری	اور	پاکیزگی بیان کرتے ہیں	لیے	تیرے	فرمایا

اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح وتقدیس کرتے رہتے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا،

إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ

اِنِّیْ	اَعْلَمُ ◌	مَا	لَا	تَعْلَمُوْنَ	وَ	عَلَّمَ ◌	اٰدَمَ	الْاَسْمَآءَ
یقیناً میں	جانتاہوں	جوکچھ	نہیں	تم جانتے	اور	اس نے سکھائے	آدم کو	نام

میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اور اس نے آدم کو سب (چیزوں کے) نام سکھائے

كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي

كُلَّهَا ⁰	ثُمَّ	عَرَضَ ◌	هُمْ	عَلٰی	الْمَلٰٓئِكَةِ	فَ	قَالَ	اَنْۢبِئُوْا ◌	نِیْ
سب/کل کے کل	پھر	سامنے کیا	ان کو	پر	فرشتوں	پھر	کہا	بتاؤ	مجھ کو

پھر ان کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو

۞ انسان کا زمین پر خلافت الٰہی کے منصب پر فائز کیا جانا اور انسانوں کی معنوی تکمیل۔

۞ ظہور آدم اور قوموں کی ہدایت وگمراہی کی ابتداء۔

۞ خلیفہ کی تعریف:
وہ جو کسی کی مِلک میں اس کے تفویض کردہ اختیارات کو اس کے نائب ہونے کی حیثیت سے استعمال کرے اور اس کے منشاء کو حسن وخوبی کے ساتھ پورا کرے۔

۞ تمام اشیاء کا علم حضرت آدم علیہ السلام کو دیا گیا۔

(آیت ۳۰ تا ۳۳)

◌ افعال: تَجْعَلُ: تو بناتا ہے، تو بنائے گا/مقرر کرے گا، مضارع واحد حاضر مذکر، جَعَلَ. یَجْعَلُ۔ یُفْسِدُ: فساد کرے گا، مضارع واحد غائب مذکر۔ یَسْفِكُ: خون بہائے گا، ایضاً، سَفَكَ. یَسْفِكُ۔ نُقَدِّسُ: ہم پاکیزگی بیان کرتے ہیں، مضارع جمع متکلم، قَدَّسَ. یُقَدِّسُ۔ اَعْلَمُ: میں جانتا ہوں، مضارع واحد متکلم، عَلِمَ. یَعْلَمُ۔ عَلَّمَ: سکھلایا، ماضی واحد غائب مذکر، عَلَّمَ. یُعَلِّمُ۔ عَرَضَ: اس نے پیش کیا، ایضاً، عَرَضَ. یَعْرِضُ۔ اَنْۢبِئُوْا: بتاؤ، امر جمع حاضر مذکر، اَنْبَاَ. یُنْبِئُ۔

⁰ اسماء: جَاعِلٌ: بنانیوالا، اسم فاعل۔ مَنْ: جو شخص، (موصولہ) عاقل کیلئے۔ الدِّمَآءَ: خون، دَمٌ واحد۔ كُلَّهَا: (كُلَّ. هَا) سب کے سب۔

بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوۡا

بِ اَسۡمَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ ⁰	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	صٰدِقِيۡنَ	قَالُوۡا ◉
نام	ان (اشیاء) کے	اگر	ہوتم	سچے	وہ بولے

تو مجھے ان کے نام بتاؤ۔ انہوں نے کہا

سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ

سُبۡحٰنَ ⁰	كَ	لَا ◉	عِلۡمَ ⁰	لَ نَا	اِلَّا ◉	مَا	عَلَّمۡتَ ◉	نَا	اِنَّ	كَ	اَنۡتَ
پاک ہے	تو/آپ	نہیں	کوئی علم	ہم کو	مگر	جو کچھ	تو نے سکھایا	ہمیں	بیشک	تو/آپ	تو ہی

تو پاک ہے، جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں، بے شک تو

الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۚ

الۡعَلِيۡمُ	الۡحَكِيۡمُ ⁰	قَالَ	يَا	اٰدَمُ	اَنۡۢبِئۡ	هُمۡ	بِاَسۡمَآءِ	هِمۡ
اصل جاننے والا	حکمت والا/ پختہ کار	کہا	اے	آدم	تو بتادے	انکو	نام	انکے

دانا (اور) حکمت والا ہے۔ (تب) اللہ نے (آدم کو) حکم دیا کہ اے آدم! تم انکو ان (چیزوں) کے نام بتاؤ۔

فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ

فَ	لَمَّا ◉	اَنۡۢبَاَ ◉	هُمۡ	بِاَسۡمَآءِ	هِمۡ	قَالَ	اَ	لَمۡ	اَقُلۡ ◉	لَ	كُمۡ
پس	جب	اس نے بتائے	ان کو	نام	انکے	کہا	کیا	نہ	میں نے کہا تھا	سے	تم

جب انہوں نے ان کو ان کے نام بتائے تو (فرشتوں سے) فرمایا، کیوں، میں نے تم سے نہیں کہا تھا

اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۙ وَاَعۡلَمُ

اِنِّىۡ ⁰	اَعۡلَمُ	غَيۡبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الۡاَرۡضِ	وَ	اَعۡلَمُ
بے شک میں	جانتا ہوں	مخفی باتیں	آسمانوں کی	اور	زمین کی	اور	جانتا ہوں

کہ میں آسمانوں اور زمین کی (سب) پوشیدہ باتیں جانتا ہوں اور جو تم

◉ افعال: قَالُوۡا: انہوں نے کہا، ماضی جمع غائب مذکر، قَالَ۔ يَقُوۡلُ۔ عَلَّمۡتَ: تو نے سکھایا، ماضی واحد حاضر مذکر، عَلَّمَ۔ يُعَلِّمُ۔ اَنۡۢبَاَ: اس نے بتادیئے، ماضی واحد غائب مذکر۔ لَمۡ اَقُلۡ: نہ کہا تھا میں نے، مضارع منفی بہ لم بمعنی ماضی واحد متکلم (دیکھو لغت)۔

⁰ اسماء: هٰٓؤُلَآءِ: یہ سب، ان کے، اسم اشارہ قریب۔ سُبۡحٰنَ: پاک ہے۔ عِلۡمَ: علم، دانش، جاننا (مصدر)۔ حَكِيۡمُ: حکمت والا، درست و صحیح اور پختہ و پائدار کام کرنے والا، اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ اِنِّىۡ: بے شک میں، اِنَّ حرف تاکید، ی اسم ضمیر واحد متکلم۔

◉ حروف: اِلَّا: مگر، سوائے۔ لَمَّا: جب۔ لَا: نہیں۔

مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَاِذْ قُلْنَا

مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	كُنْتُمْ	تَكْتُمُوْنَ	وَ	اِذْ	قُلْنَا
جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو کچھ	ہو تم	چھپاتے	اور	جب	ہم نے کہا

ظاہر کرتے ہو اور جو تم پوشیدہ کرتے ہو (سب) مجھ کو معلوم ہے۔ اور جب ہم نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط

۞ فرشتوں کا آدمؑ کو سجدہ کرنا اور ابلیس کا انکار کرنا، ......انکار کی وجہ: تکبر و غرور میں مبتلا ہونا۔

لِ	الْمَلٰٓئِكَةِ	اُسْجُدُوْا	لِ	اٰدَمَ	فَ	سَجَدُوْا	اِلَّا	اِبْلِيْسَ
سے	فرشتوں	سجدہ کرو	لیے	آدم کے	پس	انہوں نے سجدہ کیا	مگر	شیطان

فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے۔ مگر شیطان

اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۗ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا

اَبٰى	وَ	اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنْ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ	قُلْنَا
اس نے نہ مانا	اور	تکبر کیا	اور	ہو گیا	سے	کافروں	اور	ہم نے کہا

نے انکار کیا اور غرور میں آ کر کافر بن گیا۔ اور ہم نے کہا کہ

يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا

۞ حضرت آدمؑ کی بہشتی زندگی اور شجر ممنوعہ سے آزمائش۔

يَا	اٰدَمُ	اُسْكُنْ	اَنْتَ	وَ	زَوْجُ	كَ	الْجَنَّةَ	وَ	كُلَا
اے	آدم	رہ/ساکن ہو	تو	اور	بیوی	تیری	جنت میں	اور	کھاؤ تم دونوں

اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو

مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۖ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ

مِنْ	هَا	رَغَدًا	حَيْثُ	شِئْتُمَا	وَ	لَا	تَقْرَبَا	هٰذِهِ
میں سے	اس	جتنا چاہو	جہاں سے	چاہو	اور	نہ	پاس جانا	اس

بے روک ٹوک کھاؤ (پیو) لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا

افعال: تُبْدُوْنَ: تم ظاہر کرتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، اَبْدٰى. يُبْدِىْ۔ تَكْتُمُوْنَ: تم چھپاتے ہو، ایضاً، كَتَمَ. يَكْتُمُ۔
اُسْجُدُوْا: سجدہ کرو، امر جمع حاضر مذکر، سَجَدَ. يَسْجُدُ۔ اَبٰى: انکار کیا، ماضی واحد غائب مذکر، اَبٰى. يَاْبٰى۔ اِسْتَكْبَرَ: تکبر کیا، ماضی واحد غائب مذکر۔ اُسْكُنْ: تو رہ، امر واحد حاضر مذکر، سَكَنَ. يَسْكُنُ۔ كُلَا: کھاؤ، امر تثنیہ حاضر، اَكَلَ. يَاْكُلُ۔ شِئْتُمَا: تم دونوں نے چاہا، ماضی تثنیہ حاضر، شَآءَ. يَشَآءُ۔ لَا تَقْرَبَا: نہ قریب جاؤ، مضارع منفی تثنیہ حاضر، قَرِبَ. يَقْرَبُ۔

0 اسماء: رَغَدًا: با فراغت، خوب اچھی طرح۔ حَيْثُ: جہاں کہیں (سے)، جس جگہ (سے)، اسم ظرف مکان۔

الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا

الشَّجَرَةَ	فَ	تَكُوْنَا	مِنَ	الظّٰلِمِيْنَ	فَ	اَزَلَّ	هُمَا
درخت کے	پس	ہو جاؤ گے تم دونوں	سے	ظالموں میں	پھر	پھسلا دیا	ان دونوں کو

نہیں تو ظالموں میں (داخل) ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے

الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪

الشَّيْطٰنُ	عَنْ	هَا	فَ	اَخْرَجَ	هُمَا	مِنْ	مَا	كَانَا	فِيْ	هِ
شیطان نے	سے	اس/وہاں	پس	نکال باہر کیا	ان کو	سے	اس کہ	تھے وہ دونوں	میں	جس

دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس (عیش ونشاط) میں تھے اُس سے ان کو نکلوا دیا۔

۞ حضرت آدمؑ کی لغزش
......اعترافِ قصور
......قبولیتِ توبہ
......زمین پر نئی زندگی کا آغاز
...... وحی الٰہی کی ہدایت اور انسانوں کی سعادت و شقاوت کا قانون۔
(آیت ۳۶ تا ۳۹)

وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ

وَ	قُلْنَا	اِهْبِطُوْا	بَعْضُ	كُمْ	لِ	بَعْضٍ	عَدُوٌّ	وَ	لَ	كُمْ
اور	ہم نے کہا	اتر جاؤ	بعض/ایک	تمہارا	لیے	دوسرے کے	دشمن	اور	تمہارے لیے	

تب ہم نے حکم دیا کہ (بہشت بریں سے) چلے جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے

فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾

فِيْ	الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَ	مَتَاعٌ	اِلٰى	حِيْنٍ
میں	زمین	ٹھہرنا	اور	برتنا/نفع اٹھانا ہے	تک	ایک وقت خاص

لیے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور معاش (مقرر کر دیا گیا) ہے۔

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ

فَ	تَلَقّٰى	اٰدَمُ	مِنْ	رَبِّ	هٖ	كَلِمٰتٍ	فَ	تَابَ	عَلَيْهِ
پس	سیکھ لیں	آدم نے	سے	رب	اپنے	کچھ باتیں	پس/تو	متوجہ ہو گیا/مہربانی فرمائی	اس پر

پھر آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے (اور معافی مانگی) تو اس نے ان کا قصور معاف کر دیا۔

افعال: اَزَلَّ: لغزش دی، ماضی واحد غائب مذکر، اَزَلَّ. یُزِلُّ۔ اِهْبِطُوْا: نیچے اترو، امر جمع حاضر مذکر، هَبَطَ. یَهْبِطُ۔ تَلَقّٰى: سیکھ لیا، ماضی واحد غائب مذکر، تَلَقّٰى. یَتَلَقّٰى۔ تَابَ عَلٰى: معاف کر دیا، توبہ قبول کی، ایضاً، تَابَ. یَتُوْبُ (مزید تفصیل کیلئے لغت)۔

اسماء: الظّٰلِمِيْنَ: ظالم، زیادتی کرنے والے، اسم فاعل (ظَالِمٌ کی جمع)۔ بَعْضٌ: بعض، کوئی شخص/ایک، کچھ، کوئی چیز۔ عَدُوٌّ: دشمن، برا چاہنے والا۔ مُسْتَقَرٌّ: ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ، قرارگاہ۔ مَتَاعٌ: فائدہ اٹھانا، اسباب خانگی، سامان۔ حِيْنٍ: وقت، زمانہ۔

حروف: فَ: کہ، پھر، پس۔ عَنْ: سے (حرف جر)۔ اِلٰى: تک۔ عَلٰى: اوپر، پر۔

إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا

إِنَّ	هٗ	هُوَ	التَّوَّابُ °	الرَّحِيمُ	قُلْنَا	اِهْبِطُوْا	مِنْ	هَا
بے شک	وہ	وہی	توبہ قبول کرنے والا	رحم والا/مہربان	ہم نے کہا	تم اتر جاؤ	سے	اس

بے شک وہ معاف کرنے والا (اور) صاحب رحم ہے۔ ہم نے فرمایا کہ تم سب

جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ

جَمِيْعًا °	فَ	اِمَّا °	يَاْتِيَنَّ °	كُمْ	مِنْ	نِيْ °	هُدًى	فَ	مَنْ	تَبِعَ °
سب کے سب	پس	اگر کبھی	آئے	تمہارے پاس	سے	میری	ہدایت	پس	جو	پیروی/ اتباع کریگا

یہاں سے اتر جاؤ۔ جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (اس کی

هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٨﴾

هُدَا	يَ	فَ	لَا	خَوْفٌ	عَلٰى	هِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ °
ہدایت کی	میری	پس	نہیں	کوئی خوف	پر	ان	اور	نہ	وہ	غمناک ہوں گے

پیروی کرنا کہ) جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

وَ	اَلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا °	بِ	اٰيٰتِ	نَا	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ
اور	جو لوگ	کافر ہونگے	اور	تکذیب کریں گے	سے	آیتوں	ہماری	وہ	اہل/صحبتی

اور جنہوں نے (اس کو) قبول نہ کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ میں جانے والے ہیں

ع ٤ ١٠ ٤

النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٩﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

النَّارِ	هُمْ	فِيْ	هَا	خٰلِدُوْنَ	يَا °	بَنِيْ °	اِسْرَآءِيْلَ
آگ کے	وہ	میں	اس	ہمیشہ رہیں گے	اے	بیٹو	یعقوب کے

(اور) وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اے آلِ یعقوب!

اِسْرَآءِيْلَ: اس کے معنی ہیں 'اللہ کا بندہ' (یعنی عبداللہ)۔ یہ حضرت یعقوبؑ کا لقب تھا، انہی کی نسل کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

۞ وحی الٰہی کا دنیا میں جاری ہونا اور بنی اسرائیل سے خطاب کہ اللہ کی کتاب کے سب سے بڑے حامل تھے اور دنیا میں مدت تک منصب امامت پر فائز

° افعال: يَاْتِيَنَّ: (اگر) وہ آئے، مضارع با نون تاکید واحد غائب مذکر، اَتٰى. يَاْتِيْ۔ تَبِعَ: پیروی کرے/ اتباع کرے گا، ماضی واحد غائب مذکر، تَبِعَ. يَتْبَعُ۔ يَحْزَنُوْنَ: وہ غمگین ہوں گے، مضارع جمع غائب مذکر، حَزِنَ. يَحْزَنُ۔ كَذَّبُوْا: جھٹلایا، ماضی جمع غائب مذکر، كَذَّبَ. يُكَذِّبُ۔ ° اسماء: التَّوَّابُ: بڑا معاف کرنے والا، صیغہ مُبالغہ۔ جَمِيْعًا: سب کے سب۔ مِنِّيْ: (مِنْ. نِيْ) میری طرف سے، مِنْ حرف جر اور نِيْ میں ن وقایہ ی اسم ضمیر واحد متکلم ہے۔ بَنِيْ: اولاد، بیٹے، اِبْنٌ کی جمع، اصل میں بَنِيْنَ تھا اضافت کی وجہ سے ن گر گیا۔ ° حروف: اِمَّا: اگر۔ يَا: اے، حرف ندا۔

اُذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَوْفُوْا

اُذْكُرُوْا ◌	نِعْمَةِ	ىَ	الَّتِىْٓ	اَنْعَمْتُ ◌	عَلَيْكُمْ	وَ	اَوْفُوْا ◌
تم یاد کرو	نعمت	میری	وہ جو	میں نے انعام کی	تم پر	اور	پورا کرو

میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیے تھے اور اس اقرار کو پورا کرو

بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَ اِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٤٠﴾

بِ	عَهْدِ ٥	ى	اُوْفِ ◌	بِعَهْدِ	كُمْ	وَ	اِيَّا	ىَ	فَ	اِرْهَبُوْنِ ◌
ساتھ/کو	عہد	میرے	میں پورا کروں گا	عہد کو	تمہارے	اور	مجھ ہی سے		پس	ڈرو مجھ سے

جو تم نے مجھ سے کیا تھا میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا اور مجھی سے ڈرتے رہو۔

وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا

وَ	اٰمِنُوْا	بِمَا	اَنْزَلْتُ	مُصَدِّقًا ٥	لِمَا	مَعَكُمْ	وَ	لَا
اور	ایمان لاؤ	اس پر جو	میں نے نازل کیا	تصدیق کرتا ہے	اسکی جو	تمہارے پاس ہے	اور	نہ

اور جو کتاب میں نے (اپنے رسول محمدؐ پر) نازل کی ہے جو تمہاری کتاب (تورات) کو سچا کہتی ہے اس پر

تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۠ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ

تَكُوْنُوْا	اَوَّلَ	كَافِرٍ	بِهٖ	وَ	لَا	تَشْتَرُوْا ◌	بِ	اٰيٰتِ	ى
ہو جاؤ	پہلے	کافر	اس کے	اور	نہ	خریدو/لو	بدلے	آیتوں کے	میری

ایمان لاؤ اور اس سے منکر اوّل نہ بنو۔ اور میری آیتوں میں (تحریف کرکے) ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۠ وَّ اِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾ وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ

ثَمَنًا ٥	قَلِيْلًا	وَ	اِيَّا ىَ	فَ	اِتَّقُوْنِ ◌	وَ	لَا	تَلْبِسُوْا	الْحَقَّ
قیمت	تھوڑی	اور	مجھ ہی سے	پس	ڈرو	اور	نہ	ملاؤ	حق کو

(یعنی دنیاوی منفعت) نہ حاصل کرو اور مجھی سے خوف رکھو۔ اور حق کو باطل کے ساتھ

رہے۔

✿ ہدایت وضلالت کی راہوں کی مزید توضیح کے لیے بنی اسرائیل کی تاریخ سے چند اہم واقعات اور ان انعامات کا تذکرہ جو اُن پر کیے گئے۔

✿ **یہودی علماء کو خطاب:**

۱۔ اللہ کے ساتھ جو عہد کیا تھا اس کو پورا کرو۔

۲۔ اس کلام پر ایمان لاؤ جو اس کلام کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے۔

اِشتراء آیاتِ الٰہی:

۳۔ اللہ کی آیات کے بدلے دنیا کی حقیر منفعت حاصل نہ کرو۔

◌ **افعال:** اُذْكُرُوْا: یاد کرو، امر جمع حاضر مذکر، ذَكَرَ. يَذْكُرُ۔ اَنْعَمْتُ: میں نے انعام کیا، ماضی واحد متکلم۔ اَوْفُوْا: پورا کرو، امر جمع حاضر مذکر، اِيْفَاء سے، اَوْفٰى. يُوْفِىْ۔ اُوْفِ: میں پورا کروں گا، مضارع واحد متکلم، ایضاً۔ اِرْهَبُوْنِ: (اصل میں اِرْهَبُوْا. نِىْ) مجھ سے ڈرو، اِرْهَبُوْا امر جمع حاضر مذکر، ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف، رَهِبَ. يَرْهَبُ۔ لَاتَشْتَرُوْا: مت خریدو، نہی جمع حاضر مذکر، اِشْتَرٰى. يَشْتَرِىْ۔ اِتَّقُوْنِ: (اِتَّقُوْا. نِىْ) مجھ سے ڈرو، اِتَّقُوْا امر جمع حاضر مذکر، ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم محذوف۔

٥ **اسماء:** عَهْدِىْ: میرا عہد۔ مُصَدِّقًا: تصدیق کرنے والا، اسم فاعل۔ ثَمَنًا: معاوضہ، قیمت۔

بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴۲

بِ	الْبَاطِلِ	وَ	تَكْتُمُوْا	الْحَقَّ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ
ساتھ	باطل کے	اور	(نہ) چھپاؤ	حق کو	اس حال میں کہ	تم	جانتے ہو

نہ ملاؤ اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ

وَ	اَقِيْمُوْا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوْا	الزَّكٰوةَ	وَ	ارْكَعُوْا ۞	مَعَ
اور	قائم کرو	نماز	اور	دو	زکوٰۃ	اور	جھکتے رہو	ساتھ

اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ

الرّٰكِعِيْنَ ۝۴۳ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ

الرّٰكِعِيْنَ	اَ	تَاْمُرُوْنَ ۞	النَّاسَ	بِ	الْبِرِّ ٥	وَ	تَنْسَوْنَ ۞
جھکنے والوں کے	کیا	تم حکم کرتے ہو	لوگوں کو	ساتھ	نیکی کے	اور	بھول جاتے ہو

جھکا کرو۔ (یہ) کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے

اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۴۴

اَنْفُسَ	كُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَتْلُوْنَ ۞	الْكِتٰبَ	اَ	فَ	لَا	تَعْقِلُوْنَ
جانوں	اپنی کو	اور	تم	تلاوت کرتے ہو	کتاب	کیا	پس	نہیں	تم عقل سے کام لیتے/سوچتے

تئیں فراموش کیے دیتے ہو حالانکہ تم کتاب (اللہ) بھی پڑھتے ہو۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ

وَ	اسْتَعِيْنُوْا ۞	بِ	الصَّبْرِ ٥	وَ	الصَّلٰوةِ ٥	وَ	اِنَّ	هَا	لَ	كَبِيْرَةٌ ٥
اور	مدد لو	سے	صبر	اور	نماز	اور	بیشک	وہ	البتہ	بڑی مشکل/ بھاری ہے

اور (رنج و تکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک نماز گراں ہے

۴۔ تلبیس حق اور کتمان حق نہ کرو۔ حق کو باطل کے ساتھ ملا کر مشتبہ نہ کرو۔ اور حق نہ چھپاؤ حالانکہ حقیقت حال تم جانتے ہو۔

۵۔ تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم سب کچھ جانتے ہو۔

۶۔ صبر و نماز دو بڑی روحانی قوتیں ہیں، جن سے اصلاح نفس اور انقلاب حال میں مدد لی جاسکتی ہے۔

۞ **افعال**: **اِرْكَعُوْا**: رکوع کرو، جھکو، امر جمع حاضر مذکر، رَكَعَ. يَرْكَعُ۔ **تَاْمُرُوْنَ**: تم حکم کرتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، اَمَرَ. يَاْمُرُ۔ **تَنْسَوْنَ**: بھول جاتے ہو، ایضاً، نَسِيَ. يَنْسٰى۔ **تَتْلُوْنَ**: تم تلاوت کرتے ہو، ایضاً، تَلَا. يَتْلُوْ۔ **اِسْتَعِيْنُوْا**: مدد چاہو، مدد طلب کرو، امر جمع حاضر مذکر، اِسْتَعَانَ. يَسْتَعِيْنُ۔

٥ **اسماء**: **اَلْبِرِّ**: نیکی، بھلائی، نیکی کرنا۔ **الصَّبْرِ**: صبر، برداشت کرنا، ثابت قدم رہنا (مصدر ہے)۔ **الصَّلٰوةِ**: نماز، دعا۔ **كَبِيْرَةٌ**: دشوار، شاق، صفت مشبہ (واحد مؤنث)۔

...... امت کو بھی اوپر کی تمام باتوں کا، جن میں خطاب بظاہر یہودیوں سے ہے، خیال رکھنا چاہئے۔

اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿٤٥﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ

اِلَّا	عَلٰى	الْخٰشِعِيْنَ 0	الَّذِيْنَ	يَظُنُّوْنَ ⊙	اَنَّ	هُمْ
مگر	پر	خشوع کرنیوالوں/ اطاعت گزاروں	جو	سمجھتے ہیں/ یقین رکھتے ہیں	کہ	وہ

مگر ان لوگوں پر (گراں نہیں) جو عجز کرنے والے ہیں۔ جو یقین کیے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار

ع ٥ ٧ ٥

مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾ ع يٰبَنِيْٓ

مُلٰقُوْا 0	رَبّ	هِمْ	وَ	اَنَّ	هُمْ	اِلٰى	هِ	رٰجِعُوْنَ 0	يَا	بَنِي
ملنے والے ہیں	رب سے	اپنے	اور	یہ کہ	وہ	طرف	اسکی	رجوع کرنے والے ہیں	اے	اولاد

سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے یعقوب کی اولاد!

اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

اِسْرَآءِيْلَ	اُذْكُرُوْا	نِعْمَةِ	ىَ	الَّتِيْ	اَنْعَمْتُ	عَلٰى	كُمْ
اسرائیل	تم یاد کرو	نعمت	میری	وہ جو	میں نے عطا کی	پر	تم

میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیے تھے

۞ بنی اسرائیل کے تاریخی حقائق کا تذکرہ اور قوموں کی ہدایت وضلالت کا راز۔

۞ وہ انعامات جو بنی اسرائیل پر اللہ نے کیے، لیکن انہوں نے استبدال نعمت کی راہ اختیار کی۔ (آیت ۴۷،۴۸)

وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا

وَ	اَنِّيْ	فَضَّلْتُ ⊙	كُمْ	عَلٰى	الْعٰلَمِيْنَ	وَ	اتَّقُوْا	يَوْمًا
اور	بے شک میں نے	بڑائی دی	تم کو	پر	تمام عالم	اور	ڈرو	اس دن سے

اور یہ کہ میں نے تم کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی۔ اور اس دن سے ڈرو

لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ

لَا	تَجْزِيْ ⊙	نَفْسٌ 0	عَنْ	نَفْسٍ	شَيْـًٔا 0	وَ	لَا	يُقْبَلُ ⊙
(کہ) نہ	کام آئے	کوئی	بارے میں/ بابت	کسی کے	کچھ	اور	نہ	مانی جائے/ قبول کی جائے

جب کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ کسی کی سفارش

⊙ افعال: يَظُنُّوْنَ: سمجھتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، ظَنَّ. يَظُنُّ۔ فَضَّلْتُ: میں نے فضیلت دی، ماضی واحد متکلم، فَضَّلَ. يُفَضِّلُ۔ تَجْزِيْ: (نہیں) کام آئے گا، کام آئیگی (جان/ روح)، مضارع واحد غائب مؤنث، جَزٰى. يَجْزِيْ۔ لَا يُقْبَلُ: نہ قبول کی جائے گی، مضارع مجہول منفی واحد غائب مذکر، قَبِلَ. يَقْبَلُ۔

0 اسماء: الْخٰشِعِيْنَ: خشوع کرنے والے، عاجزی کرنے والے، اسم فاعل۔ مُلٰقُوْا: ملنے والے، دیکھنے والے، اسم فاعل۔ رٰجِعُوْنَ: لوٹنے والے، رجوع کرنے والے، اسم فاعل۔ نَفْسٌ: کوئی شخص، جان، نفس، جی۔ شَيْـًٔا: کچھ۔

مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ

مِنْ	هَا	شَفَاعَةٌ ٥	وَ	لَا	يُؤْخَذُ ۞	مِنْ	هَا	عَدْلٌ ٥	وَ	لَا	هُمْ
سے	اس	کوئی سفارش	اور	نہ	لیا جائے	سے	اس	بدلہ	اور	نہ	وہ

منظور کی جائے اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے اور نہ لوگ

يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

يُنْصَرُوْنَ	وَ	اِذْ	نَجَّيْنَا ۞	كُمْ	مِنْ	اٰلِ	فِرْعَوْنَ
مدد دیے جائیں گے	اور	جب	ہم نے نجات دی	تم کو	سے	آل/قوم	فرعون

(کسی اور طرح) مدد حاصل کر سکیں۔ اور (ہمارے ان احسانات کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو قوم فرعون

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

يَسُوْمُوْنَ ۞	كُمْ	سُوْٓءَ	الْعَذَابِ	يُذَبِّحُوْنَ ۞	اَبْنَآءَ ٥	كُمْ
مبتلا رکھتے/چکھاتے تھے	تم کو	برا	عذاب	ذبح کرتے تھے	بیٹوں کو	تمہارے

سے مخلصی بخشی۔ وہ (لوگ) تم کو بڑا دکھ دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالتے تھے

۞ مصر کے فرعونوں کی غلامی سے نجات۔

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ

وَ	يَسْتَحْيُوْنَ ۞	نِسَآءَ	كُمْ	وَ	فِيْ	ذٰلِكُمْ ٥	بَلَآءٌ ٥	مِنْ
اور	زندہ رکھتے تھے	عورتوں	تمہاری کو	اور	میں	اس	ایک آزمائش (تھی)	سے

اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٤٩﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ

رَبِّ	كُمْ	عَظِيْمٌ	وَ	اِذْ	فَرَقْنَا ۞	بِكُمْ	الْبَحْرَ
پروردگار	تمہارے	بڑی	اور	جب	پھاڑا ہم نے	تمہارے لیے	سمندر/دریا

سے بڑی (سخت) آزمائش تھی۔ اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ دیا

۞ افعال: يُؤْخَذُ: لیا جائے گا، مضارع مجہول واحد غائب مذکر، اَخَذَ. يَاْخُذُ۔ نَجَّيْنَا: نجات دی ہم نے، ماضی جمع متکلم، نَجّٰى. يُنَجِّيْ۔
يَسُوْمُوْنَ: مبتلا کرتے ہیں/تھے، مضارع جمع غائب مذکر، سَامَ. يَسُوْمُ۔ يُذَبِّحُوْنَ: ذبح کرتے ہیں، ایضاً، ذَبَّحَ. يُذَبِّحُ۔
يَسْتَحْيُوْنَ: زندہ رکھتے ہیں، ایضاً، اِسْتَحْيٰ. يَسْتَحْيِيْ۔ فَرَقْنَا: پھاڑا ہم نے، ماضی جمع متکلم، فَرَقَ. يَفْرِقُ (نصر ضرب)۔
٥ اسماء: شَفَاعَةٌ: شفاعت، سفارش کرنا (مصدر ہے)۔ عَدْلٌ: بدلہ، عوض۔ اَبْنَآءَكُمْ: تمہارے بیٹے، اَبْنَآءَ (اِبْنٌ کی جمع) مضاف، كُمْ ضمیر مضاف الیہ۔ ذٰلِكُمْ: یہ، اس (جمع مذکر مخاطب کیلئے)۔ بَلَآءٌ: آزمائش، مصیبت، سختی۔

فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ

فَ	اَنْجَيْنَا	كُمْ	وَ	اَغْرَقْنَا	اٰلَ	فِرْعَوْنَ	وَ	اَنْتُمْ
پھر/پس	ہم نے بچالیا	تم کو	اور	ہم نے غرق کیا	آلِ	فرعون کو	اور	تم

تو تم کو تو نجات دی اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا اور تم دیکھ ہی تو

تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

تَنْظُرُوْنَ	وَ	اِذْ	وٰعَدْنَا	مُوْسٰى	اَرْبَعِيْنَ	لَيْلَةً
دیکھ رہے تھے	اور	جب	ہم نے وعدہ کیا	موسیٰ سے	چالیس	رات کا/راتیں

رہے تھے۔ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا تو

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾

ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ	الْعِجْلَ	مِنْ	بَعْدِ	هٖ	وَ	اَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ
پھر	تم نے بنالیا	بچھڑے کو	سے	بعد	اسکے	اور	تم	ظالم/حد سے گزرنے والے تھے

تم نے ان کے پیچھے بچھڑے کو (معبود) مقرر کرلیا اور تم ظلم کر رہے تھے۔

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ

ثُمَّ	عَفَوْنَا	عَنْ	كُمْ	مِنْ	بَعْدِ	ذٰلِكَ	لَعَلَّ	كُمْ
پھر	ہم نے معاف کیا	سے	تم	سے	بعد	اس کے	تاکہ/شاید	تم

پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف کر دیا تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

تَشْكُرُوْنَ	وَ	اِذْ	اٰتَيْنَا	مُوْسٰى	الْكِتٰبَ
شکرگزار بنو	اور	جب	دی ہم نے	موسیٰ کو	کتاب

شکر کرو۔ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور معجزے عنایت کیے

۞ کتاب و فرقان کا عطیہ لیکن بنی اسرائیل نے مصری بت پرستی اختیار کی اور گوسالہ پرستی کر کے اللہ کے انعامات کی خلاف ورزی کی روش اختیار کی۔

افعال: اَغْرَقْنَا: ہم نے غرق کیا، ماضی جمع متکلم، اَغْرَقَ. يُغْرِقُ۔ تَنْظُرُوْنَ: تم دیکھتے ہو/تھے، مضارع جمع حاضر مذکر، نَظَرَ. يَنْظُرُ۔
وٰعَدْنَا: ہم نے وعدہ کیا، ماضی جمع متکلم، وَاعَدَ. يُوَاعِدُ۔ اِتَّخَذْتُمْ: تم نے بنالیا، ماضی جمع حاضر مذکر، اِتَّخَذَ. يَتَّخِذُ۔ عَفَوْنَا: ہم نے معاف کیا، ماضی جمع متکلم، عَفَا. يَعْفُوْ۔ تَشْكُرُوْنَ: تم شکر کرتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، شَكَرَ. يَشْكُرُ۔

اسماء: لَيْلَةً: رات۔ الْعِجْلَ: بچھڑا، گائے کا بچہ، گوسالہ۔ اٰل: قوم، گھر کے لوگ، متبعین، دوست۔

حروف: فَ: پس، پھر۔ وَ: اور۔ ثُمَّ: پھر۔ مِنْ: سے/کے (حرف جر)۔ عَنْ: سے۔ لَعَلَّ: تاکہ، شاید۔

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ

وَ	الْفُرْقَانَ	لَعَلَّ	كُمْ	تَهْتَدُوْنَ ◎	وَ	اِذْ	قَالَ
اور	سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی	شاید کہ	تم	سیدھی راہ پالو	اور	جب	کہا

تا کہ تم ہدایت حاصل کرو۔ اور جب موسیٰ نے اپنی

مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

مُوْسٰى	لِ ◎	قَوْمِ	هٖ	يَا ◎	قَوْمِ 0	اِنَّ ◎	كُمْ	ظَلَمْتُمْ ◎	اَنْفُسَكُمْ
موسیٰ نے	سے	قوم	اپنی	اے	میری قوم	بے شک	تم نے	ظلم کیا	اپنے آپ پر

قوم کے لوگوں سے کہا کہ بھائیو! تم نے بچھڑے کو (معبود) ٹھہرانے میں (بڑا) ظلم کیا ہے

بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا

بِ ◎	اِتِّخَاذِ 0	كُمْ	الْعِجْلَ	فَ	تُوْبُوْٓا ◎	اِلٰى ◎	بَارِئِ	كُمْ	فَ	اُقْتُلُوْٓا ◎
سے/ میں	ٹھہرانے	اپنے	بچھڑے کو	پس	توبہ کرو	طرف/آگے	پیدا کرنیوالے کے	اپنے	پس	قتل کرو

تو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو اور اپنے تئیں ہلاک

اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۭ

اَنْفُسَ	كُمْ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَكُمْ ◎	عِنْدَ 0	بَارِئِ 0	كُمْ
نفسوں کو	اپنے	یہی	بہتر ہے	تمہارے لیے	نزدیک	خالق کے	تمہارے

کر ڈالو۔ تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔

فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾

فَ	تَابَ عَلٰى	كُمْ	اِنَّهٗ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ
پھر	توبہ قبول کی	تمہاری	بیشک وہ	وہی	توبہ قبول کرنے والا	رحم کرنے والا/مہربان

پھر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا۔ وہ بے شک معاف کرنے والا (اور) صاحب رحم ہے۔

◎ **افعال:** تَهْتَدُوْنَ: (شاید) تم ہدایت پا جاؤ، مضارع جمع حاضر مذکر، اِهْتَدٰى. يَهْتَدِىْ۔ ظَلَمْتُمْ: تم نے ظلم کیا، ماضی جمع حاضر مذکر، ظَلَمَ. يَظْلِمُ۔ تُوْبُوْا: توبہ کرو، رجوع کرو، امر جمع حاضر مذکر، تَابَ. يَتُوْبُ۔ اُقْتُلُوْا: قتل کرو، ایضاً، قَتَلَ. يَقْتُلُ۔

0 **اسماء:** اِتِّخَاذِ: بنا کر/ٹھہرا کر، بنانا/ٹھہرانا، اختیار کرنا، مصدر ہے۔ بَارِئٌ: پیدا کرنے والا، نکال کھڑا کرنے والا، اسم فاعل، اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ عِنْدَ: نزدیک، قریب، پاس۔ قَوْمِ اصل میں قَوْمِیْ ہے، ی متکلم محذوف ہے۔

◎ **حروف:** لِ: سے، لیے (حرف جر)۔ يَا: اے۔ اِلٰى: طرف۔ بِ: سے، بسبب۔ لَ: لیے (حرف جر) ضمائر کے ساتھ۔ اِنَّ: بیشک۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى

وَ	اِذْ	قُلْتُمْ	يَا	مُوْسٰى	لَنْ	نُّؤْمِنَ	لَ كَ	حَتّٰى	نَرٰى
اور	جب	تم نے کہا تھا	اے	موسیٰ	ہرگز نہیں	ایمان لائیں گے	تجھ پر	یہاں تک کہ	دیکھ لیں

اور جب تم نے (موسیٰؑ سے) کہا کہ موسیٰ جب تک ہم اللہ کو سامنے نہ دیکھ لیں

اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ

اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَ	اَخَذَتْ	كُمْ	الصّٰعِقَةُ	وَ	اَنْتُمْ
اللہ کو	علانیہ	پس	آلیا	تم کو	بجلی کی کڑک/دھماکہ نے	اور	تم

گے تم پر ایمان نہیں لائیں گے تو تم کو بجلی نے آگھیرا اور تم

تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ

تَنْظُرُوْنَ	ثُمَّ	بَعَثْنَا	كُمْ	مِنْ	بَعْدِ	مَوْتِ	كُمْ
دیکھتے تھے	پھر	زندہ کیا ہم نے	تمہیں	سے	بعد	موت کے	تمہاری

دیکھ رہے تھے۔ پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو ازسرنو زندہ کردیا

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ

لَعَلَّ	كُمْ	تَشْكُرُوْنَ	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَيْكُمْ	الْغَمَامَ
شاید کہ	تم	شکر کرو	اور	سایہ کیا ہم نے	تم پر	بادلوں کا

تاکہ احسان مانو۔ اور بادل کا تم پر سایہ کیے رکھا اور (تمہارے لیے)

وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ

وَ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمْ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى	كُلُوْا	مِنْ
اور	اتارا ہم نے	اوپر تمہارے	من	اور	سلویٰ	(کہ) کھاؤ	سے

من اور سلویٰ اتارتے رہے کہ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں

✿ صحرائے سینا کے بے آب وگیاہ ویرانے میں زندگی کی تمام ضروریات کا مہیا ہونا۔ من و سلویٰ کی فراہمی۔ لیکن بنی اسرائیل نے کفران نعمت کا ارتکاب کیا۔

افعال: لَنْ نُّؤْمِنَ: ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے، مضارع منفی بہ لن جمع متکلم۔ نَرٰى: ہم دیکھیں، مضارع جمع متکلم، رَاٰى۔ يَرٰى۔
اَخَذَتْ: آپکڑا، ماضی واحد غائب مؤنث، اَخَذَ۔ يَاْخُذُ۔ تَنْظُرُوْنَ: تم دیکھتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، نَظَرَ۔ يَنْظُرُ۔ بَعَثْنَا: ہم نے زندہ کیا، ماضی جمع متکلم، بَعَثَ۔ يَبْعَثُ۔ ظَلَّلْنَا: ہم نے سایہ کیا، ہم نے سائبان کیا، ماضی جمع متکلم، ظَلَّلَ۔ يُظَلِّلُ۔
اسماء: جَهْرَةً: علانیہ/برملا، صاف طور پر۔ الصّٰعِقَةُ: بجلی۔ الْغَمَامَ: بادل۔ الْمَنَّ: ترنجبین، میٹھی/مرطوب چیز۔ السَّلْوٰى: بٹیر۔
حروف: حَتّٰى: یہاں تک کہ۔

طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ کَانُوْٓا

طَیِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنَا	کُمْ	وَ	مَا	ظَلَمُوْا	نَا	وَ	لٰکِنْ	کَانُوْا
پاکیزہ چیزیں	جو	دِیں ہم نے	تمہیں	اور	نہیں	نقصان کیا انہوں نے	ہمارا	اور	لیکن	وہ تھے

ان کو کھاؤ (پیو، مگر تمہارے بزرگوں نے ان نعمتوں کی کچھ قدر نہ جانی اور) وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑتے تھے بلکہ

اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا ھٰذِہِ

اَنْفُسَ	ھُمْ	یَظْلِمُوْنَ	وَ	اِذْ	قُلْنَا	اُدْخُلُوْا ۞	ھٰذِہٖ
نفسوں پر	اپنے ہی	ظلم کرتے	اور	جب	کہا ہم نے	داخل ہو	اس

اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔ اور جب ہم نے (ان سے) کہا کہ اس گاؤں

الْقَرْیَۃَ فَکُلُوْا مِنْھَا حَیْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا

الْقَرْیَۃَ ۰	فَ	کُلُوْا ۞	مِنْھَا	حَیْثُ	شِئْتُمْ ۞	رَغَدًا
بستی میں	پس	کھاؤ	اس میں سے	جہاں	چاہو	بافراغت/مزے سے

میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو خوب کھاؤ (پیو) اور (دیکھنا)

وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّۃٌ نَّغْفِرْ لَکُمْ

وَ	اُدْخُلُوْا	الْبَابَ	سُجَّدًا ۰	وَ	قُوْلُوْا	حِطَّۃٌ ۰	نَغْفِرْ ۞	لَ	کُمْ
اور	داخل ہو	دروازے میں	سجدہ کرتے ہوئے/فروتنی سے	اور	کہتے جانا	بخش دے	ہم بخش دینگے	لیے	تمہارے

دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا اور حِطَّۃٌ کہنا، ہم تمہارے گناہ معاف

خَطٰیٰکُمْ ؕ وَسَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ

خَطٰیٰ	کُمْ	وَ	سَ	نَزِیْدُ ۞	الْمُحْسِنِیْنَ ۰	فَ	بَدَّلَ ۞	الَّذِیْنَ
خطائیں	تمہاری	اور	عنقریب	زیادہ دینگے	نیکی کرنے والوں کو	پھر	بدل دیا	ان لوگوں نے

کردیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔ تو جو ظالم تھے انہوں نے اس لفظ

۞ بنی اسرائیل کو ایک فاتح قوم کی حیثیت سے ایک شہر میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا، لیکن جب انہیں فتح و کامرانی سے نوازا گیا تو عبودیت و انکساری کی جگہ غفلت و غرور میں مبتلا ہو گئے۔ اور ان سے یہ کہا گیا کہ "حِطَّۃٌ" کہہ کر داخل ہو یعنی معافی مانگتے ہوئے خداترسوں کی طرح منکسرانہ شان سے داخل ہونا، جابر و ظالم فاتحوں کی طرح اکڑتے ہوئے نہ گھسنا، لیکن انہوں نے شرارت سے "حِنْطَۃٌ" کہنا شروع کر دیا، جس کے معنی گیہوں کے ہیں۔

۞ افعال: اُدْخُلُوْا: تم داخل ہو، امر جمع حاضر مذکر، دَخَلَ۔ یَدْخُلُ۔ کُلُوْا: کھاؤ، ایضاً، اَکَلَ۔ یَاْکُلُ۔ شِئْتُمْ: تم نے چاہا، ماضی جمع حاضر مذکر، شَآءَ۔ یَشَآءُ۔ نَغْفِرْ: ہم معاف کردیں گے، مضارع جمع متکلم، غَفَرَ۔ یَغْفِرُ۔ نَزِیْدُ: ہم زیادہ دینگے، مضارع جمع متکلم، زَادَ۔ یَزِیْدُ۔ بَدَّلَ: بدل ڈالا، ماضی واحد غائب مذکر، بَدَّلَ۔ یُبَدِّلُ۔

۰ اسماء: الْقَرْیَۃَ: بستی، گاؤں، شہر۔ سُجَّدًا: سجدہ کرتے ہوئے، سجدہ کرنیوالے، اسم فاعل، سَاجِدٌ کی جمع۔ حِطَّۃٌ: دور کرنا، ساقط کرنا، (کلمۂ استغفار) یعنی اے ہمارے رب ہماری خطاؤں کو معاف فرما۔ الْمُحْسِنِیْنَ: احسان کرنے والے، اسم فاعل جمع مذکر۔

ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى

ظَلَمُوْا	قَوْلًا ٥	غَيْرَ	الَّذِيْ	قِيْلَ	لَهُمْ	فَ	اَنْزَلْنَا	عَلَى
ظلم کیا جنہوں نے	کلمہ	سوائے	اس کے جو	کہا گیا	ان سے	پھر	ہم نے اتارا	پر

کو جس کا ان کو حکم دیا تھا بدل کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا۔ پس ہم نے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا

الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	رِجْزًا ٥	مِنْ	السَّمَآءِ	بِمَا	كَانُوْا
ان لوگوں جنہوں نے	ظلم کیا	ایک سخت عذاب	سے	آسمان	اس لیے کہ	وہ تھے

(ان) ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیوں کہ نافرمانیاں کیے

يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا ع ۶ ۱۳ ۶

يَفْسُقُوْنَ ٭	وَ	اِذْ	اِسْتَسْقٰى ٭	مُوْسٰى	لِ	قَوْمِ	هٖ	فَ	قُلْنَا
نافرمانی کرتے	اور	جب	پانی مانگا	موسیٰ نے	لیے	قوم کے	اپنی	پس	کہا ہم نے

جاتے تھے۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے (اللہ سے) پانی مانگا تو ہم نے کہا

اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا

اِضْرِبْ	بِ	عَصَا ٥	كَ	الْحَجَرَ ٥	فَ	اِنْفَجَرَتْ ٭	مِنْ	هُ	اِثْنَتَا ٥
مارو	سے	لاٹھی	اپنی	پتھر پر	پس	پھوٹ بہے	سے	اس	دو

کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو (انہوں نے لاٹھی ماری) تو پھر اس میں سے بارہ چشمے

۞ صحرائے سینا میں پانی کے چشموں کا پھوٹ نکلنا...... لیکن بنی اسرائیل کا پانی کے لیے آپس میں جھگڑنا اور فتنہ و فساد برپا کرنا۔

عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ

عَشْرَةَ	عَيْنًا ٥	قَدْ	عَلِمَ ٭	كُلُّ	اُنَاسٍ ٥	مَشْرَبَ ٥	هُمْ
دس (یعنی بارہ)	چشمے	تحقیق	جان لیا	تمام	لوگوں نے	پانی لینے کی جگہ/گھاٹ	اپنا

پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر (کے پانی پی) لیا۔

٭ افعال: يَفْسُقُوْنَ: وہ فسق کرتے ہیں، نافرمانی کرتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، فِسق سے، فَسَقَ. يَفْسُقُ، كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ: وہ فسق کرتے تھے، ماضی استمراری۔ اِسْتَسْقٰى: اس نے پانی مانگا، ماضی واحد غائب مذکر، اِسْتِسْقَاء. يَسْتَسْقِيْ۔ اِنْفَجَرَتْ: پھوٹ بہی، ماضی واحد غائب مؤنث، اِنْفَجَرَ. يَنْفَجِرُ، وہ (بارہ چشمے) پھوٹ بہے (دیکھو اٰمَنَ)۔ عَلِمَ: جان لیا، معلوم کرلیا، ماضی واحد غائب مذکر۔

٥ اسماء: قَوْلًا: قول یعنی بات۔ رِجْزًا: سخت عذاب۔ عَصَا: لاٹھی، چھڑی۔ الْحَجَرَ: پتھر، کنکر۔ اِثْنَتَا عَشْرَةَ: بارہ (۱۲)۔ عَيْنًا: چشمے/ چشمہ۔ اُنَاسٍ: لوگ، اِنْسٌ اور اِنْسَانٌ واحد۔ مَشْرَبَ: پینے کی جگہ، پینا (ظرف مکان اور مصدر)۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي

كُلُوْا	وَ	اِشْرَبُوْا	مِنْ	رِزْقِ	اللّٰهِ	وَ	لَا	تَعْثَوْا ۞	فِيْ
کھاؤ	اور	پیو	میں سے	روزی	اللہ کی	اور	نہ	تباہی کرو/پھرو	میں

(ہم نے حکم دیا کہ) اللہ کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو مگر زمین میں

الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۶۰ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ

الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ ۝	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ ۞	يَا	مُوْسٰى	لَنْ
زمین	مفسد بن کر	اور	جب	تم نے کہا	اے	موسیٰ	نہ/ہرگز نہیں

فساد نہ کرتے پھرنا۔ اور جب تم نے کہا کہ موسیٰ! ہم سے ایک (ہی)

نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ

نَصْبِرَ ۞	عَلٰى	طَعَامٍ	وَاحِدٍ	فَ	اُدْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُخْرِجْ
کبھی صبر کرینگے	پر	کھانے	ایک	پس	دعا کرو	ہمارے لیے	اپنے رب سے	وہ نکالے

کھانے پر صبر نہیں ہوسکتا تو اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ ترکاری

لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا

لَنَا	مِنْ	مَا	تُنْبِتُ ۞	الْاَرْضُ	مِنْ	بَقْلِ ۝	هَا	وَ	قِثَّآءِ ۝	هَا
ہمارے لیے	سے	اس جو	اگاتی ہے	زمین	سے	ساگ	اسکے	اور	ککڑی/ترکاری	اسکی

اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز (وغیرہ) جو نباتات زمین

وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ

وَ	فُوْمِ ۝	هَا	وَ	عَدَسِ ۝	هَا	وَ	بَصَلِ ۝	هَا	قَالَ	اَ	تَسْتَبْدِلُوْنَ ۞
اور	گیہوں	اسکے	اور	مسور	اسکے	اور	پیاز	اسکے	کہا	کیا	تم تبدیل کرنا چاہتے ہو

سے اُگتی ہیں ہمارے لیے پیدا کردے۔ انہوں نے کہا کہ بھلا عمدہ چیزیں

۞ بنی اسرائیل عرصہ تک غلامی و محکومی کی زندگی بسر کرتے رہے۔ جس سے ان کی اخلاقی حالت بہت پست ہوگئی اور زندگی کے بلند مقاصد اور نصب العین کے لیے ان میں جوش، اور اپنے عظیم مقام کو حاصل کرنے کا عزم باقی نہ رہا۔ غلامی سے آزاد ہونے کے باوجود وہ قومی عظمت کے مستقبل کو فراموش کربیٹھے اور حقیر راحتوں کے خوگر بن گئے اور آزادی کی پرخطر راہوں میں چھوٹی چھوٹی تکالیف بھی ان کو شاق گزرتی تھیں۔

۞ افعال: لَا تَعْثَوْا: مت تباہی کرو، نہی جمع حاضر مذکر، عَثِيَ۔ يَعْثٰى (سمع سے)۔ قُلْتُمْ: تم نے کہا، ماضی جمع حاضر مذکر، قَالَ۔ يَقُوْلُ۔
لَنْ نَّصْبِرَ: ہرگز نہ ہم صبر کریں گے، مضارع منفی بہ لن جمع متکلم، صَبَرَ۔ يَصْبِرُ۔ تُنْبِتُ: اگاتی ہے، مضارع واحد غائب مؤنث، اَنْبَتَ۔ يُنْبِتُ۔ تَسْتَبْدِلُوْنَ: تم بدلتے ہو، بدلنا چاہتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر۔

۝ اسماء: مُفْسِدِيْنَ: فساد کرنے والے، اسم فاعل۔ بَقْلِ: ساگ، سبزی۔ قِثَّآءِ: ککڑی، کھیرا۔ فُوْمِ: لہسن، گندم۔ عَدَسِ: مسور۔
بَصَلِ: پیاز۔

الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا

الَّذِیْ	هُوَ	اَدْنٰی ⁰	بِ ⊙	الَّذِیْ	هُوَ	خَیْرٌ	اِهْبِطُوْا	مِصْرًا ⁰
اس چیز کو جو	وہ	ادنیٰ ہے	بدلے	اس کے جو	وہ	بہتر ہے	اترو/ جا رہو	کسی شہر میں

چھوڑ کر ان کے عوض ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو (اگر یہی چیزیں مطلوب ہیں تو) کسی

فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ

فَ	اِنَّ ⊙	لَكُمْ	مَا	سَاَلْتُمْ ⊙	وَ ⊙	ضُرِبَتْ ⊙	عَلٰی	هِمْ	الذِّلَّةُ ⁰
پس	بیشک	تمہارے لیے	وہ جو	تم نے مانگا	اور	مسلط کر دی گئی	پر	ان	ذلت/خواری

شہر میں جا اترو وہاں جو مانگتے ہو مل جائے گا۔ اور (آخر کار) ذلت (و رسوائی) اور محتاجی

وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

وَ	الْمَسْكَنَةُ ⁰	وَ	بَآءُوْ ⊙	بِغَضَبٍ	مِنَ	اللّٰهِ	ذٰلِكَ	بِاَنَّ ⊙	هُمْ
اور	پستی/ محتاجی	اور	وہ گھر گئے	غضب میں	طرف سے	اللہ کی	یہ	اسلئے کہ	وہ

(و بے نوائی) ان سے چمٹا دی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گئے۔ یہ اس لیے کہ وہ

كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ

كَانُوْا	یَكْفُرُوْنَ	بِ	اٰیٰتِ	اللّٰهِ	وَ	یَقْتُلُوْنَ	النَّبِیّٖنَ
تھے	کفر کرتے	سے	آیتوں	اللہ کی	اور	قتل کرتے تھے	نبیوں کو

اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور (اس کے) نبیوں کو ناحق قتل

ع ٧ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ ع

بِغَیْرِ	الْحَقِّ ⁰	ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا ⊙	وَ	كَانُوْا	یَعْتَدُوْنَ ⊙
بغیر/ نا	حق	یہ	اس لیے کہ	انہوں نے نافرمانی کی	اور	تھے	وہ حد سے نکلتے

کر دیتے تھے (یعنی) یہ اس لیے کہ نافرمانی کیے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے۔

۞ کفر بآیات اللہ کیا ہے؟

١۔ اللہ کے وہ احکام جو اپنی خواہشات کے خلاف ہوں ان کے ماننے سے انکار کیا جائے۔

٢۔ یہ بات معلوم ہو کہ یہ باتیں اللہ نے فرمائی ہیں پھر بھی سرکشی اور ڈھٹائی کے ساتھ ان کی خلاف ورزی کی جائے۔

٣۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں جانتے ہوئے بھی تحریف کی جائے یا بدل دیا جائے۔

یہ آیات سے کفر کرنے کے

⊙ **افعال:** سَاَلْتُمْ: مانگا تم نے، ماضی جمع حاضر مذکر، سَاَلَ. یَسْاَلُ۔ ضُرِبَتْ: مسلط کی گئی، ڈال دی گئی، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔ بَآءُوْا: وہ لپیٹ میں آ گئے، انہوں نے کمایا، ماضی جمع غائب مذکر، بَآءَ. یَبُوْءُ (نصر بَوْءٌ سے)۔ عَصَوْا: انہوں نے نافرمانی کی، ماضی جمع غائب مذکر، عَصٰی. یَعْصِیْ۔ كَانُوْ یَعْتَدُوْنَ: زیادتی کرتے تھے، حد سے گزرتے تھے، ماضی استمراری جمع غائب مذکر۔

⁰ **اسماء:** اَدْنٰی: ادنیٰ، کم درجہ کا۔ مِصْرًا: شہر۔ الذِّلَّةُ: ذلت، خواری۔ الْمَسْكَنَةُ: محتاجی، مسکنت، مفلسی۔ بِغَیْرِ الْحَقِّ: ناحق۔

⊙ **حروف:** بِ: بدلے، ساتھ، بسبب۔ وَ: اور۔ اِنَّ: بیشک۔ اَنَّ: کہ/ یہ کہ، بیشک۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ	النَّصٰرٰى
یقیناً/بیشک	جولوگ	مسلمان ہوئے	اور	جو	یہودی ہوئے	اور	نصاریٰ

جولوگ مسلمان ہیں، یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست (یعنی کوئی شخص

وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَ	الصّٰبِـِٕيْنَ	مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ
اور	صابی	جوکوئی	ایمان لائے	اللہ پر	اور	دن	آخرت پر

کسی قوم ومذہب کا ہو) جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان لائے گا

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا

وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَ	لَهُمْ	اَجْرُ	هُمْ	عِنْدَ	رَبِّ	هِمْ	وَ	لَا
اور	عمل کرے	اچھے/نیک	پس	انکے لیے	بدلہ/ثواب	انکا	پاس	رب	انکے	اور	نہ

اور نیک عمل کرے گا تو ایسے لوگوں کو ان (کے اعمال) کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا۔ اور (قیامت کے دن)

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا

خَوْفٌ	عَلٰى	هِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا
کوئی خوف	پر	ان	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	جب	ہم نے لیا

ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہونگے۔ اور جب ہم نے

مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ

مِيْثَاقَ	كُمْ	وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَ	كُمُ	الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَا
پختہ قول/عہد	تم سے	اور	اونچا کیا/اٹھایا	اوپر	تمہارے	پہاڑ/طور کو	پکڑو	جو

تم سے عہد (کر) لیا اور کوہِ طور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا) کہ جو کتاب ہم نے

مترادف ہے۔

۞ دین حق کا مدار ایمان اور عمل صالح پر ہے۔ نسل، خاندان یا مذہبی گروہ بندی یا کسی فرقہ کا اس میں دخل نہیں ہے۔ اللہ نہیں دیکھتا کہ وہ کون ہے، کس فرقہ سے اس کا تعلق ہے، بلکہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ اس کا ایمان و عمل کیسا ہے۔ جب یہ عمل و آزمائش میں پورے نہیں اترے تو مغضوب ونامراد ہوگئے۔

۞ بنی اسرائیل کی مزید گمراہیاں یہ تھیں:

۱۔ استواریٔ عہد کے بعد اس سے تَوَلّی یعنی پھر گئے۔

۲۔ سبت کے دن کے احکام کی حدیں توڑ ڈالیں اور اللہ کے حکم سے بچنے کیلئے حیلہ سازی سے کام لیا۔

۳۔ تعمق فی الدین اور کثرت سوال کی گمراہی، یعنی احکام شریعت کی سیدھی تعلیمات کی اطاعت کرنے کی جگہ اس میں طرح طرح کے سوالات گھڑنا اور بلاضرورت دقیقہ سنجیاں کرنا تاکہ سادگی اور آسانی کو سختی اور پیچیدگی سے بدل دیا جائے،

۞ افعال: هَادُوْا: یہودی ہوئے، ماضی جمع غائب مذکر، هَادَ. يَهُوْدُ۔ اَخَذْنَا: لیا ہم نے، ماضی جمع متکلم، اَخَذَ. يَاْخُذُ۔ رَفَعْنَا: اٹھایا ہم نے، ایضاً، رَفَعَ. يَرْفَعُ۔ خُذُوْا: پکڑو، امر جمع حاضر مذکر، اَخَذَ. يَاْخُذُ۔

0 اسماء: النَّصٰرٰى: حضرت عیسیٰؑ کے پیروکار، عیسائی، نَصْرَانِیٌّ واحد۔ الصّٰبِـِٕيْنَ: ستارہ پرست، صَابِیٌّ کی جمع۔ اَجْرٌ: بدلہ، ثواب۔ خَوْفٌ: ڈر، خوف۔ الطُّوْرَ: پہاڑ، ہرا ابھرا پہاڑ، جزیرہ نمائے سینا کے ایک مخصوص پہاڑ کا نام 'طور'۔

جس کی مثال بیل کے ذبح کرنے کے سوالات ہیں۔
(آیت ۶۲ سے ۷۱)

اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾

اٰتَيْنَا	كُمْ	بِ	قُوَّةٍ	وَ	اُذْكُرُوْا	مَا	فِيْ	هِ	لَعَلَّ	كُمْ	تَتَّقُوْنَ
دیا ہم نے	تم کو	سے	قوت	اور	یاد رکھو/یاد کرتے رہو	جو	میں	اس	تاکہ	تم	پرہیزگار بن جاؤ

تم کو دی ہے اس کو زور سے پکڑے رہو اور جو اس میں (لکھا) ہے اسے یاد رکھو تاکہ (عذاب سے) محفوظ رہو۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

ثُمَّ	تَوَلَّيْتُمْ	مِنْ	بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَ	لَوْ	لَا	فَضْلُ	اللّٰهِ
پھر	تم پھر گئے	سے	بعد	اسکے	پس	اگر	نہ (ہوتا)	فضل	اللہ کا

تو تم اس کے بعد (عہد سے) پھر گئے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اسکی

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾

عَلٰی	كُمْ	وَ	رَحْمَةُ	هٗ	لَ	كُنْتُمْ	مِنْ	الْخٰسِرِيْنَ
پر	تم	اور	رحمت	اسکی	البتہ/تو	تم ہوتے	سے	تباہ ہونے والوں/خسارہ پانے والوں

مہربانی نہ ہوتی تو تم خسارے میں پڑ گئے ہوتے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ

وَ	لَقَدْ	عَلِمْتُمْ	الَّذِيْنَ	اِعْتَدَوْا	مِنْ	كُمْ	فِيْ	السَّبْتِ
اور	یقیناً	تم جانتے ہو	ان کو جنہوں نے	تعدی کی	میں سے	تم	میں	ہفتہ کے دن

اور تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جو تم میں سے ہفتے کے دن (مچھلی کا شکار کرنے) میں

فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٥﴾ ۚ فَجَعَلْنٰهَا

فَ	قُلْنَا	لَ	هُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً	خٰسِـِٕيْنَ	فَ	جَعَلْنَا	هَا
پس	ہم نے کہا	لیے	ان کے	ہو جاؤ	بندر	ذلیل وخوار	پس	ہم نے بنایا	انکو/اسکو

حد سے تجاوز کر گئے تھے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل وخوار بندر ہو جاؤ۔ اور اس قصے کو

افعال: تَوَلَّيْتُمْ: تم پھر گئے، ماضی جمع حاضر مذکر، تَوَلّٰی. يَتَوَلّٰی۔ قَدْ عَلِمْتُمْ: تمہیں خوب علم ہے، ماضی قریب جمع حاضر مذکر، عَلِمَ. يَعْلَمُ۔ اِعْتَدَوْا: زیادتی کی، ماضی جمع غائب مذکر، اِعْتَدٰی. يَعْتَدِیْ۔ كُوْنُوْا: ہو جاؤ، امر جمع حاضر مذکر، كَانَ. يَكُوْنُ۔

اسماء: الْخٰسِرِيْنَ: خسارہ پانے والے، اسم فاعل۔ السَّبْتِ: ہفتہ کا دن۔ قِرَدَةً: بندر۔ خٰسِـِٕيْنَ: ذلیل وخوار، خَاسِئٌ واحد۔

حروف: فِيْ: میں۔ فَ: پس، تو۔ لَوْ: اگر۔ لَ: البتہ، ضرور، (لام لازم) حرف تاکید۔ قَدْ: تحقیق، ہے۔

نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً

نَكَالًا ۝	لِ	مَا	بَيْنَ	يَدَيْ ۝	هَا	وَ	مَا	خَلْفَ	هَا	وَ	مَوْعِظَةً ۝
عبرت	واسطے	جو	درمیان	ہاتھوں کے/سامنے والے	انکے	اور	جو	پیچھے آنیوالے	انکے	اور	نصیحت

اس وقت کے لوگوں کے لیے اور جو ان کے بعد آنیوالے تھے، عبرت اور پرہیزگاروں کے لیے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ

لِ	الْمُتَّقِيْنَ	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِ	قَوْمِ	هٖ	اِنَّ	اللّٰهَ
لیے	پرہیزگاروں کے	اور	جب	کہا	موسیٰ نے	سے	قوم	اپنی	بیشک	اللہ

نصیحت بنادیا۔اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا

يَاْمُرُ ۝	كُمْ	اَنْ	تَذْبَحُوْا ۝	بَقَرَةً ۝	قَالُوْا	اَ	تَتَّخِذُ	نَا
حکم دیتا ہے	تمہیں	کہ	ذبح کرو	ایک گائے/بیل	بولے	کیا	تو بناتا ہے/اڑانا چاہتا ہے	ہمارا

کہ ایک بیل ذبح کرو۔وہ بولے کیا تم ہم سے ہنسی کرتے ہو؟

هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

هُزُوًا ۝	قَالَ	اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	اَنْ	اَكُوْنَ	مِنْ
مذاق/ہنسی	کہا	میں پناہ مانگتا ہوں	اللہ کی	اس سے کہ	میں ہو جاؤں	سے

(موسیٰؑ نے) کہا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ نادان

الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا

الْجٰهِلِيْنَ ۝	قَالُوْا	اُدْعُ ۝	لَنَا	رَبَّ	كَ	يُبَيِّنْ ۝	لَنَا
جاہلوں میں	انہوں نے کہا	دعا کرو	ہمارے لیے	رب	اپنے سے	وہ بیان کرے	ہمارے لیے

بنوں۔انہوں نے کہا، اپنے پروردگار سے التجا کیجئے کہ وہ ہمیں بتائے

۝ افعال: يَاْمُرُ: حکم دیتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، اَمَرَ۔ يَاْمُرُ۔ تَذْبَحُوْا: (کہ) ذبح کرو، مضارع جمع حاضر مذکر، ذَبَحَ۔ يَذْبَحُ۔
اُدْعُ: دعا کرو، امر واحد حاضر مذکر، دَعَا۔ يَدْعُوْ۔ يُبَيِّنْ: بیان کرے، مضارع واحد غائب مذکر، بَيَّنَ۔ يُبَيِّنُ۔

۝ اسماء: نَكَالًا: عبرت، عبرت انگیز۔ بَيْنَ يَدَيْهَا: انکے دو ہاتھوں کے درمیان یعنی انکے سامنے/آگے، مراد اس زمانے کے لوگ، يَدَيْ: دو ہاتھ، يَدٌ کا تثنیہ ہے (یہ اصل میں يَدَيْنِ تھا اضافت کے سبب ن گرگیا)۔ مَوْعِظَةً: نصیحت۔ بَقَرَةً: گائے۔ هُزُوًا: ٹھٹھا، ہنسی کی چیز، وہ جس سے مذاق کیا جائے۔ الْجٰهِلِيْنَ: جاہل، نادان، اسم فاعل (جَاهِلٌ کی جمع)۔

مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ

مَا 0	هِيَ 0	قَالَ	اِنَّ	هٗ	يَقُوْلُ	اِنَّـهَا	بَقَرَةٌ	لَا	فَارِضٌ 0
کیا ہے	وہ	کہا	بے شک	وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	بیل/گائے ہے	نہ	بوڑھی ہے

کہ وہ بیل کس طرح کا ہو۔ (موسیٰؑ نے) کہا، پروردگار فرماتا ہے کہ وہ بیل نہ تو بوڑھا ہو

وَّلَا بِكْرٌ ۖ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾

وَ	لَا	بِكْرٌ 0	عَوَانٌ 0	بَيْنَ 0	ذٰلِكَ	فَ	اِفْعَلُوْا	مَا	تُؤْمَرُوْنَ
اور	نہ	جوان/چھوٹی	میانہ عمر/جوان	درمیان/بیچ بیچ	اسکے	پس	کرو	جو	تمہیں حکم دیا جاتا ہے

اور نہ بچھڑا بلکہ ان کے درمیان (یعنی جوان) ہو، سو جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے ویسا کرو۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ

قَالُوْا	اُدْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ	لَنَا	مَا	لَوْنُ 0	هَا
کہا انہوں نے	دعا کرو	ہمارے لیے	اپنے پروردگار سے	بیان کردے	ہمارے لیے	کیا ہے	رنگ	اسکا

انہوں نے کہا، اپنے پروردگار سے درخواست کیجئے کہ ہم کو یہ بھی بتادے کہ اس کا رنگ کیسا ہو۔

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ

قَالَ	اِنَّ	هٗ	يَقُوْلُ	اِنَّ	هَا	بَقَرَةٌ	صَفْرَآءُ 0	فَاقِعٌ 0
کہا	بیشک	وہ	فرماتا ہے	بے شک	وہ	بیل/گائے	زرد	خوب گہرا زرد

(موسیٰؑ نے) کہا، پروردگار فرماتا ہے کہ اس کا رنگ گہرا زرد ہو کہ دیکھنے والوں

لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

لَوْنُ	هَا	تَسُرُّ	النّٰظِرِيْنَ 0	قَالُوْا	اُدْعُ	لَنَا	رَبَّكَ
رنگ	اسکا	خوش کرتا ہے	دیکھنے والوں کو	کہا انہوں نے	دعا کرو	ہمارے لیے	رب سے اپنے

(کے دل) کو خوش کر دیتا ہو۔ انہوں نے کہا، (اب کے) پروردگار سے پھر درخواست کیجئے کہ

افعال: اِفْعَلُوْا: تم کرو، امر جمع حاضر مذکر، فَعَلَ۔ يَفْعَلُ۔ تُؤْمَرُوْنَ: تمہیں حکم دیا جاتا ہے، مضارع مجہول جمع حاضر مذکر۔ تَسُرُّ: خوش کرتی ہے، مضارع واحد غائب مؤنث، سَرَّ۔ يَسُرُّ۔

0 اسماء: مَاهِيَ: کیسی ہے وہ۔ فَارِضٌ: بوڑھی/ بوڑھا، اسم فاعل۔ بِكْرٌ: جوان، کنواری۔ عَوَانٌ: میانہ عمر۔ بَيْنَ: درمیان۔ مَا: جو (موصولہ)، کیا، کیسا/کیسی (استفہامیہ)۔ لَوْنُ: رنگ۔ صَفْرَآءُ: زرد، پیلی۔ فَاقِعٌ: گہرا زرد/ خالص زرد۔ النّٰظِرِيْنَ: دیکھنے والے، اسم فاعل جمع مذکر (نَاظِرٌ واحد)۔

يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ

يُبَيِّنْ	لَنَا	مَا	هِيَ	اِنَّ	الْبَقَرَ ۰	تَشٰبَهَ ٭	عَلَيْنَا
بیان کردے	ہمارے لیے	(اور) کیسی ہے	وہ	بیشک	وہ گائے	مشتبہ ہوگئی	ہم پر

ہم کو بتادے کہ وہ اور کس کس طرح کا ہو کیونکہ بہت سے بیل ہمیں ایک دوسرے کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں

وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝۷۰ قَالَ اِنَّهٗ

وَ	اِنَّا	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَ	مُهْتَدُوْنَ ۰	قَالَ	اِنَّهٗ
اور	بیشک ہم	اگر	چاہا	اللہ نے	ضرور	پتہ پائیں گے	(موسیٰ نے) کہا	کہ وہ

(پھر) اللہ نے چاہا تو ہمیں ٹھیک بات معلوم ہوجائیگی۔ (موسیٰ نے) کہا کہ اللہ فرماتا ہے

يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا

يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	لَا	ذَلُوْلٌ ۰	تُثِيْرُ ٭	الْاَرْضَ	وَ	لَا
فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	نہ	محنت کرنیوالی	ہل جوتتی	زمین میں	اور	نہ

کہ وہ بیل کام میں لگا ہوا نہ ہو، نہ تو زمین جوتتا ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتا ہو،

تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ قَالُوا

تَسْقِيْ ٭	الْحَرْثَ ۰	مُسَلَّمَةٌ	لَا	شِيَةَ	فِيْهَا	قَالُوْا
سیراب کرتی ہے	کھیتی	صحیح سالم/بے عیب	نہ	کوئی داغ	اس میں	کہنے لگے

اس میں کسی طرح کا داغ نہ ہو۔ کہنے لگے

الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا

الْـٰٔنَ ۰	جِئْتَ ٭	بِالْحَقِّ	فَ	ذَبَحُوْا	هَا	وَ	مَا	كَادُوْا ٭
اب	تو لایا	ٹھیک بات	پھر	ذبح کیا انہوں نے	اسے	اور	نہ	لگتے تھے

اب تم نے سب باتیں درست بتادیں۔ غرض (بڑی مشکل سے) انہوں نے اس بیل کو ذبح کیا اور وہ ایسا

٭ **افعال:** **تَشٰبَهَ**: شبہ پڑا، وہ مشتبہ ہوا، ماضی واحد غائب مذکر۔ **تُثِيْرُ**: ہل جوتتی، مضارع واحد غائب مؤنث۔ **تَسْقِيْ**: پانی دیتی ہے، سیراب کرتی ہے، مضارع واحد غائب مؤنث، سَقٰى۔ يَسْقِيْ۔ **جِئْتَ بِـ**: تو لایا، ماضی واحد حاضر مذکر، جَآءَ۔ يَجِيْءُ۔ **كَادُوْا**: نزدیک تھے، وہ قریب تھے، ماضی جمع غائب مذکر، كَادَ۔ يَكَادُ۔

۰ **اسماء:** **الْبَقَرَ**: گائے، بیل۔ **مُهْتَدُوْنَ**: ہدایت پانے والے، اسم فاعل۔ **ذَلُوْلٌ**: جوتی ہوئی/محنت کرنے والی، رام، مطیع۔ **الْحَرْثَ**: کھیتی، کھیت۔ **الْـٰٔنَ**: اب۔

ع ٨/١٠/٨

يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ ع وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ط

يَفْعَلُوْنَ	وَ	اِذْ	قَتَلْتُمْ ۞	نَفْسًا ٥	فَ	اِدّٰرَءْتُمْ ۞	فِيْهَا
وہ ایسا کرتے	اور	جب	تم نے مار ڈالا	ایک شخص کو	پس	باہم اختلاف کیا تم نے	اس میں

کرنے والے تھے نہیں۔ اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا تو اس میں باہم جھگڑنے لگے

وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾ ج فَقُلْنَا

وَ	اللّٰهُ	مُخْرِجٌ ٥	مَا	كُنْتُمْ	تَكْتُمُوْنَ ۞	فَ	قُلْنَا
اور	اللہ	ظاہر کرنے والا تھا	جو	تم تھے	چھپاتے	پس/پھر	کہا ہم نے

لیکن جو بات تم چھپا رہے تھے اللہ اسکو ظاہر کرنے والا تھا۔ تو ہم نے کہا کہ اس بیل کا

اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ط كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى لا

اِضْرِبُوْا ۞	هُ	بِ	بَعْضِ	هَا	كَذٰلِكَ	يُحْيِيْ ۞	اللّٰهُ	الْمَوْتٰى ٥
مارو	اس کو	سے	ایک ٹکڑے	اس کے	اس طرح	زندہ کرتا ہے	اللہ	مردوں کو

کوئی سا ٹکڑا مقتول کو مارو۔ اس طرح اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ

وَ	يُرِيْ ۞	كُمْ	اٰيٰتِ ٥	هٖ	لَعَلَّ	كُمْ	تَعْقِلُوْنَ ۞	ثُمَّ	قَسَتْ ۞
اور	دکھاتا ہے	تمہیں	نشانیاں	اپنی	تاکہ	تم	عقل سے کام لو	پھر	سخت ہوگئے

اور تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ پھر اس کے بعد

قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ

قُلُوْبُ	كُمْ	مِنْ	بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَ	هِيَ	كَ	الْحِجَارَةِ
دل	تمہارے	سے	بعد	اسکے	پس	وہ	جیسے	پتھر ہوں

تمہارے دل سخت ہوگئے گویا وہ پتھر ہیں یا ان سے

۞ بنی اسرائیل کا قتل نفس میں بے باک ہونا جو احکام الٰہی میں سب سے بڑا جرم ہے۔

۞ یہودیوں کی قلبی اور اخلاقی حالت کا اس حد تک گر جانا جہاں عبرت پذیری اور توبہ کی استعداد بالکل معدوم ہو جاتی ہے اور آدمی اس کیفیت پر قانع اور مطمئن ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور اسکے اصلاحِ احوال کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔

(آیت ۷۲ تا ۷۴)

۞ افعال: قَتَلْتُمْ: تم نے قتل کیا، ماضی جمع حاضر مذکر، قَتَلَ. يَقْتُلُ۔ تَكْتُمُوْنَ: تم چھپاتے ہو/ تھے، مضارع جمع حاضر مذکر، كَتَمَ. يَكْتُمُ۔
اِضْرِبُوْا: مارو، امر جمع حاضر مذکر، ضَرَبَ. يَضْرِبُ۔ يُحْيِ (يُحْيِيْ): زندہ کرتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، اَحْيٰ. يُحْيِيْ۔ يُرِيْ: وہ دکھاتا ہے، ایضاً، اَرٰى. يُرِيْ۔ تَعْقِلُوْنَ: (تاکہ) تم سمجھو، تم عقل رکھتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، عَقَلَ. يَعْقِلُ۔ قَسَتْ: (دل) سخت ہوگئے، سخت ہوگئی، ماضی واحد غائب مؤنث، قَسَا. يَقْسُوْ۔ اِدّٰرَءْتُمْ: تم ایک دوسرے پر دھرنے لگے، باہم جھگڑنے لگے۔ (تفاعل) تَدَارُءٌ سے، ماضی جمع حاضر مذکر۔
٥ اسماء: نَفْسًا: ایک آدمی۔ مُخْرِجٌ: نکالنے والا، اسم فاعل۔ الْمَوْتٰى: مردے، مَيِّتٌ واحد۔ اٰيٰتِ: نشانیاں، اٰيَةٌ واحد۔

اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا

اَوْ	اَشَدُّ ⁰	قَسْوَةً ⁰	وَ	اِنَّ	مِنَ	الْحِجَارَةِ	لَمَا ⁰
یا	اس سے بھی زیادہ	سخت	اور	بیشک	سے	پتھروں میں	وہ (بھی) ہے کہ

بھی زیادہ سخت۔ اور پتھر تو بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چشمے

یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ

یَتَفَجَّرُ ۞	مِنْهُ	الْاَنْهٰرُ ⁰	وَ	اِنَّ	مِنْهَا	لَمَا	یَشَّقَّقُ ۞
پھوٹ نکلتے ہیں	اس میں سے	دریا/چشمے	اور	بیشک	ان میں سے	وہ بھی ہے کہ	پھٹ جاتا ہے

پھوٹ نکلتے ہیں، اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان میں

فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ

فَ	یَخْرُجُ ۞	مِنْهُ	الْمَآءُ ⁰	وَ	اِنَّ	مِنْهَا	لَمَا	یَهْبِطُ ۞
پس/تو	نکلتا ہے	اس میں سے	پانی	اور	بیشک	ان میں سے	وہ بھی ہے جو	گر پڑتا ہے

سے پانی نکلنے لگتا ہے، اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ کے خوف سے

مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

مِنْ	خَشْیَةِ ⁰	اللّٰهِ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا ⁰
سے	خوف	اللہ کے	اور	نہیں	اللہ	بے خبر/غافل	اس سے جو

گر پڑتے ہیں، اور اللہ تمہارے عملوں سے بے خبر

تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ

تَعْمَلُوْنَ	اَ	فَ	تَطْمَعُوْنَ ۞	اَنْ	یُؤْمِنُوْا	لَكُمْ
تم عمل کرتے ہو	کیا	پھر	تم طمع رکھتے ہو	یہ کہ	وہ ایمان لائیں گے	تم پر

نہیں۔ (مومنو!) کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے (دین کے)

۞ افعال: یَتَفَجَّرُ: پھوٹ نکلتا ہے، (نہریں) پھوٹ نکلتی ہیں، مضارع واحد غائب مذکر، تَفَجَّرَ. یَتَفَجَّرُ. تَفَجُّرٌ۔ یَشَّقَّقُ: پھٹ جاتا ہے، ایضاً، اِشَّقَّقَ. یَشَّقَّقُ۔ یَخْرُجُ: خارج ہوتا ہے، ایضاً، خَرَجَ. یَخْرُجُ۔ یَهْبِطُ: وہ گرتا ہے، ایضاً، هَبَطَ. یَهْبِطُ۔ تَطْمَعُوْنَ: طمع کرتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، طَمِعَ. یَطْمَعُ (طَمْعٌ اور طَمَعًا سے، باب سمع)۔

⁰ اسماء: اَشَدُّ قَسْوَةً: سختی میں بہت شدید۔ لَمَا: ایسے بھی ہیں، البتہ جو (لَ اور مَا سے مرکب)۔ الْاَنْهٰرُ: نہریں، ندیاں، دریا، نَهْرٌ واحد۔ الْمَآءُ: پانی۔ خَشْیَةِ: ڈر، خوف، خشیت۔ عَمَّا: (عَنْ. مَا) اس چیز سے۔

وَ قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ

وَ	قَدْ	كَانَ	فَرِيْقٌ ٥	مِّنْهُمْ	يَسْمَعُوْنَ	كَلٰمَ ٥
اور	تحقیق	تھا/ہوچکا ہے	ایک گروہ	ان میں سے	کہ سنتے تھے	کلام

قائل ہوجائیں گے (حالانکہ) ان میں سے کچھ لوگ کلام اللہ (یعنی تورات) کو سنتے پھر اس کے

اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ

اللّٰهِ	ثُمَّ	يُحَرِّفُوْنَ	هٗ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	عَقَلُوْا	هُ
اللہ کا	پھر	تحریف کرتے/بدل دیتے	اسکو	سے	بعد	اسکے کہ	وہ سمجھ لیتے	اس کو

سمجھ لینے کے بعد اُس کو جان بوجھ کر بدل دیتے

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَ	هُمْ	يَعْلَمُوْنَ	وَ	اِذَا	لَقُوْا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اور	وہ	جانتے ہیں	اور	جب	ملتے ہیں	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے

رہے ہیں۔ اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

قَالُوْا	اٰمَنَّا	وَ	اِذَا	خَلَا	بَعْضُ	هُمْ	اِلٰى	بَعْضٍ
کہتے ہیں	ہم بھی ایمان لائے	اور	جب	تنہا/تخلیہ میں ہوتے ہیں	بعض	انکے	پاس	بعض کے

لے آئے ہیں۔ اور جس وقت آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں

قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

قَالُوْا	اَ	تُحَدِّثُوْنَ	هُمْ	بِمَا	فَتَحَ	اللّٰهُ	عَلَيْكُمْ
کہتے ہیں	کیا	تم کہتے/بتاتے ہو	ان کو	ساتھ اسکے جو	کھولا/ظاہر کیا	اللہ نے	تم پر

جو بات اللہ نے تم پر ظاہر فرمائی ہے وہ تم ان کو اس لیے بتائے دیتے ہو کہ (قیامت کے

✿ بنی اسرائیل کے گزشتہ ایام کے حالات و واقعات کے بعد ان کی موجودہ عملی اور اعتقادی گمراہیوں کی تفصیل:

۱۔ پہلی گمراہی تو یہ ہے کہ ان میں کتاب اللہ کا نہ تو سچا علم باقی رہا اور نہ سچا عمل، اگر علم تھا بھی تو اس میں تحریف کرتے ہیں۔

۲۔ ان میں منافقت پیدا ہوگئی ہے، مسلمانوں سے ملتے ہیں تو اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتے ہیں اور جب دوسروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جو کچھ اللہ نے ہمیں علم دیا ہے وہ مسلمانوں پر نہ ظاہر ہونے دیں۔

۳۔ ان کے علماء حق فروش ہیں اور عوام کے پاس ضعیف الاعتقادی کی آرزوؤں اور جہالت کے سوا کچھ نہیں۔

۴۔ یہودی علماء کی یہ گمراہی کہ اللہ کے احکام پر اپنی آراء اور خواہشوں کو ترجیح دیتے اور اپنی دانست میں گھڑے ہوئے مسائل کو کتاب اللہ کی طرح واجب العمل قرار دیتے ہیں۔

۵۔ یہودیوں کی یہ گمراہی کہ وہ

◉ **افعال**: **يُحَرِّفُوْنَ**: تحریف کردیتے، حرفوں کو بدل دیتے، مضارع جمع غائب مذکر، حَرَّفَ۔ يُحَرِّفُ۔ **عَقَلُوْا**: انہوں نے سمجھ لیا، ماضی جمع غائب مذکر، عَقَلَ۔ يَعْقِلُ۔ **خَلَا**: اکیلا ہوا، تنہا ہوا، ماضی واحد غائب مذکر، (جب) تنہا ہوتے ہیں، تخلیہ میں ہوتے ہیں، خَلَا۔ يَخْلُوْ۔ **تُحَدِّثُوْنَ**: تم باتیں کرتے ہو/ بیان کردیتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، حَدَّثَ۔ يُحَدِّثُ۔ **فَتَحَ**: اس نے کھولا، کھول کر بیان کردیا، ماضی واحد غائب مذکر، فَتَحَ۔ يَفْتَحُ۔

٥ **اسماء**: **فَرِيْقٌ**: گروہ، جماعت۔ **كَلٰمَ اللّٰهِ**: اللہ کا کلام (مرکب اضافی)، كَلَامَ مضاف، اللّٰهِ مضاف الیہ۔

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

لِ	يُحَآجُّوْا	كُمْ	بِهٖ	عِنْدَ	رَبِّكُمْ	اَ	فَ	لَا	تَعْقِلُوْنَ
تاکہ	وہ حجت لائیں	تم پر	اس سے	نزدیک/پاس	تمہارے رب کے	کیا	پس	نہیں	تم عقل رکھتے

دن) اسی کے حوالے سے تمہارے پروردگار کے سامنے تم کو الزام دیں، کیا تم سمجھتے نہیں؟

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

اَوَ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا
کیا	نہیں	وہ جانتے	بیشک	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو کچھ

کیا یہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اللہ کو

يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ

يُعْلِنُوْنَ	وَ	مِنْ	هُمْ	اُمِّيُّوْنَ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	الْكِتٰبَ
علانیہ کرتے ہیں/ظاہر کرتے ہیں	اور	سے	ان میں	ان پڑھ ہیں	نہیں	جانتے	کتاب کو

سب معلوم ہے۔ اور بعض ان میں ان پڑھ ہیں کہ اپنے خیالات باطل کے سوا (اللہ کی) کتاب

النصف

اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ

اِلَّا	اَمَانِيَّ	وَ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا	يَظُنُّوْنَ	فَ	وَيْلٌ
سوائے/بجز	آرزوئیں	اور	بیشک/نہیں	وہ	صرف/مگر	گمان کرتے ہیں	سو	افسوس/تباہی ہے

سے واقف ہی نہیں اور وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔ تو ان لوگوں پر افسوس ہے

لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۤ ثُمَّ

لِ	الَّذِيْنَ	يَكْتُبُوْنَ	الْكِتٰبَ	بِ	اَيْدِيْ	هِمْ	ثُمَّ
لیے	ان لوگوں کے جو	لکھتے ہیں	کتاب	ساتھ	ہاتھوں	اپنے	پھر

جو اپنے ہاتھ سے تو کتاب لکھتے ہیں اور کہتے یہ ہیں

ہمیشہ اپنے آپ کو نجات یافتہ امت سمجھتے رہے اور یہ کہتے رہے کہ ہم اللہ کے چہیتے ہیں، ہم ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہیں ڈالے جائیں گے۔

قرآن اس بات کی تردید کرتا ہے، جنت اور دوزخ کا دارومدار ایمان اور عمل صالح پر ہے، جس انسان نے اچھے عمل کیے اس کیلئے نجات ہے اور جس نے برے عمل کیے اس کیلئے سزا ہے۔

(آیت ۷۵ تا ۸۲ تک)

◉ **افعال**: يُحَآجُّوْا: (تاکہ) وہ بحث کریں/جھگڑا کریں، مضارع جمع غائب مذکر، حَاجَّ۔ يُحَاجُّ۔ لِيُحَآجُّوْا میں لِ لام کَیْ ہے یعنی تاکہ وہ حجت لائیں۔ يُسِرُّوْنَ: وہ چھپاتے ہیں، ایضاً، اَسَرَّ۔ يُسِرُّ۔ يُعْلِنُوْنَ: عیاں رکھتے ہیں، ایضاً، اَعْلَنَ۔ يُعْلِنُ۔ يَظُنُّوْنَ: وہ ظن کرتے ہیں/گمان کرتے ہیں، ایضاً، ظَنَّ۔ يَظُنُّ۔ يَكْتُبُوْنَ: وہ لکھتے ہیں، ایضاً، كَتَبَ۔ يَكْتُبُ۔

0 **اسماء**: اُمِّيُّوْنَ: ان پڑھ لوگ، جو نہ لکھ سکیں نہ کتاب پڑھ سکیں، اُمِّیٌّ واحد۔ اَمَانِيَّ: آرزوئیں، اُمْنِيَّةٌ واحد۔ اَيْدِيْ: ہاتھ، يَدٌ کی جمع۔

◉ **حروف**: لِ: تاکہ۔ اَ: کیا۔ فَ: پس۔ اَوَ: کیا، اسمیں وَ زائد ہے۔ اِنْ: نہیں، بیشک ("بیشک" کے ساتھ "صرف" ملائیں)۔ ثُمَّ: پھر۔

يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ

يَقُوْلُوْنَ	هٰذَا	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	لِ	يَشْتَرُوْا ◌	بِهٖ
کہتے ہیں	یہ	سے	طرف/پاس	اللہ کے	تا کہ	عوض میں حاصل کریں	اس سے

کہ یہ اللہ کے پاس سے (آئی) ہے تا کہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت

ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ

ثَمَنًا 0	قَلِيْلًا 0	فَ	وَيْلٌ 0	لَّهُمْ	مِّمَّا	كَتَبَتْ ◌	اَيْدِيْ	هِمْ
مول/قیمت	قلیل	پس	تباہی/افسوس ہے	ان کیلئے	اس سے جو	لکھتے ہیں	ہاتھ	ان کے

(یعنی دنیوی منفعت) حاصل کریں۔ ان پر افسوس ہے، اس لیے کہ (بے اصل باتیں) اپنے ہاتھ

وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ

وَ	وَيْلٌ	لَّهُمْ	مِّمَّا	يَكْسِبُوْنَ ◌	وَ	قَالُوْا	لَنْ
اور	افسوس ہے	ان پر	اس سے جو	وہ کماتے ہیں	اور	کہا انہوں نے	ہرگز نہیں

سے لکھتے ہیں اور (پھر) ان پر افسوس ہے، اس لیے کہ ایسے کام کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ

تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ

تَمَسَّ ◌	نَا	النَّارُ	اِلَّا	اَيَّامًا 0	مَّعْدُوْدَةً 0	قُلْ
مس کریگی/چھوئے گی	ہمیں	آگ	سوائے	ایام/دنوں کے	چند/گنے ہوئے	فرمادیجئے

(دوزخ کی) آگ ہمیں چندروز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی۔ ان سے پوچھو، کیا

اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ

اَتَّخَذْتُمْ ◌ (اَ.اِتَّخَذْتُمْ)	عِنْدَ	اللّٰهِ	عَهْدًا	فَ	لَنْ	يُّخْلِفَ ◌	اللّٰهُ
کیا تم لے چکے ہو	پاس/سے	اللہ	عہد	سو	ہرگز نہیں	خلاف کریگا	اللہ

تم نے اللہ سے اقرار لے رکھا ہے کہ اللہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا۔

◌ افعال: لِيَشْتَرُوْا: تا کہ وہ خریدیں، مضارع جمع غائب مذکر، اِشْتَرٰی۔ یَشْتَرِیْ۔ كَتَبَتْ: (انکے ہاتھوں نے) لکھا، ماضی واحد غائب مؤنث، کَتَبَ۔ یَکْتُبُ۔ يَكْسِبُوْنَ: کماتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، کَسَبَ۔ یَکْسِبُ۔ لَنْ تَمَسَّ: ہرگز نہ چھوئے گی، مضارع منفی واحد غائب مؤنث، مَسَّ۔ یَمَسُّ۔ اَتَّخَذْتُمْ (اصل میں ءَ اِتَّخَذْتُمْ): کیا تم نے اختیار کیا، کیا تم نے لے لیا، ماضی جمع حاضر مذکر، اِتَّخَذَ۔ یَتَّخِذُ۔ لَنْ يُّخْلِفَ: ہرگز خلاف نہ کرے گا، مضارع منفی واحد غائب مذکر، اَخْلَفَ۔ یُخْلِفُ۔

0 اسماء: ثَمَنًا: قیمت۔ قَلِيْلًا: تھوڑی۔ وَيْلٌ: تباہی، خرابی۔ اَيَّامًا: دن، یَوْمٌ کی جمع۔ مَعْدُوْدَةً: گنے ہوئے/چند، گنی ہوئی۔

عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾

عَهْدَ	ہٗ	اَمْ	تَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	مَا	لَا	تَعْلَمُوْنَ
عہد کے	اپنے	یا	کہتے ہو تم	پر	اللہ	وہ جو	نہیں	جانتے/علم رکھتے تم

(نہیں) بلکہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں مطلق علم نہیں۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ

بَلٰى	مَنْ	كَسَبَ	سَيِّئَةً	وَ	اَحَاطَتْ	بِهٖ
کیوں نہیں/ہاں	جس نے/جو	کمائی/کرے	بدی/برائی	اور	گھیرے رکھا/احاطہ کیا	اسکا

ہاں جو برے کام کرے اور اس کے گناہ (ہر طرف سے) اس کو گھیر لیں تو ایسے

خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

خَطِيْٓئَةُ	ہٗ	فَ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ	النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا
گناہ/خطائے	اسکی	سو	یہی لوگ	رہنے والے	دوزخ کے	وہ	اس میں

لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں (اور) وہ ہمیشہ اس میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

خٰلِدُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ
ہمیشہ رہیں گے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کیے	نیک/اچھے کام

(جلتے) رہیں گے۔ اور جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۹/۱۱/۹

اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ	الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
یہی/وہ لوگ	اہلِ/اصحاب	جنت ہیں	وہ	اسی میں	ہمیشہ رہنے والے

وہ جنت کے مالک ہوں گے (اور) ہمیشہ اس میں (عیش کرتے) رہیں گے۔

۞ افعال: تَقُوْلُوْنَ: تم کہتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، قَالَ۔ یَقُوْلُ۔ کَسَبَ: (جس نے) کمائی (بدی) -یا- (جو) کرے (برائی)، ماضی واحد غائب مذکر، کَسَبَ۔ یَکْسِبُ۔ اَحَاطَتْ: احاطہ کرلیا، ماضی واحد غائب مؤنث، اَحَاطَ۔ یُحِیْطُ۔

0 اسماء: سَیِّئَةً: بدی، برائی۔ خَطِیْٓئَةُ: خطا، گناہ، قصور۔ خٰلِدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے، اسم فاعل جمع مذکر (خَالِدٌ واحد)۔

الصّٰلِحٰتِ: نیکیاں، اچھے کام، صَالِحَةٌ کی جمع (صَالِحَةٌ اصل میں اسم فاعل مؤنث کا صیغہ ہے جسکے معنی نیک عورت کے ہیں)۔

۞ حروف: اَمْ: یا۔ بَلٰى: ہاں، کیوں نہیں۔

۞ بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا گیا تاکہ نسل انسانی کی نجات کا ذریعہ بنے۔ وہ عہد کیا تھا:
ا۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔
۲۔ والدین سے حسن سلوک کرو۔
۳۔ اپنے قریبی عزیزوں سے حسن سلوک کرو۔
۴۔ یتیموں کی نگہبانی کرو۔
۵۔ مساکین سے نیکی اور ہمدردی کرو۔
۶۔ عام انسانوں سے اچھی اور شیریں گفتگو کرو، جس میں بلاامتیاز امیر و غریب، رنگ و نسل، مذہب و قوم، ہر ایک سے اخلاق سے پیش آؤ۔
۷۔ نماز قائم کرو۔
۸۔ زکوٰۃ دو۔
لیکن انہوں نے اس عہد کی پاس داری نہ کی، چند کے سوا باقی نے عہد شکنی کی۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ

وَ	اِذْ	اَخَذْنَا ⊙	مِيْثَاقَ	بَنِيْٓ	اِسْرَآءِيْلَ	لَا	تَعْبُدُوْنَ ⊙
اور	جب	لیا ہم نے	پکا عہد	اولاد	اسرائیل سے	نہ	عبادت کرو

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت

اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى

اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	بِ	الْوَالِدَيْنِ 0	اِحْسَانًا 0	وَ	ذِي الْقُرْبٰى 0
مگر	اللہ کی	اور	ساتھ	والدین کے	احسان کرو	اور	قرابت داروں کے

نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

وَ	الْيَتٰمٰى 0	وَ	الْمَسٰكِيْنِ 0	وَ	قُوْلُوْا ⊙	لِلنَّاسِ	حُسْنًا 0
اور	یتیموں	اور	مساکین کے (ساتھ)	اور	بات کرو	لوگوں سے	نیکی/اچھی

یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہنا اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

وَ	اَقِيْمُوْا ⊙	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوْا ⊙	الزَّكٰوةَ	ثُمَّ	تَوَلَّيْتُمْ
اور	قائم کرو	نماز	اور	دو	زکوٰۃ	پھر	تم پھر گئے (عہد سے)

اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔ تو چند شخصوں کے

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَاِذْ

اِلَّا	قَلِيْلًا	مِنْكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	مُعْرِضُوْنَ 0	وَ	اِذْ
سوائے	قلیل/تھوڑے	تم میں سے	اور	تم	پھرنے والے/روگردان	اور	جب

سوا تم سب (اس عہد سے) منہ پھیر کر پھر بیٹھے۔ اور جب

⊙ افعال: اَخَذْنَا: ہم نے لیا، ماضی جمع متکلم، اَخَذَ۔ يَاْخُذُ۔ لَا تَعْبُدُوْنَ: تم نہیں عبادت کرو گے، مضارع منفی جمع حاضر مذکر، عَبَدَ۔ يَعْبُدُ۔ قُوْلُوْا: بات کرو، کہو، امر جمع حاضر مذکر، قَالَ۔ يَقُوْلُ۔ اَقِيْمُوْا: قائم کرو، درست رکھو، ایضاً، اَقَامَ۔ يُقِيْمُ۔ اٰتُوْا: تم دو، ایضاً، اٰتٰى۔ يُؤْتِيْ۔

0 اسماء: الْوَالِدَيْنِ: ماں باپ، ماں اور باپ، اسم فاعل، وَالِدٌ کا تثنیہ۔ اِحْسَانًا: احسان کرنا (مصدر ہے)۔ ذِي الْقُرْبٰى: رشتہ دار۔ الْيَتٰمٰى: یتیم، يَتِيْمٌ کی جمع۔ الْمَسٰكِيْنِ: مساکین، مفلس نادار لوگ، مِسْكِيْنٌ واحد۔ حُسْنًا: نیکی۔ مُعْرِضُوْنَ: پھرنے والے، اسم فاعل جمع مذکر (اِعْرَاض سے)۔

۞ عہد شکنی کی ایک اور مثال:
١۔ اللہ نے پھر یہ بھی عہد لیا کہ ایک دوسرے کا خون نہ بہاؤ گے۔
٢۔ اپنے لوگوں کو جلا وطن نہ کرو گے لیکن بنی اسرائیل نے اس کی بھی خلاف ورزی کی۔
جب دینداری کی روح مفقود ہو جاتی ہے تو دینداری کی نمائش رہ جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شریعت کے احکام پر تو کوئی توجہ نہیں رہتی بلکہ دینداری کی آسان اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر، جو نمائش اور ریاکاری کا ذریعہ ہیں، جن کے کرنے میں کچھ چھوڑنا یا کھونا نہیں پڑتا، بہت توجہ دی جاتی ہے۔
علماء یہود انہی گمراہیوں میں مبتلا تھے۔ اور عام لوگ بھی حق پرستی کی جگہ نفسانی خواہشات کے تابع ہو کر رہ گئے تھے۔

اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ

اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ	كُمْ	لَا	تَسْفِكُوْنَ ◌	دِمَآءَ 0	كُمْ
لیا ہم نے	پختہ عہد	تم سے	نہ	بہاؤ گے	خون	اپنے/آپس میں

ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں کشت وخون نہ کرنا

وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

وَ	لَا	تُخْرِجُوْنَ ◌	اَنْفُسَكُمْ	مِنْ	دِيَارِ 0	كُمْ	ثُمَّ
اور	نہ	نکالو گے	اپنوں کو (ہم قوم کو)	سے	گھروں	اپنے	پھر

اور اپنوں کو ان کے وطن سے نہ نکالنا تو تم نے

اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ

اَقْرَرْتُمْ ◌	وَ	اَنْتُمْ	تَشْهَدُوْنَ	ثُمَّ	اَنْتُمْ
اقرار کیا تم نے	اور	تم	شاہد ہو/گواہی دیتے ہو	پھر	تم

اقرار کرلیا اور تم (اس بات کے) گواہ ہو۔ پھر تم وہی ہو

هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا

هٰٓؤُلَآءِ 0	تَقْتُلُوْنَ ◌	اَنْفُسَكُمْ	وَ	تُخْرِجُوْنَ	فَرِيْقًا
وہی ہو/ایسے لوگ ہو	قتل کرتے ہو	اپنوں کو	اور	نکالتے ہو تم	ایک فریق کو

کہ اپنوں کو قتل بھی کر دیتے ہو اور اپنے میں سے بعض لوگوں پر گناہ

مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ

مِنْكُمْ	مِنْ	دِيَارِهِمْ	تَظٰهَرُوْنَ ◌	عَلَيْهِمْ	بِ	الْاِثْمِ 0
اپنے میں سے	سے	گھروں انکے	باہم مل کر چڑھائی کرتے ہوئے	ان پر	ساتھ	گناہ

اور ظلم سے چڑھائی کر کے انہیں وطن سے نکال بھی دیتے ہو

◌ **افعال:** **لَا تَسْفِكُوْنَ**: تم نہ بہاؤ گے، مضارع منفی جمع حاضر مذکر، سَفَكَ. يَسْفِكُ۔ **لَا تُخْرِجُوْنَ**: نہ نکالو گے، ایضاً، اَخْرَجَ. يُخْرِجُ۔ **اَقْرَرْتُمْ**: تم نے اقرار کیا، ماضی جمع حاضر مذکر۔ **تَقْتُلُوْنَ**: تم قتل کرتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، قَتَلَ. يَقْتُلُ۔ **تَظٰهَرُوْنَ**: تم چڑھائی کرتے ہو، تم آپس میں مدد کرتے ہو، ایضاً، تَظَاهَرَ. يَتَظَاهَرُ (تَظٰهَرُوْنَ کی ایک تاء محذوف ہے)۔

0 **اسماء:** **دِمَآءَ**: خون، لہو، دَمٌ کی جمع۔ **هٰٓؤُلَآءِ**: یہ سب، اسم اشارہ۔ **دِيَارِ**: گھر، شہر، دَارٌ کی جمع۔ **الْاِثْمِ**: گناہ۔

وَالْعُدْوَانِ ۭ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ

وَ	الْعُدْوَانِ 0	وَ	اِنْ	يَاْتُوْا ⊙	كُمْ	اُسٰرٰى 0	تُفٰدُوْا ⊙	هُمْ
اور	زیادتی کے	اور	اگر	وہ آئیں	تمہارے پاس	قیدی ہوکر	فدیہ دے کر چھڑاتے ہو	انکو

اور اگر وہ تمہارے پاس قید ہوکر آئیں تو بدلہ دے کر انہیں چھڑا بھی لیتے ہو

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۭ اَفَتُؤْمِنُوْنَ

وَ	هُوَ	مُحَرَّمٌ 0	عَلَيْكُمْ	اِخْرَاجُ 0	هُمْ	اَ	فَ	تُؤْمِنُوْنَ ⊙
اور/ حالانکہ	وہ	حرام ہے	تم پر	نکالنا	انکا	کیا	پس	ایمان لاتے ہو تم

حالانکہ ان کا نکال دینا ہی تم کو حرام تھا۔ (یہ) کیا (بات ہے کہ) تم کتاب

۞ کتاب اللہ کے بعض حصوں پر ایمان اور بعض سے انکار۔

بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاۗءُ

بِ	بَعْضِ	الْكِتٰبِ	وَ	تَكْفُرُوْنَ	بِ	بَعْضٍ	فَ	مَا	جَزَاۗءُ 0
ساتھ	ایک حصہ	کتاب کے	اور	انکار کرتے ہو	ساتھ	ایک حصہ کے	پس	کیا	سزا ہے

(خدا) کے بعض احکام کو تو مانتے ہو اور بعض سے انکار کیے دیتے ہو۔ تو جو تم میں سے

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ

مَنْ	يَفْعَلُ ⊙	ذٰلِكَ	مِنْكُمْ	اِلَّا	خِزْيٌ 0	فِيْ	الْحَيٰوةِ
جولوگ	کریں	یہ	تم میں سے	مگر/سوائے	رسوائی ہے	میں	زندگی

ایسی حرکت کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے کہ دنیا

الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ

الدُّنْيَا	وَ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	يُرَدُّوْنَ ⊙	اِلٰى	اَشَدِّ 0	الْعَذَابِ
دنیا کی	اور	دن	قیامت کے	پھیر دیئے جائیں گے	طرف	سخت ترین	عذاب کے

کی زندگی میں تو رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب میں ڈال دیئے جائیں۔

⊙ **افعال:** يَاْتُوْا: وہ آتے ہیں، (اگر) وہ آئیں، مضارع جمع غائب مذکر، اَتٰى۔ يَاْتِيْ۔ تُفٰدُوْا: تم فدیہ دے کر چھڑاتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، فَادٰى۔ يُفَادِيْ۔ تُؤْمِنُوْنَ: تم ایمان لاتے ہو، ایضاً، اٰمَنَ۔ يُؤْمِنُ۔ يَفْعَلُ: وہ کرتا ہے، (جو) کریں، مضارع واحد غائب مذکر۔ يُرَدُّوْنَ: وہ لوٹائے جائینگے، وہ پھیرے جائینگے، ان کو ڈالا جائے گا، مضارع مجہول جمع غائب مذکر، رَدَّ۔ يَرُدُّ۔

0 **اسماء:** الْعُدْوَانِ: ظلم، تعدی۔ اُسٰرٰى: قیدی، اَسِيْرٌ کی جمع۔ مُحَرَّمٌ: حرام کیا ہوا، منع کیا ہوا، اسم مفعول۔ اِخْرَاجُ: نکالنا، مصدر ہے۔ جَزَاۗءُ: بدلہ، سزا، بدلہ دینا (مصدر)۔ خِزْيٌ: رسوائی۔ اَشَدِّ الْعَذَابِ: سخت عذاب، اَشَدِّ مضاف، الْعَذَابِ مضاف الیہ۔

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَنْ	مَا	تَعْمَلُوْنَ ◌	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ
اور	نہیں	اللہ	بے خبر	سے	اس جو	تم کرتے ہو	یہی ہیں	وہ لوگ جنہوں نے

اور جو کام تم کرتے ہو اللہ ان سے غافل نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں

اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ

اِشْتَرَوْا	الْحَيٰوةَ	الدُّنْيَا	بِ	الْاٰخِرَةِ	فَ	لَا	يُخَفَّفُ ◌
خرید لی	زندگی	دنیا کی	ساتھ/بدلے	آخرت کے	پس	نہیں	ہلکا کیا جائے گا

جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی، سو نہ تو ان سے

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ ع وَلَقَدْ
ع ۱۰ / ۱۰

عَنْهُمْ	الْعَذَابُ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ ◌	وَ	لَقَدْ
ان سے	عذاب	اور	نہ	انکی	مدد کی جائے گی	اور	یقیناً

عذاب ہی ہلکا کیا جائیگا اور نہ انکو (اور طرح کی) مدد ملے گی۔ اور ہم نے

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

اٰتَيْنَا ◌	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَ	قَفَّيْنَا ◌	مِنْ	بَعْدِ ٥	هٖ
دی ہم نے	موسیٰ کو	کتاب	اور	پے در پے بھیجے ہم نے	سے	بعد	اسکے

موسیٰ کو کتاب عنایت کی اور ان کے پیچھے یکے بعد دیگرے پیغمبر بھیجے

بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

بِالرُّسُلِ ٥	وَ	اٰتَيْنَا	عِيْسَى	ابْنَ	مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ ٥
رسول	اور	دیں ہم نے	عیسیٰ	بیٹے	مریم کو	روشن نشانیاں/معجزے صاف

رہے اور عیسیٰ بن مریم کو کھلے نشانات بخشے اور

◌ **افعال:** تَعْمَلُوْنَ: تم کرتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، عَمِلَ۔ يَعْمَلُ۔ يُخَفَّفُ: ہلکا کیا جائے گا، مضارع مجہول واحد غائب مذکر، خَفَّفَ۔ يُخَفِّفُ۔ يُنْصَرُوْنَ: ان کی مدد کی جائے گی، مضارع مجہول جمع غائب مذکر، نَصَرَ۔ يَنْصُرُ۔ اٰتَيْنَا: ہم نے دی/عطا کی، ماضی جمع متکلم، اٰتٰى۔ يُؤْتِيْ۔ قَفَّيْنَا: ہم نے پیچھے بھیجا/پیچھے بھیجے، ماضی جمع متکلم۔

٥ **اسماء:** مِنْۢ بَعْدِهٖ: اس کے بعد، مِنْ حرف جر، بَعْدِ (مجرور) مضاف، ہٖ (اسم ضمیر) مضاف الیہ۔ الرُّسُلِ: رسول، رَسُوْلٌ کی جمع۔ الْبَيِّنٰتِ: روشن نشانیاں، بَيِّنَةٌ واحد۔

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ

وَ	اَيَّدْنَا	هُ	بِ	رُوْحِ	الْقُدُسِ	اَ	فَ	كُلَّمَا	جَاۗءَ	كُمْ
اور	مدد کی ہم نے	اسکی	ساتھ	روح کے	پاکیزہ	کیا	پس	جب بھی	آیا	تمہارے پاس

روح القدس (یعنی جبریل) سے ان کو مدد دی۔ تو جب کوئی پیغمبر

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ

رَسُوْلٌ	بِمَا	لَا	تَهْوٰى	اَنْفُسُكُمْ	اِسْتَكْبَرْتُمْ
رسول	ساتھ اسکے جس کو	نہیں	چاہتے	دل تمہارے	تم نے تکبر کیا/سرکشی کی

تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئے جن کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا تو تم سرکش ہو جاتے رہے

۞ ہوائے نفس کی خاطر انبیاءؑ کی تکذیب کرتے اور قتل انبیاءؑ کے مرتکب ہوتے۔

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ؀٨٧ وَقَالُوْا

فَ	فَرِيْقًا	كَذَّبْتُمْ	وَ	فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ	وَ	قَالُوْا
پس	ایک گروہ کو	جھٹلایا تم نے	اور	ایک گروہ کو	قتل کرتے رہے تم	اور	کہا انہوں نے

اور ایک گروہ (انبیاء) کو تم جھٹلاتے رہے اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے۔ اور کہتے ہیں

قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا

قُلُوْبُنَا	غُلْفٌ	بَلْ	لَعَنَهُمْ	اللّٰهُ	بِكُفْرِ	هِمْ	فَقَلِيْلًا
دل ہمارے	غلاف میں/محفوظ ہیں	(نہیں) بلکہ	لعنت کی ہے ان پر	اللہ نے	کفر کیوجہ سے	انکے	پس بہت کم

ہمارے دل پردے میں ہیں، (نہیں) بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے، پس یہ تھوڑے

۞ بنی اسرائیل ہمیشہ کی طرح سچائی کے منکر اور معاند رہے ہیں۔ اسی طرح اب بھی انکار اور بغض میں سرگرم ہیں۔ قبولیت حق اور تقلید کے جمود میں واضح فرق ہے۔ علماء یہود ایسے ہی جمود میں مبتلا تھے اور اسے اعتقاد کی خوبی اور پختگی سمجھ کر اس پر فخر کرتے تھے۔ خیالات کی ایسی پختگی میں کوئی خوبی نہیں کہ ہم دوسروں کی سچی

مَّا يُؤْمِنُوْنَ ؀٨٨ وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ

مَا	يُؤْمِنُوْنَ	وَ	لَمَّا	جَاۗءَهُمْ	كِتٰبٌ	مِنْ	عِنْدِ
جو	ایمان لاتے ہیں	اور	جب	آئی ہے انکے پاس	کتاب	سے	پاس

ہی پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب اللہ کے ہاں سے ان کے پاس کتاب آئی

۞ افعال: اَیَّدْنَا: ہم نے تائید کی/مدد کی، ماضی جمع متکلم، اَیَّدَ۔ یُؤَیِّدُ۔ لَاتَھْوٰی: (تمہارے دل) نہیں چاہتے ہیں، مضارع منفی واحد غائب مؤنث، ھَوِیَ۔ یَھْوٰی۔ اِسْتَکْبَرْتُمْ: تم نے تکبر کیا، ماضی جمع حاضر مذکر، اِسْتَکْبَرَ۔ یَسْتَکْبِرُ۔ کَذَّبْتُمْ: جھٹلایا تم نے، ماضی جمع حاضر مذکر، کَذَّبَ۔ یُکَذِّبُ۔ لَعَنَ: لعنت کی، ماضی واحد غائب مذکر، لَعَنَ۔ یَلْعَنُ۔

0 اسماء: اَنْفُسُکُمْ: تمہارے نفس، اَنْفُسُ مضاف، کُمْ مضاف الیہ۔ غُلْفٌ: غلاف۔

اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ

اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ ⁰	لِّمَا	مَعَهُمْ	وَ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلُ
اللہ کے	تصدیق کرنے والی	اس چیز کی جو	پاس انکے	اور	یہ تھے	اس سے پہلے

جوان کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے اور وہ پہلے (ہمیشہ)

يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

يَسْتَفْتِحُوْنَ ⊙	عَلَى	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَ	لَمَّا	جَآءَ	هُمْ
فتح کی دعائیں مانگتے	پر	ان لوگوں جو	منکر ہیں	پس	جب	وہ آئی	انکے پاس

کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے تو جس چیز کو وہ خوب

مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

مَا	عَرَفُوْا ⊙	كَفَرُوْا	بِهٖ	فَ	لَعْنَةُ ⁰	اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰفِرِيْنَ
جو	وہ پہچان گئے	انکار کردیا انہوں نے	اس سے	پس	لعنت	اللہ کی	پر	انکار کرنیوالوں

پہچانتے تھے جب ان کے پاس آ پہنچی تو اس سے کافر ہو گئے، پس کافروں پر اللہ کی لعنت۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ

بِئْسَمَا ⊙	اِشْتَرَوْا	بِهٖ	اَنْفُسَهُمْ	اَنْ	يَّكْفُرُوْا	بِمَا
بری چیز ہے وہ کہ	بیچ ڈالا انہوں نے	بدلے اسکے	جانوں اپنی کو	یہ کہ	کفر کریں	اس چیز سے جو

جس چیز کے بدلے انہوں نے اپنے تئیں بیچ ڈالا وہ بہت بری ہے یعنی اس جلن سے کہ

اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بَغْيًا ⁰	اَنْ	يُّنَزِّلَ ⊙	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِ ⁰	هٖ
نازل کی	اللہ نے	ضد/بغاوت سے	یہ کہ	نازل کرتا ہے	اللہ	سے	فضل	اپنے

اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنی مہربانی سے نازل فرماتا ہے،

بات بھی سننے کے لیے تیار نہ ہوں۔

ٔ قرآن کے نزول سے پہلے جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوتے تو خدا سے نبی آخرزماںؐ کے جلد پیدا ہونے کی دعائیں مانگا کرتے تھے کہ ہم کو نبیؐ اور جو کتاب ان پر نازل ہوگی ان کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

۞ قبولِ حق میں سب سے بڑا مانع نسلی، جماعتی یا شخصی حسد ہے۔

۞ بالعموم مذاہب یا گروہ بندی کی عالمگیر گمراہی یہ ہے کہ جب ان کو دینِ حق کی بنیادی تعلیمات پر اتفاق و اتحاد کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں ہمارے پاس ہمارا دین یا طریقہ موجود ہے، ہمیں کسی نئی چیز کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ وہ جس دین یا طریقہ کو اپنا دین کہتے ہیں کیا اس پر وہ عمل کر رہے ہیں؟

......قرآن کہتا ہے کہ دین سب

⊙ افعال: يَسْتَفْتِحُوْنَ: وہ فتح مانگتے، وہ مدد چاہتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، اِسْتَفْتَحَ. يَسْتَفْتِحُ، كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ: وہ فتح مانگا کرتے تھے، ماضی استمراری۔ عَرَفُوْا: انہوں نے پہچان لی، ماضی جمع غائب مذکر، عَرَفَ. يَعْرِفُ۔ بِئْسَمَا: (بِئْسَ. مَا) برا ہے جو کچھ، بری ہے وہ چیز، بِئْسَ ماضی جامد ہے جو مذمت کیلئے آتا ہے، اسکی گردان نہیں آتی، مَا موصولہ یا بمعنی شے فاعل ہے بِئْسَ کا۔ يُنَزِّلَ: (کہ) نازل کرتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، نَزَّلَ. يُنَزِّلُ۔

⁰ اسماء: مُصَدِّقٌ: تصدیق کرنیوالا، اسم فاعل۔ لَعْنَةٌ: پھٹکار، دھتکارنا۔ بَغْيًا: بغاوت (کی وجہ سے)، سرکشی، زیادتی۔ فَضْلٍ: مہربانی۔

کے لیے ایک ہی ہے اور اس کی تعلیم یہ ہے کہ وہ دین نیا نہیں بلکہ اسی دین پر، جس کا ہر گروہ اقرار کرتا ہے، سچے اعتقاد اور عمل پیرا ہونے کی طرف دعوت ہے۔
(آیات ۸۹ تا ۹۱)

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ

عَلٰى	مَنْ	يَّشَآءُ	مِنْ	عِبَادِ	هٖ	فَ	بَآءُوْ	بِغَضَبٍ
پر	جس	چاہتا ہے	سے	بندوں	اپنے	پس	انہوں نے کمایا	غضب/غصہ

اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب سے کفر کرنے لگے تو وہ (اسکے) غضب بالائے غضب میں

عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾

عَلٰى	غَضَبٍ	وَ	لِ	الْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ	مُهِيْنٌ
پر	غضب	اور	لیے	کافروں کے	عذاب ہے	رسوا کرنے والا

مبتلا ہو گئے اور کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا

وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	بِمَا	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا
اور	جب	کہا جائے	ان کو	ایمان لاؤ	اس پر جو	نازل کیا	اللہ نے	کہتے ہیں

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ نے (اب) نازل فرمائی ہے اسکو مانو تو کہتے ہیں کہ

نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ

نُؤْمِنُ	بِمَا	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	وَ	يَكْفُرُوْنَ	بِمَا	وَرَآءَ	هٗ
ہم ایمان لائینگے	اس پر جو	اتارا گیا	ہم پر	اور	انکار کرتے ہیں	اس سے جو	سوا	اسکے

جو کتاب ہم پر (پہلے) نازل ہو چکی ہے ہم تو اسی کو مانتے ہیں (یعنی) یہ اس کے سوا اور (کتاب) کو نہیں مانتے

وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ

وَ	هُوَ	الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِمَا	مَعَهُمْ	قُلْ	فَلِمَ
اور/حالانکہ	وہ	حق ہے	تصدیق کرنیوالی ہے	اسکی جو	پاس ہے انکے	کہہ دیجئے	پس کیوں

حالانکہ وہ (سراسر) سچی ہے اور جو ان کی (آسمانی) کتاب ہے اسکی بھی تصدیق کرتی ہے۔ (ان سے) کہہ دو

افعال: يَشَآءُ: چاہتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر۔ اٰمِنُوْا: تم ایمان لاؤ، امر جمع حاضر مذکر، اٰمَنَ. يُؤْمِنُ۔ اَنْزَلَ: نازل کیا، ماضی واحد غائب مذکر، اَنْزَلَ. يُنْزِلُ (اِنْزَالٌ سے)۔ اُنْزِلَ: اتارا گیا، نازل کیا گیا، ماضی مجہول واحد غائب مذکر، ایضاً۔ يَكْفُرُوْنَ: وہ انکار کرتے ہیں، وہ کفر کرتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، كَفَرَ. يَكْفُرُ۔ قُلْ: کہہ، امر واحد حاضر مذکر، قَالَ. يَقُوْلُ۔

اسماء: عِبَادِ: بندے، عَبْدٌ کی جمع۔ مُهِيْنٌ: رسوا کرنے والا، اسم فاعل۔ وَرَآءَ: سوا۔ مَعَ: ساتھ، پاس۔ لِمَ: (اصل میں لِ. مَا) کیوں، کس لیے، لِ جارّہ اور مَا استفہامیہ سے مرکب ہے۔ لِمَا: (لِ. مَا) لیے جو، اسکے لیے جو، اسکی جو، لِ حرف جر اور مَا اسمیہ سے مرکب۔

تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ

تَقْتُلُوْنَ	اَنْۢبِيَآءَ ⁰	اللّٰهِ	مِنْ قَبْلُ	اِنْ	كُنْتُمْ
تم قتل کرتے رہے	انبیاء کو	اللہ کے	اس سے پہلے	اگر	تھے تم

اگر تم صاحبِ ایمان ہوتے تو اللہ کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

مُؤْمِنِيْنَ	وَ	لَقَدْ ◎	جَآءَ ۞	كُمْ	مُوْسٰى	بِ	الْبَيِّنٰتِ
ایمان دار/مومن	اور	البتہ تحقیق	آیا	تمہارے پاس	موسیٰ	ساتھ	روشن نشانیوں کے

کیا کرتے۔ اور موسیٰ تمہارے پاس کھلے ہوئے معجزات لے کر آئے تو تم ان کے

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ

ثُمَّ	اتَّخَذْتُمْ	الْعِجْلَ	مِنْ	بَعْدِهٖ	وَ	اَنْتُمْ
پھر	(معبود) بنالیا تم نے	بچھڑے کو	سے	بعد اس کے	اور	تم

(کوہِ طور پر جانے کے) بعد بچھڑے کو معبود بنا بیٹھے اور تم (اپنے ہی حق میں) ظلم

ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا

ظٰلِمُوْنَ	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	وَ	رَفَعْنَا
ظلم کرنیوالے/ظالم تھے	اور	جب	لیا ہم نے	پختہ عہد تم سے	اور	اونچا کیا/اٹھایا ہم نے

کرتے تھے۔ اور جب ہم نے تم (لوگوں) سے عہد واثق لیا اور کوہِ طور کو تم پر اُٹھا کھڑا

فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ

فَوْقَكُمْ ⁰	الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَا	اٰتَيْنَا	كُمْ	بِقُوَّةٍ	وَ	اِسْمَعُوْا ۞
اوپر تمہارے	کوہِ طور کو	پکڑو	جو	دیا ہم نے	تم کو	مضبوطی سے	اور	سنو

کیا (اور حکم دیا کہ) جو (کتاب) ہم نے تم کو دی اس کو زور سے پکڑو اور (جو تمہیں حکم ہوتا ہے اس کو) سنو

۞ **افعال**: جَآءَ: وہ آیا، ماضی واحد غائب مذکر، جَآءَ. يَجِيْءُ۔ اِسْمَعُوْا: سنو، امر جمع حاضر مذکر، سَمِعَ. يَسْمَعُ۔

⁰ **اسماء**: اَنْۢبِيَآءَ: نبی، پیغمبر، نَبِيٌّ واحد۔ فَوْقَكُمْ: (فَوْقَ. كُمْ) تمہارے اوپر، فَوْقَ مضاف، كُمْ مضاف الیہ۔

◎ **حروف**: لَقَدْ: (لَ. قَدْ) البتہ تحقیق، بیشک، لَ حرف تاکید اور قَدْ حرفِ تحقیق کیلیے۔

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَ اُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ

قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَ	عَصَيْنَا ۞	وَ	اُشْرِبُوْا ۞	فِيْ	قُلُوْبِهِمُ
وہ بولے	سنا ہم نے	اور	نافرمانی کی ہم نے	اور	پلایا گیا/رچ بس گیا	میں	دلوں انکے

تو وہ (جو تمہارے بڑے تھے) کہنے لگے کہ ہم نے سن تو لیا لیکن مانتے نہیں۔ اور انکے کفر کے سبب بچھڑا

الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ط قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ

الْعِجْلَ	بِ	كُفْرِ	هِمْ	قُلْ	بِئْسَمَا	يَاْمُرُ ۞	كُمْ	بِهٖ
بچھڑا	بسبب	کفر	انکے	کہہ دیجئے	بہت بری ہے وہ بات کہ	حکم کرتا ہے	تم کو	جس کا

(گویا) ان کے دلوں میں رچ گیا تھا۔ (اے پیغمبر، ان سے) کہہ دو کہ اگر تم مومن ہو تو

اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ

اِيْمَانُكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُؤْمِنِيْنَ	قُلْ	اِنْ	كَانَتْ ۞
ایمان تمہارا	اگر	ہو تم	ایمان دار لوگ/مومن	فرمادیجئے	اگر	ہے

تمہارا ایمان تم کو بری بات بتاتا ہے۔ کہہ دو کہ اگر آخرت

لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ

لَكُمْ	الدَّارُ ۰	الْاٰخِرَةُ	عِنْدَ	اللّٰهِ	خَالِصَةً ۰	مِنْ
تمہارے لیے	گھر	آخرت کا	ہاں/پاس	اللہ کے	تنہا/مخصوص	سے

کا گھر اَور لوگوں (یعنی مسلمانوں) کے لیے نہیں اور اللہ کے نزدیک تمہارے ہی لیے مخصوص ہے

دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

دُوْنِ ۰	النَّاسِ	فَ	تَمَنَّوُا ۞	الْمَوْتَ	اِنْ	كُنْتُمْ
سوائے	لوگوں کے	پس/تو	تم تمنا کرو/آرزو کرو	موت کی	اگر	تم ہو

تو اگر سچے ہو تو موت کی آرزو تو

۞ جن کے دل میں نجاتِ اُخروی کا سچا اعتقاد ہے وہ موت سے کبھی نہیں ڈرتے اور دنیا کی زندگی کے پجاری بھی نہیں ہوسکتے۔ بنی اسرائیل میں دنیا پرستی اور اس کی زندگی کی حرص اتنی شدید ہے کہ ان سے کہا جائے کہ اگر تمہارا دین سچا ہے اور آخرت کا گھر تمہارے لیے ہے تو بے خوف ہوکر موت کی تمنا کرو۔
لیکن یہ لوگ موت کی تمنا کیسے کر سکتے ہیں؟ کیونکہ انہوں نے اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے

۞ افعال: عَصَيْنَا: نافرمانی کی ہم نے، ماضی جمع متکلم، عَصٰى۔ يَعْصِىْ۔ اُشْرِبُوْا: ان کو پلایا گیا، ماضی مجہول جمع غائب مذکر، اَشْرَبَ۔ يُشْرِبُ (اِشْرَابٌ سے)۔ يَاْمُرُ: حکم کرتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، اَمَرَ۔ يَاْمُرُ۔ كَانَتْ: وہ ہے/ وہ تھی، ماضی واحد غائب مؤنث، كَانَ۔ يَكُوْنُ۔
تَمَنَّوْا: تمنا کرو، امر جمع حاضر مذکر، تَمَنّٰى۔ يَتَمَنّٰى۔

۰ اسماء: الدَّارُ: گھر۔ خَالِصَةً: خاص، صرف۔ مِنْ دُوْنِ: سوائے، مِنْ حرف جر، دُوْنِ (مجرور) مضاف۔

جو ذخیرہ جمع کیا ہے وہ کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کریں گے، کیونکہ یہ لوگ زندگی کی سب سے زیادہ حرص رکھنے والے ہیں، حالانکہ یہ اگر ہزار برس بھی زندہ رہیں تو عذابِ آخرت سے نہیں بچ سکتے۔

صٰدِقِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ

صٰدِقِيْنَ	وَ	لَنْ	يَّتَمَنَّوْا	هُ	اَبَدًا	بِمَا	قَدَّمَتْ
سچے	اور	ہرگز نہیں	تمنا کرینگے	اسکی	کبھی	بسبب اسکے جو	آگے بھیجا ہے

کرو۔ لیکن ان اعمال کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں یہ

اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ

اَيْدِيْهِمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِالظّٰلِمِيْنَ	وَ	لَ	تَجِدَنَّ	هُمْ
ہاتھوں نے انکے	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	ظالموں کو	اور	البتہ	آپ ضرور پائیں گے	ان کو

کبھی اسکی آرزو نہیں کریں گے اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔ بلکہ ان کو تم اور لوگوں

معانقہ ٢

اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ

اَحْرَصَ	النَّاسِ	عَلٰى	حَيٰوةٍ	وَ	مِنَ	الَّذِيْنَ
زیادہ حریص	سب لوگوں سے	پر	زندگی	اور	سے	ان لوگوں جنہوں نے

سے زندگی کے کہیں حریص دیکھو گے، یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی،

اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ

اَشْرَكُوْا	يَوَدُّ	اَحَدُهُمْ	لَوْ	يُعَمَّرُ	اَلْفَ	سَنَةٍ
شرک کیا	چاہتا ہے	ہر ایک ان میں سے	کاش	عمر دی جائے اسکو	ہزار	سال

ان میں سے ہر ایک یہی خواہش کرتا ہے کہ کاش وہ ہزار برس جیتا رہے۔

وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ

وَ	مَا	هُوَ	بِمُزَحْزِحِ	هٖ	مِنَ	الْعَذَابِ	اَنْ	يُّعَمَّرَ
اور	نہیں	وہ	(ہرگز) چھڑانے والی	اسکو	سے	عذاب	یہ کہ	عمر دی جائے

مگر اتنی لمبی عمر اس کو مل بھی جائے تو اُسے عذاب سے تو نہیں چھڑا سکتی

افعال: لَنْ يَّتَمَنَّوْا: وہ ہرگز (اس کی) تمنا نہیں کریں گے، مضارع منفی بہ لن جمع غائب مذکر، تَمَنّٰى. يَتَمَنّٰى۔ قَدَّمَتْ: آگے بھیجا ہے، ماضی واحد غائب مؤنث، قَدَّمَ. يُقَدِّمُ۔ لَتَجِدَنَّ: تو ضرور پائے گا، مضارع بانون تاکید ثقیلہ واحد حاضر مذکر، وَجَدَ. يَجِدُ۔ اَشْرَكُوْا: انہوں نے شرک کیا، ماضی جمع غائب مذکر، اَشْرَكَ. يُشْرِكُ۔ يَوَدُّ: خواہش کرتا ہے، چاہتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، وَدَّ. يَوَدُّ۔ يُعَمَّرُ: اسے عمر دیدی جائے، (کہ) عمر دیا جائے، مضارع مجہول واحد غائب مذکر، عَمَّرَ. يُعَمِّرُ۔

اسماء: اَبَدًا: ہمیشہ۔ اَحْرَصَ: زیادہ حریص، صیغۂ افعل تفضیل۔ اَلْفَ: ہزار۔ سَنَةٍ: برس۔ مُزَحْزِحِ: دور کرنیوالا، اسم فاعل۔

ع ١١ ١٠ ١١

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ

وَ	اللّٰهُ	بَصِيْرٌ °	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	قُلْ	مَنْ	كَانَ
اور	اللہ	دیکھتا ہے	جو کچھ	وہ کرتے ہیں	فرما دیجئے	جو	ہے/ ہو

اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ ان کو دیکھ رہا ہے۔ کہہ دو کہ جو شخص

عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ

عَدُوًّا °	لِجِبْرِيْلَ	فَ	اِنَّهٗ	نَزَّلَهٗ ۞	عَلٰى	قَلْبِكَ	بِاِذْنِ °
دشمن	جبریل کا	تو	بیشک اس نے	نازل کیا اسکو	پر	دل آپ کے	اذن سے

جبریل کا دشمن ہو (اسکو غصے میں مرجانا چاہئے) اس نے تو (یہ کتاب) اللہ کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی

اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى

اللّٰهِ	مُصَدِّقًا	لِمَا	بَيْنَ	يَدَيْهِ °	وَ	هُدًى	وَ	بُشْرٰى °
اللہ کے	تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	درمیان	ہاتھوں اسکے / پہلے ہے	اور	ہدایت	اور	بشارت

ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ	مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِلّٰهِ	وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ
ایمان لانے والوں کیلئے	جو	ہے/ ہو	دشمن	اللہ کا	اور	ملائکہ اس کے

بشارت ہے۔ جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا

وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ

وَ	رُسُلِهٖ	وَ	جِبْرِيْلَ	وَ	مِيْكٰلَ	فَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَدُوٌّ
اور	رسولوں اسکے کا	اور	جبریل کا	اور	میکائیل کا	تو	بیشک	اللہ	دشمن ہے

اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا اللہ

۞ جو کوئی اللہ کی وحی یا جبریل کا مخالف ہے تو اللہ بھی منکرینِ حق کا دوست نہیں ہو سکتا۔

۞ حضور ﷺ کو خطاب ہے کہ دعوتِ حق کا ظہور سچائی کی روشن دلیلوں سے ہوا ہے جس سے راستباز آدمی کبھی انکار نہیں کرسکتا۔ لیکن یہودی علماء کتابُ اللہ کے حامل ہونے کے باوجود انکار کر رہے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، اس سے پہلے بھی لوگوں نے انبیاءؑ کے ساتھ ایسی ہی روش اختیار کی تھی۔

(آیت ٩٧ تا ١٠١)

۞ افعال: نَزَّلَ: اس نے اتارا، ماضی واحد غائب مذکر، نَزَّلَ. يُنَزِّلُ۔

° اسماء: بَصِيْرٌ: دیکھنے والا، جاننے والا۔ عَدُوًّا، عَدُوٌّ: دشمن۔ اِذْنِ: حکم، اجازت۔ بَيْنَ يَدَيْهِ: اس سے پہلے/ پیشتر، اس کے اصل معنی ہیں "اسکے دونوں ہاتھوں کے درمیان"؛ عربی زبان میں اس سے مراد 'اسکے سامنے' یا 'اسکے آگے' کی لی جاتی ہے، یہاں پر مراد اگلی یا پہلی کتب الٰہی اور انبیاءؑ ہیں۔ بُشْرٰى: خوشخبری۔

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ج

لِلْكٰفِرِيْنَ	وَ	لَقَدْ	اَنْزَلْنَا	اِلَيْكَ	اٰيٰتٍ	بَيِّنٰتٍ
ایسے کافروں کا	اور	یقیناً	نازل فرمائیں ہم نے	آپ کی طرف	آیتیں	روشن

دشمن ہے۔اور ہم نے تمہارے پاس سلجھی ہوئی آیتیں ارسال فرمائیں ہیں

وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَكُلَّمَا

وَ	مَا	يَكْفُرُ	بِهَا	اِلَّا	الْفٰسِقُوْنَ	اَوَ ❶	كُلَّمَا ٥
اور	نہیں	انکار کرتے	انکا	مگر	فاسق/حد سے نکل جانیوالے	کیا/یہاں تک کہ	جب کبھی

اور ان سے انکار وہی کرتے ہیں جو بدکردار ہیں۔ان لوگوں نے جب جب

عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ط بَلْ

عٰهَدُوْا ۞	عَهْدًا	نَبَذَ ۞	هٗ	فَرِيْقٌ	مِنْهُمْ	بَلْ
انہوں نے عہد کیا	کوئی عہد/اقرار	پھینک دیا/توڑ دیا	اسکو	ایک گروہ نے	ان میں سے	بلکہ

(اللہ سے) عہدِ واثق کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اسکو (کسی چیز کی طرح) پھینک دیا۔حقیقت یہ ہے

اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

اَكْثَرُهُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ	وَ	لَمَّا	جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ
اکثر ان کے	نہیں	ایمان رکھتے	اور	جب	آیا ان کے پاس	ایک رسول

کہ ان میں اکثر بے ایمان ہیں۔اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے پیغمبر (آخر الزماں ﷺ)

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ

مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ	لِمَا	مَعَهُمْ	نَبَذَ	فَرِيْقٌ
سے	پاس	اللہ کے	تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	ساتھ انکے ہے	پھینک دیا	ایک گروہ نے

آئے اور وہ ان کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتے ہیں تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی

۞ افعال: عٰهَدُوْا: انہوں نے عہد کیا، ماضی جمع غائب مذکر، عَاهَدَ. يُعَاهِدُ۔ نَبَذَ: توڑ دیا، پھینک دیا، ماضی واحد غائب مذکر، نَبَذَ. يَنْبِذُ۔

٥ اسماء: كُلَّمَا: (كُلَّ. مَا) جب کبھی۔

❶ یہ یا تو ہمزہ استفہامیہ اور واؤ زائدہ سے مرکب ہے یا (بعض کے نزدیک اَوَ اصل میں) اَوْ بطور حرف عطف و توضیح ہے بمعنی یہاں تک کہ۔

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙۗ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ

مِنْ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا ◉	الْكِتٰبَ	كِتٰبَ	اللّٰهِ	وَرَآءَ
سے	ان لوگوں جن کو	دی گئی تھی	کتاب	کتاب کو	اللہ کی	پیچھے

ان میں سے ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے

ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۟﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا

ظُهُوْرِهِمْ 0	كَاَنَّ ◉	هُمْ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	وَ	اتَّبَعُوْا ◉	مَا
پیٹھوں اپنی کے	گویا کہ	وہ	نہیں	جانتے	اور	پیروی کی	اس چیز کی جو

پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں۔ اور ان (ہزلیات) کے پیچھے

تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا

تَتْلُوْا ◉	الشَّيٰطِيْنُ	عَلٰى	مُلْكِ	سُلَيْمٰنَ	وَ	مَا ◉
پڑھتے تھے	شیطان	پر/میں	بادشاہت/ملک	سلیمان	اور	نہیں

لگ گئے جو سلیمان کے عہدِ سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے۔ اور سلیمان نے

كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ

كَفَرَ	سُلَيْمٰنُ	وَ	لٰكِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا	يُعَلِّمُوْنَ ◉
کفر کیا	سلیمان نے	اور	لیکن	شیطانوں نے (ہی)	کفر کیا	وہ سکھاتے تھے

مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو

النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

النَّاسَ	السِّحْرَ 0	وَ	مَا	اُنْزِلَ	عَلَى	الْمَلَكَيْنِ 0
لوگوں کو	جادو	اور	جو	اتارا گیا	پر	دو فرشتوں

جادو سکھاتے تھے۔ اور ان باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل

✿ بنی اسرائیل کی ضعیف الاعتقادی اور عمل کا وہ تاریخی واقعہ بیان کیا جارہا ہے کہ یہ لوگ جادوگروں کے شعبدوں میں پھنس گئے تھے اور اللہ کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ حالانکہ دو فرشتے انسانی شکل میں آکر یہ کہتے تھے کہ ہم تمہاری طرف آزمائش کے طور پر آئے ہیں تم اپنی آخرت خراب نہ کرو۔ اسمیں سب سے زیادہ مانگ جس چیز کی تھی وہ یہ تھی کہ کوئی ایسا عمل مل جائے جس سے ایک آدمی دوسرے کی بیوی کو اس سے توڑ کر اپنے اوپر عاشق کرلے۔ یہ اخلاقی زوال کا انتہائی درجہ تھا جس میں اس

◉ افعال: اُوْتُوْا: وہ دیئے گئے، ان کو دی گئی، ماضی مجہول جمع غائب مذکر، اٰتٰی. یُؤْتِیْ۔ اِتَّبَعُوْا: انہوں نے پیروی کی، ماضی جمع غائب مذکر، اِتَّبَعَ. یَتَّبِعُ۔ تَتْلُوْا: انہوں نے پڑھا، (جو) پڑھتے تھے، ماضی جمع غائب مذکر، تَلَا. یَتْلُوْ۔ یُعَلِّمُوْنَ: وہ سکھاتے ہیں/ تھے، مضارع جمع غائب مذکر، عَلَّمَ. یُعَلِّمُ۔

0 اسماء: ظُهُوْرِ: پشتیں، پیٹھیں، ظَهْرٌ کی جمع۔ السِّحْرَ: جادو، جادو کرنا۔ الْمَلَكَيْنِ: دو فرشتے، مَلَكٌ کا تثنیہ۔

◉ حروف: كَاَنَّ: گویا کہ۔ مَا: نہیں، مَا نافیہ۔

دور کے بنی اسرائیل مبتلا ہو چکے تھے۔
ازدواجی زندگی کا تعلق انسانی تمدن کی جڑ ہے جسکے بگاڑ پر پورے انسانی معاشرہ کی خرابی کا مدار ہے۔ اور شیطان اور اس کے ایجنٹ اس (ازدواجی زندگی کی خرابی) کو اپنا سب سے بڑا کارنامہ قرار دیتے ہیں۔
(آیات ۱۰۲، ۱۰۳)

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ

بِبَابِلَ	هَارُوْتَ	وَ	مَارُوْتَ	وَ	مَا	يُعَلِّمٰنِ ۞	مِنْ
بابل میں	ہاروت	اور	ماروت	اور	نہیں	وہ دونوں سکھاتے تھے	سے/کسی

میں دو فرشتوں یعنی ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں۔ اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے

اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ

اَحَدٍ	حَتّٰى	يَقُوْلَا	اِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ	فَلَا	تَكْفُرْ ۞
ایک کو	یہاں تک کہ	کہہ دیتے	صرف	ہم	ایک فتنہ/آزمائش ہیں	پس نہ	تو کفر کر

جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں، تم کفر میں نہ پڑو۔

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ

فَ	يَتَعَلَّمُوْنَ ۞	مِنْهُمَا	مَا	يُفَرِّقُوْنَ ۞	بِهٖ	بَيْنَ	الْمَرْءِ 0
پس/پھر	وہ سیکھتے تھے	ان دونوں سے	وہ چیز کہ	جدائی ڈالتے	ساتھ اسکے	درمیان	مرد

غرض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال

وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ

وَ	زَوْجِهٖ	وَ	مَا	هُمْ	بِضَآرِّيْنَ 0	بِهٖ	مِنْ	اَحَدٍ
اور	بیوی اسکی	اور	نہیں	وہ	ہرگز نقصان/ضرر پہنچانے والے	اس سے	کسی	ایک کو

دیں۔ اور اللہ کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ بھی نہیں

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا

اِلَّا	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَ	يَتَعَلَّمُوْنَ	مَا	يَضُرُّهُمْ ۞	وَ	لَا
مگر	اذن سے	اللہ کے	اور	وہ سیکھتے	وہ جو	ضرر دے انکو	اور	نہ

بگاڑ سکتے تھے۔ اور کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ

۞ افعال: يُعَلِّمٰنِ: وہ دونوں سکھاتے ہیں (/تھے)، مضارع تثنیہ غائب مذکر، عَلَّمَ۔ يُعَلِّمُ۔ لَا تَكْفُرْ: نہ کفر میں پڑو، نہی واحد حاضر مذکر۔
يَتَعَلَّمُوْنَ: وہ علم حاصل کرتے ہیں، وہ سیکھتے، مضارع جمع غائب مذکر، تَعَلَّمَ۔ يَتَعَلَّمُ۔ يُفَرِّقُوْنَ: وہ جدائی ڈالتے ہیں، ایضاً، فَرَّقَ۔ يُفَرِّقُ۔
يَضُرُّ: وہ نقصان پہنچاتا ہے/نقصان پہنچائے، ضرر دے، مضارع واحد غائب مذکر، ضَرَّ۔ يَضُرُّ۔
0 اسماء: مَرْءِ: مرد۔ ضَآرِّيْنَ: ضرر پہنچانے والے، اسم فاعل جمع مذکر، ضَآرٌّ کی جمع۔ بِضَآرِّيْنَ: ہرگز نقصان پہنچانے والے ہرگز ضرر پہنچانے والے (باء زائد تاکیدی ہے)۔

يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ

يَنْفَعُهُمْ	وَ	لَقَدْ	عَلِمُوْا	لَمَنِ	اِشْتَرٰىهُ	مَا	لَهٗ
نفع دے انکو	اور	البتہ تحقیق/یقیناً	انہیں معلوم تھا	جس کسی نے	خریدا اسکو	نہیں	اسکے لیے

کچھ نہ دیتے۔ اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا اس کا

فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۫ۗ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ

فِیْ	الْاٰخِرَةِ	مِنْ	خَلَاقٍ	وَ	لَبِئْسَ	مَا	شَرَوْا	بِهٖ
میں	آخرت	سے/کچھ	حصہ	اور	بہت بری ہے	وہ چیز کہ	بیچ ڈالا	بدلے اسکے

آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا

اَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا

اَنْفُسَهُمْ	لَوْ	كَانُوْا	يَعْلَمُوْنَ	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا
اپنے آپ کو/جانوں اپنی کو	کاش	ہوتے	وہ جانتے	اور	اگر	بیشک وہ	ایمان لاتے

وہ بری تھی۔ کاش وہ (اس بات کو) جانتے۔ اور اگر وہ ایمان لاتے

وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۚ لَوْ كَانُوْا

وَ	اتَّقَوْا	لَمَثُوْبَةٌ	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	خَيْرٌ	لَوْ	كَانُوْا
اور	تقویٰ اختیار کرتے	تو ثواب ملتا/بدلہ پاتے	سے	پاس/نزدیک	اللہ کے	بہترین	کاش	ہوتے

اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے ہاں سے بہت اچھا صلہ ملتا۔ اے کاش وہ اس

ع ۱۲/۷/۱۲ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا

يَعْلَمُوْنَ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا	تَقُوْلُوْا	رَاعِنَا
وہ جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے ہو	نہ/مت	کہو	راعنا

سے واقف ہوتے۔ اے اہل ایمان (گفتگو کے وقت پیغمبر خدا سے) 'راعنا' نہ کہا کرو

عربی میں (اصل میں رَاعِ. نَا) رَاعِ (مُرَاعَاةٌ سے) صیغہ امر (واحد حاضر مذکر) اور نَا ضمیر جمع متکلم ہے، اسکے معنی ہیں ہماری طرف توجہ فرمائیے، ہماری رعایت کریں۔ جبکہ یہودیوں کی زبان میں اسکے معنی احمق اور متکبر کے ہیں اور اگر اسی لفظ کو تھوڑا سا دبا کر بولا جائے تو رَاعِیْنَا (ہمارا چرواہا) بن جاتا ہے۔

یہود جب حضور ﷺ کی مجلس میں بیٹھتے تو سوال کرنے کی غرض سے 'راعنا' کا لفظ استعمال کرتے۔ اس میں دراصل یہود کی کینہ توزی شامل تھی اور اس سے وہ دل کا بخار نکالتے تھے۔ ان کی دیکھا دیکھی مسلمان بھی بے خبری میں کسی وقت یہ لفظ کہہ دیتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی کہ اگر کہنا پڑ ہی جائے تو 'انظرنا' کہا کرو، اور بات کو خوب سن رکھو تاکہ دوبارہ سوال کرنے کی نوبت نہ آئے۔

افعال: يَنْفَعُ: وہ فائدہ دیتا ہے، (نہ) نفع دے، مضارع واحد غائب مذکر، نَفَعَ. يَنْفَعُ۔ عَلِمُوْا: انہوں نے جان لیا، ماضی جمع غائب مذکر، عَلِمَ. يَعْلَمُ۔ اِشْتَرٰی: خریدا، ماضی واحد غائب مذکر، اِشْتَرٰی. يَشْتَرِیْ۔ شَرَوْا: انہوں نے بیچا، ماضی جمع غائب مذکر، شَرَا. يَشْرِیْ۔ اِتَّقَوْا: انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی، (اگر) وہ ڈرتے، ایضاً، اِتَّقٰی. يَتَّقِیْ۔ لَا تَقُوْلُوْا: مت کہو، نہی جمع حاضر مذکر۔

0 اسماء: خَلَاقٍ: حصہ، نصیبہ۔ مَثُوْبَةٌ: ثواب/جزا۔

وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

وَ	قُوْلُوْا	اُنْظُرْنَا ◌	وَ	اِسْمَعُوْا ◌	وَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ
اور	کہو	ہماری طرف نگاہ کیجئے	اور	(اسکے احکام) سنو	اور	کافروں کیلئے	عذاب ہے

"اُنظرنا" کہا کرو اور خوب سن رکھو، اور کافروں کے لیے دکھ دینے والا

اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ

اَلِيْمٌ	مَا	يَوَدُّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ	اَهْلِ
دردناک/سخت دکھ دینے والا	نہ (تو)	پسند کرتے/چاہتے ہیں	وہ لوگ جو	کافر ہوئے	سے	اہلِ

عذاب ہے۔ جو لوگ کافر ہیں، اہلِ کتاب یا مشرک، وہ اس بات کو

الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ

الْكِتٰبِ	وَ	لَا	الْمُشْرِكِيْنَ 0	اَنْ	يُنَزَّلَ ◌	عَلَيْكُمْ
کتاب	اور	نہ (ہی)	مشرکین	یہ کہ	نازل کی جاتی رہے/اترے	تم پر

پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے خیر (و برکت)

مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ

مِنْ	خَيْرٍ	مِنْ	رَبِّكُمْ	وَ	اللّٰهُ	يَخْتَصُّ ◌	بِ	رَحْمَةِ	هٖ
کوئی	خیر/نیک بات	سے	رب تمہارے	اور	اللہ	خاص کر لیتا ہے	ساتھ	رحمت	اپنی کے

نازل ہو اور اللہ تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿١٠٥﴾ مَا

مَنْ	يَشَآءُ	وَ اللّٰهُ	ذُوْ 0	الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ 0	مَا
جس کو	چاہتا ہے	اور اللہ	صاحب/والا	فضل	بہت بڑا	جو کچھ

لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔ ہم جس

۞ رکوع ١٣ میں حضور ﷺ کی پیروی کرنے والے مومنین کو ہدایات دی جا رہی ہیں کہ وہ بنی اسرائیل کے تاریخی واقعات سے عبرت حاصل کریں اور ان لغزشوں اور گمراہیوں سے بچیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ نیز ان شکوک و شبہات کا جواب دیا ہے جو یہودی مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتے تھے:

۞ اللہ کی طرف سے وحی کا نزول انسانی خواہشوں کا پابند نہیں ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے چن لیتا ہے۔

◌ افعال: اُنْظُرْنَا: ہماری طرف نگاہ کیجئے، اُنْظُرْ صیغہ امر واحد حاضر مذکر، نَظَرَ۔ يَنْظُرُ، نَا ضمیر جمع متکلم۔ اِسْمَعُوْا: سنو، امر جمع حاضر مذکر، سَمِعَ۔ يَسْمَعُ۔ يُنَزَّلَ: (کہ) اتاری جائے، نازل کی جائے، مضارع مجہول واحد غائب مذکر، نَزَّلَ۔ يُنَزِّلُ۔ يَخْتَصُّ: خاص کر لیتا ہے، مخصوص کرتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر۔

0 اسماء: اَلْمُشْرِكِيْنَ: مشرک، مشرکین، اسم فاعل جمع مذکر، مُشْرِكٌ واحد۔ ذُوْ: صاحب/والا۔ اَلْعَظِيْمِ: بڑا، بڑے مرتبے والا۔

٭ایک شریعت کے بعد دوسری کا ظہور اس لیے ہے کہ یا تو نسخ کی حالت پیش آتی ہے یا نسیان کی۔

......نسخ یہ ہے کہ ایک بات پہلے تھی لیکن وہ موقوف ہوگئی اور اسکی جگہ دوسری نے لے لی۔

......نسیان کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ پہلی شریعت اگرچہ کسی حالت میں موجود تھی لیکن زمانے کے تقاضے بدل گئے یا اسکے ماننے والوں نے اس کی عملی روح کو گم کر دیا، لہٰذا یہ ضروری ہوا کہ نئی شریعت ظہور میں آئے۔ اور بعض صورتوں میں ایسا ہوا کہ امتدادِ زمانہ نے پہلی تعلیمات کو بالکل فراموش کر دیا اور اصل حقیقت میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا تو لازم تھا کہ تجدید ہدایت ہو۔

سنت الٰہی کا تقاضا یہ ہے کہ ہر نئی تعلیم پہلی تعلیم سے بہتر ہو یا اس کی مانند۔ کیونکہ دعوتِ حق کی اصل یہ ہے کہ اسکی تکمیل وارتقاء ہو۔

نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ

نَنْسَخْ	مِنْ	اٰيَةٍ	اَوْ	نُنْسِ	هَا	نَاْتِ	بِخَيْرٍ	مِنْهَا
ہم منسوخ کر دیتے ہیں	سے/کوئی	آیت	یا	ہم بھلا دیتے ہیں	اسکو	لے آتے ہیں	بہتر	اس سے

آیت کو منسوخ کر دیتے یا اُسے فراموش کرا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت بھیج

اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

اَوْ	مِثْلِ	هَا	اَ	لَمْ	تَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَیْءٍ
یا	مثل/برابر	اسکے	کیا	نہیں	تجھے معلوم	کہ/بیشک	اللہ	پر	ہر	چیز

دیتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر بات پر قادر

قَدِيْرٌ ﴿١٠٦﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

قَدِيْرٌ	اَلَمْ	تَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ	السَّمٰوٰتِ
قادر ہے	کیا نہیں	تجھے معلوم	بیشک	اللہ	اسی کی	سلطنت/بادشاہی	آسمانوں کی

ہے؟ تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی

وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

وَ	الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِنْ	دُوْنِ	اللّٰهِ	مِنْ
اور	زمین کی	اور	نہیں	تمہارے لیے	سے	سوائے	اللہ کے	کوئی

کی ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور

وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٠٧﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا

وَلِيٍّ	وَ	لَا	نَصِيْرٍ	اَمْ	تُرِيْدُوْنَ	اَنْ	تَسْـَٔلُوْا
دوست/حامی	اور	نہ	مددگار	کیا	تم چاہتے ہو	کہ	سوال کرو

مددگار نہیں؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے پیغمبر سے

منزل ۱

◌ افعال: نَنْسَخْ: ہم منسوخ کرتے ہیں، مضارع جمع متکلم، نَسَخَ۔ یَنْسَخُ۔ نُنْسِ: بھلا دیتے ہیں، مضارع جمع متکلم، اَنْسٰی۔ یُنْسِیْ۔
نَاْتِ بِـ: لے آتے ہیں، مضارع جمع متکلم، اَتٰی۔ یَاْتِیْ۔ لَمْ تَعْلَمْ: (کیا) تو نہیں علم رکھتا، مضارع منفی بہ لم واحد حاضر مذکر۔
تُرِیْدُوْنَ: تم چاہتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، اَرَادَ۔ یُرِیْدُ۔ تَسْـَٔلُوْا: (کہ) تم سوال کرو، ایضاً، سَاَلَ۔ یَسْاَلُ۔
0 اسماء: وَلِیٍّ: دوست، صیغہ صفت۔ نَصِیْرٍ: مددگار، صیغہ صفت۔

۞ کثرت سوال اور تعمق فی الدین کی ممانعت۔
تعمق سے ...... مراد یہ ہے کہ مسائل میں ضرورت سے زیادہ باریکیاں نکالنا، ایک سیدھے سادھے معاملہ کو پیچیدہ بنا دینا۔

رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ

قَبْلُ	مِنْ	مُوْسٰى	سُئِلَ ◉	كَمَا ○	كُمْ	رَسُوْلَ
قبل/پہلے	اس سے	موسیٰ سے	سوال کیے گئے	جس طرح	اپنے کو	رسول

اُسی طرح کے سوال کرو جس طرح کے سوال پہلے موسیٰ سے کیے گئے تھے؟

وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ

ضَلَّ ◉	قَدْ	فَ	بِالْاِيْمَانِ	الْكُفْرَ	يَتَبَدَّلْ ◉	مَنْ	وَ
وہ گمراہ ہوا	تحقیق	پس	ساتھ ایمان کے	کفر	بدلے میں لے	جو کوئی	اور

اور جس شخص نے ایمان (چھوڑ کر اس) کے بدلے کفر لیا وہ سیدھے رستے سے

۞ اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں۔ اگرچہ ان پر دین حق کی سچائی واضح ہو چکی ہے لیکن حسد کی بنا پر یہ نہیں چاہتے کہ تم حق پر ثابت قدم رہو۔ پس ایسے لوگوں سے درگزر کا شیوہ اختیار کرنا چاہئے یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ ظاہر کر دے۔

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

الْكِتٰبِ	اَهْلِ	مِنْ	كَثِيْرٌ	وَدَّ	السَّبِيْلِ ○	سَوَآءَ ○
کتاب	اہل	سے	بہت سے لوگ	چاہتے ہیں	راستے سے	سیدھے

بھٹک گیا۔ بہت سے اہل کتاب اپنے دل کی جلن سے یہ چاہتے ہیں

لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا

حَسَدًا	كُفَّارًا	كُمْ	اِيْمَانِ ○	مِنْ بَعْدِ	يَرُدُّوْنَكُمْ ◉	لَوْ
(بسبب) حسد	کافر	تمہارے	ایمان لانے کے	بعد	پھیر دیں/دوبارہ بنا دیں تمہیں	کاش/کسی طرح

کہ ایمان لا چکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں حالانکہ ان

مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

لَهُمْ	تَبَيَّنَ ◉	مَا	مِنْ بَعْدِ	هِمْ	اَنْفُسِ	عِنْدِ	مِنْ
ان پر	ظاہر ہو گیا	کہ	اسکے بعد	اپنے	دلوں	پاس	سے

پر حق ظاہر ہو چکا ہے۔

◉ افعال: سُئِلَ: سوال کیا گیا، اس سے سوال پوچھے گئے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر، سَاَلَ ۔ يَسْاَلُ ۔ يَتَبَدَّلْ: وہ بدلے گا، (جو) بدلہ میں لے گا، مضارع واحد غائب مذکر، تَبَدَّلَ ۔ يَتَبَدَّلُ ۔ ضَلَّ: وہ گمراہ ہوا، ماضی واحد غائب مذکر، ضَلَّ ۔ يَضِلُّ ۔ يَرُدُّوْنَ: وہ لوٹاتے ہیں، وہ لوٹا دیں، مضارع جمع غائب مذکر، رَدَّ ۔ يَرُدُّ ۔ يَرُدُّوْنَكُمْ: (يَرُدُّوْنَ ۔ كُمْ) پھیر دیں تمہیں، دوبارہ بنا دیں تمہیں۔ تَبَيَّنَ: وہ ظاہر ہو گیا، ماضی واحد غائب مذکر، تَبَيَّنَ ۔ يَتَبَيَّنُ۔

○ اسماء: كَمَا: (كَ ۔ مَا) جیسا کہ۔ سَوَآءَ: برابر، سیدھا۔ السَّبِيْلِ: راستہ۔ اِيْمَانِ: ایمان لانا، امن میں ہونا، تسلیم کرنا۔

الْحَقُّ ج فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط

الْحَقُّ	فَ	اُعْفُوْا	وَ	اِصْفَحُوْا	حَتّٰى	يَـاْتِيَ	اللّٰهُ	بِـاَمْرِ	هٖ
حق	پس	تم معاف/درگزر کرو	اور	خیال نہ کرو/دل میں نہ لاؤ	جب تک	لائے/بھیجے	اللہ	حکم	اپنا

تو تم معاف کردو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا (دوسرا) حکم بھیجے۔

النّصف

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ	وَ	اَقِيْمُوْا	الصَّلٰوةَ
بیشک	اللہ	پر	ہر	چیز	قادر ہے	اور	قائم رکھو	نماز

بیشک اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور نماز ادا کرتے رہو

۞ نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ یعنی مالی عبادت کرنا ایسی حالت ہے جس سے مومنین کی روحانی استعداد نشوونما پاتی ہے۔ ان دونوں چیزوں سے اللہ کے ساتھ صحیح تعلق استوار ہوتا ہے اور اجتماعی زندگی میں کمزوری نہیں آسکتی۔

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ

وَ	اٰتُوْا	الزَّكٰوةَ	وَ	مَا	تُقَدِّمُوْا	لِ	اَنْفُسِ	كُمْ	مِنْ	خَيْرٍ
اور	دو/ادا کرو	زکوٰۃ	اور	جو کچھ	تم آگے بھیجو گے	واسطے	جانوں	اپنی کے	سے/کوئی	بھلائی

اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو بھلائی اپنے لیے آگے بھیج رکھو گے اس کو

تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾

تَجِدُوْا	هُ	عِنْدَ	اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِـمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ
موجود پاؤ گے	اسے	ہاں/پاس	اللہ کے	بیشک	اللہ	جو کچھ	تم کرتے ہو	دیکھتا ہے

اللہ کے ہاں پالو گے۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

۞ مذاہب عالم کے پاس دین کی سچائی ایک تھی، یکساں سب کو دی گئی۔ لیکن مذہبی گروہ بندیوں نے الگ الگ حلقے بنا کر اس کو ضائع کردیا۔ اب ہر گروہ دوسرے کو جھٹلا رہا ہے۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا

وَ	قَالُوْا	لَنْ	يَّدْخُلَ	الْجَنَّةَ	اِلَّا	مَنْ	كَانَ	هُوْدًا
اور	(اہل کتاب) کہتے ہیں	ہرگز نہیں	داخل ہوگا	جنت میں	مگر	جو (کوئی)	ہوگا	یہودی

اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی بہشت میں

٭ افعال: اُعْفُوْا: تم معاف کرو، تم درگزر کرو، امر جمع حاضر مذکر، عَفَا. يَعْفُوْ۔ اِصْفَحُوْا: تم درگزر کرو/اعراض کرو، ایضاً، صَفَحَ. يَصْفَحُ۔
يَاْتِيَ بِـ: لے آئے، مضارع واحد غائب مذکر، اَتٰى. يَاْتِيْ۔ تُقَدِّمُوْا: تم آگے بھیجو گے، مضارع جمع حاضر مذکر، قَدَّمَ. يُقَدِّمُ۔
تَجِدُوْا: تم پاؤ گے، ایضاً، وَجَدَ. يَجِدُ۔ لَنْ يَّدْخُلَ: وہ ہرگز داخل نہ ہوگا، مضارع منفی بہ لن واحد غائب مذکر، دَخَلَ. يَدْخُلُ۔
0 اسماء: لِاَنْفُسِكُمْ: تمہارے (/اپنے) نفس کیلئے۔ هُوْدًا: یہودی، هَآئِدٌ واحد، هَآئِد (هَادَ. يَهُوْدُ سے اسم فاعل) کے اصل میں معنی ہیں توبہ کرنے والا/حق کی طرف لوٹنے والا، اہل یہود بچھڑے کی پوجا سے تائب ہوئے اس لیے 'یہود' کہلائے۔

اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

اَوْ	نَصٰرٰى	تِلْكَ	اَمَانِيُّ	هُمْ	قُلْ	هَاتُوْا	بُرْهَانَ	كُمْ
یا	نصرانی	یہ	آرزوئیں/تمنائیں ہیں	انکی	کہہ دیجئے	لے آؤ	دلیل	اپنی

نہیں جانے کا۔ یہ ان لوگوں کے خیالات باطل ہیں۔ (اے پیغمبرؐ ان سے) کہہ دو کہ اگر سچے ہو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١١١﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	بَلٰى	مَنْ	اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ
اگر	ہو تم	سچے	ہاں/کیوں نہیں	جو	مطیع کردے/سر تسلیم خم کردے	منہ اپنا

تو دلیل پیش کرو۔ ہاں جو شخص اللہ کے آگے گردن

لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪

لِلّٰهِ	وَ	هُوَ	مُحْسِنٌ	فَ	لَهٗ	اَجْرُهٗ	عِنْدَ	رَبِّهٖ
اللہ کیلئے	اور	وہ	محسن/نیکوکار (بھی ہو)	پس	اسکے لیے	اجر/ثواب اسکا	پاس	پروردگار اسکے

جھکادے (یعنی ایمان لے آئے) اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اسکا صلہ اسکے پروردگار کے پاس ہے۔

ع ١٣ ٩ ١٣ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَقَالَتِ

وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	وَ	قَالَتْ
اور	نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ	وہ	غمگین ہونگے	اور	کہا

اور ایسے لوگوں کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہونگے۔ اور یہودی

الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّقَالَتِ

الْيَهُوْدُ	لَيْسَتْ	النَّصٰرٰى	عَلٰى	شَيْءٍ	وَ	قَالَتْ
یہود نے	نہیں ہیں	نصاریٰ/عیسائی	پر	کسی چیز/بنیاد	اور	کہا

کہتے ہیں کہ عیسائی رستے پر نہیں اور عیسائی کہتے

صرف خود کو سچائی کا وارث سمجھ رہا ہے۔ اسکا فیصلہ کون کرے کہ سچا کون ہے؟ اگر سب سچے ہیں تو پھر کوئی بھی سچا نہیں ہے کیونکہ ہر فرقہ یا گروہ دوسرے کو غلط کہتا ہے۔ اگر سب جھوٹے ہیں تو خدا کی سچائی ہے کہاں؟

......قرآن کہتا ہے کہ خدا کی سچائی سب کے لیے ہے جو سب کو دی تھی۔ لیکن سب نے سچائی سے انحراف کیا، سب اصل کے اعتبار سے سچے ہیں لیکن سب عمل کے اعتبار سے جھوٹے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ سب اس عالم گیر اور مشترک سچائی پر جمع ہو جائیں تا کہ مذہبی نزاع کا خاتمہ ہو سکے۔ یہ عالم گیر سچائی کیا ہے؟ خدا پرستی اور نیک عملی کا قانون۔ پس دین حق اللہ کا بنایا ہوا ضابطۂ حیات ہے اور اسی کو "الاسلام" کہتے ہیں۔

یہودی کہتے تھے کہ اگر انسان یہودی گروہ میں داخل نہ ہو نجات نہیں پاسکتا۔ عیسائی کہتے تھے جب تک کوئی عیسائی نہ ہو جائے نجات نہیں مل سکتی۔

ⓢ افعال: هَاتُوْا: تم لاؤ، تم لے آؤ، تم دو، امر جمع حاضر مذکر۔ اَسْلَمَ: اس نے تسلیم کیا، ماضی واحد غائب مذکر، اَسْلَمَ۔ يُسْلِمُ۔
يَحْزَنُوْنَ: وہ غمگین ہوں گے، مضارع جمع غائب مذکر، حَزِنَ۔ يَحْزَنُ۔ قَالَتْ: کہا، ماضی واحد غائب مؤنث، قَالَ۔ يَقُوْلُ۔
لَيْسَتْ: نہیں ہے، (عیسائی/یہودی) نہیں ہیں، ماضی واحد غائب مؤنث، افعال ناقصہ میں سے ہے۔
0 اسماء: بُرْهَانَ: دلیل۔ وَجْهَهٗ: (وَجْهَ۔ هٗ) چہرہ اس کا، وَجْهَ مضاف، هٗ مضاف الیہ۔ مُحْسِنٌ: نیکوکار، اسم فاعل۔
اَجْرُهٗ: (اَجْرُ۔ هٗ) اجر اس کا یا ثواب اس کا، اَجْرُ مضاف، هٗ مضاف الیہ۔

النَّصٰرٰی لَیۡسَتِ الۡیَهُوۡدُ عَلٰی شَیۡءٍ ۙ وَّهُمۡ

النَّصٰرٰی	لَیۡسَتۡ	الۡیَهُوۡدُ	عَلٰی	شَیۡءٍ	وَ	هُمۡ
عیسائیوں نے	نہیں ہیں	یہود	پر	کسی شے/راہ	اور/حالانکہ	وہ

ہیں کہ یہودی رستے پر نہیں حالانکہ وہ کتاب (الٰہی)

یَتۡلُوۡنَ الۡکِتٰبَ ؕ کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ

○ یَتۡلُوۡنَ	الۡکِتٰبَ	0 کَذٰلِکَ	قَالَ	الَّذِیۡنَ	لَا	یَعۡلَمُوۡنَ
پڑھتے ہیں	کتاب	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو	نہیں	علم رکھتے

پڑھتے ہیں۔ اسی طرح بالکل انہی کی سی بات وہ لوگ کہتے ہیں

مِثۡلَ قَوۡلِهِمۡ ۚ فَاللّٰهُ یَحۡکُمُ بَیۡنَهُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ

مِثۡلَ	قَوۡلِ	هِمۡ	فَ	اللّٰهُ	○ یَحۡکُمُ	0 بَیۡنَهُمۡ	یَوۡمَ	الۡقِیٰمَةِ
مانند	بات	انکی	پس	اللہ	فیصلہ کریگا	درمیان انکے	دن	قیامت کے

جو (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک)۔ تو جس بات میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں

فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡهِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنۡ اَظۡلَمُ

فِیۡ	مَا	کَانُوۡا	فِیۡهِ	○ یَخۡتَلِفُوۡنَ	وَ	مَنۡ	0 اَظۡلَمُ
میں	اس چیز کہ	یہ ہیں	جس میں	اختلاف کرتے	اور	کون ہے	بڑا ظالم

اللہ قیامت کے دن اسکا ان میں فیصلہ کردے گا۔ اور اس سے بڑھ کر

مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنۡ یُّذۡکَرَ فِیۡهَا

مِنۡ	مَنۡ	○ مَنَعَ	مَسٰجِدَ	اللّٰهِ	اَنۡ	○ یُذۡکَرَ	فِیۡهَا
سے	اس آدمی جو	روکے	مسجدوں سے	اللہ کی	کہ	ذکر کیا جائے	ان میں

ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام کا ذکر کیے جانے کو منع کرے

منزل ۱

......قرآن کہتا ہے نجات کا دارومدار خدا پرستی اور نیک عملی پر ہے نہ کہ کسی گروہ بندی پر۔ جو خدا پرست ہوگا اور نیک عمل کرے گا وہی نجات پائے گا۔

۞ مذہبی گروہ بندی کا تعصب اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ ہر گروہ اپنے علاوہ دوسرے گروہ کے کسی آدمی کو عبادت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہر گروہ یہ چاہتا ہے کہ دوسرے گروہ کی عبادت گاہ ہی ڈھا دے۔ حالانکہ سب خدا پرستی کے مدعی ہیں، سب کا خدا ایک ہے، خدا کسی خاص عبادت گاہ میں مقید

○ افعال: یَتۡلُوۡنَ: وہ تلاوت کرتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، تَلَا۔ یَتۡلُوۡ۔ یَحۡکُمُ: وہ حکم کرتا ہے، فیصلہ کردیگا، مضارع واحد غائب مذکر، حَکَمَ۔ یَحۡکُمُ۔ یَخۡتَلِفُوۡنَ: وہ اختلاف کرتے ہیں، مضارع جمع غائب مذکر، اِخۡتَلَفَ۔ یَخۡتَلِفُ۔ مَنَعَ: اس نے روکا، ماضی واحد غائب مذکر، مَنَعَ۔ یَمۡنَعُ۔ یُذۡکَرَ: (کہ) ذکر کیا جائے، مضارع مجہول واحد غائب مذکر، ذَکَرَ۔ یَذۡکُرُ۔

0 اسماء: کَذٰلِکَ: (کَ۔ ذٰلِکَ) جیسے یہ یعنی اسی کی طرح یا ایسے ہی، اسی طرح۔ بَیۡنَهُمۡ: (بَیۡنَ۔ هُمۡ) ان کے درمیان۔ اَظۡلَمُ: زیادہ ظالم، افعل التفضیل کا صیغہ۔

نہیں۔ جہاں بھی اسکو اخلاص کے ساتھ یاد کیا جائے وہ اس عبادت کو قبول کریگا۔ ایسی عبادت گاہوں کے متولی تو ایسے ہونے چاہئیں جو خدا پرست اور خداترس ہوں۔ شریر لوگ اگر وہاں جائیں تو انہیں خوف ہو کہ ان کی شرارت پر انہیں سزا ملے گی۔

اِسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ

اِسْمُهٗ	وَ	سَعٰى ۞	فِيْ	خَرَابِ ٥	هَا	اُولٰٓئِكَ	مَا	كَانَ ۞
نام اسکا	اور	کوشش کرے	میں	ویرانی/خرابی	ان کی	یہی لوگ ہیں	نہیں	ہے

اور انکی ویرانی میں ساعی ہو۔ ان لوگوں کو کچھ حق نہیں

لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي

لَهُمْ	اَنْ	يَدْخُلُوْا ۞	هَا	اِلَّا	خَآئِفِيْنَ ٥	لَهُمْ	فِيْ
ان کیلئے	یہ کہ	داخل ہوں	ان میں	مگر	ڈرتے ہوئے	ان کے لیے	میں

کہ اُن میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لیے دُنیا میں

الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾

الدُّنْيَا	خِزْيٌ ٥	وَ	لَهُمْ	فِيْ	الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
دنیا	رسوائی/ذلت ہے	اور	ان کیلئے	میں	آخرت	عذاب ہے	بڑا

رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ

وَ	لِلّٰهِ	الْمَشْرِقُ	وَ	الْمَغْرِبُ	فَ	اَيْنَمَا	تُوَلُّوْا ۞	فَ	ثَمَّ ٥
اور	اللہ ہی کیلئے	مشرق	اور	مغرب	پس	جس طرف/جہاں کہیں	تم رخ کرو	پس	اسطرف

اور مشرق اور مغرب سب اللہ ہی کا ہے، تو جدھر تم رخ کرو اُدھر

وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَقَالُوا

وَجْهُ ٥	اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ	وَ قَالُوْا
متوجہ ہے چہرہ/رخ ہے	اللہ کا	بیشک	اللہ	وسعت والا	سب کچھ جاننے والا ہے	اور انہوں نے کہا

اللہ کی ذات ہے۔ بیشک اللہ صاحبِ وسعت اور باخبر ہے۔ اور یہ لوگ

۞ **افعال**: سَعٰى: اس نے کوشش کی، ماضی واحد غائب مذکر، سَعٰى. يَسْعٰى۔ يَدْخُلُوْا: (کہ) داخل ہوں، مضارع جمع غائب مذکر، دَخَلَ. يَدْخُلُ۔ تُوَلُّوْا: تم پھروگے/رخ کروگے، مضارع جمع حاضر مذکر، وَلّٰى. يُوَلِّىْ۔ مَا كَانَ: نہیں ہے/تھا، ماضی منفی واحد غائب مذکر۔

٥ **اسماء**: خَرَابِ: تباہی، ویران کرنا، اجاڑنا (مصدر ہے)، فِيْ خَرَابِهَا: انکے اجاڑنے میں (کوشش کرے)، اس میں هَا ضمیر (واحد غائب مؤنث) مساجد کی طرف ہے اسلئے جمع میں ترجمہ ہوا۔ خَآئِفِيْنَ: ڈرنے والے، اسم فاعل، خَآئِفٌ واحد۔ خِزْيٌ: رسوائی۔ ثَمَّ: وہاں، وہیں، اسم اشارہ ہے۔ وَجْهُ: ذات، چہرہ۔

اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِيْ

اِتَّخَذَ ◌	اللّٰهُ	وَلَدًا 0	سُبْحٰنَهٗ	بَلْ ◌	لَهٗ	مَا	فِيْ
رکھتا ہے/ بنالیا	اللہ نے	بیٹا/اولاد	وہ پاک ہے	بلکہ	اسی کا	جو	میں

اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے، (نہیں) وہ پاک ہے، بلکہ جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ

السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	كُلٌّ	لَهٗ	قٰنِتُوْنَ 0	بَدِيْعُ 0
آسمانوں	اور	زمین	سب (کائنات)	اسکے لیے	تابع فرمان	موجد/ پیدا کرنیوالا

آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور سب اسکے فرمانبردار ہیں۔ (وہی) آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا

السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اِذَا	قَضٰى ◌	اَمْرًا 0	فَ	اِنَّمَا ◌
آسمانوں	اور	زمین کا	اور	جب	فیصلہ کرلیتا ہے/حکم کرتا ہے	کسی کام کا	پس	صرف/ اتنا ہی

اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے۔ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو

يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا

يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ ◌	فَيَكُوْنُ ◌	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	لَا
کہہ دیتا ہے	اسکو	ہوجا	پس ہوجاتا ہے	اور	کہا	ان لوگوں نے جو	نہیں

اسکو ارشاد فرمادیتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتا ہے۔ اور جو لوگ (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک)

يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ

يَعْلَمُوْنَ	لَوْ	لَا	يُكَلِّمُنَا ◌	اللّٰهُ	اَوْ	تَاْتِيْنَا ◌	اٰيَةٌ	كَذٰلِكَ
جانتے/علم رکھتے	کیوں	نہیں	بات کرتا ہم سے	اللہ	یا	آتی ہمارے پاس	کوئی نشانی	اسی طرح

وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔ اسی طرح

۞ یہودیوں اور عیسائیوں کی گمراہی یہ ہے کہ وہ کتابِ الٰہی سے منحرف ہوگئے اور اس باطل اعتقاد پر اپنی اپنی گروہ بندیاں قائم کرلیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے۔ چنانچہ یہودی حضرت عزیرؑ کو اور عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہنے لگے۔ حالانکہ اللہ کی ذات اس سے پاک ہے۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ اسی کا ہے۔

۞ مشرکین عرب کے جاہلانہ اور حاسدانہ اعتراضات کا جواب۔

۞ جس طرح ہر زمانہ میں سچائی کا مزاج ایک جیسا رہا ہے اسی طرح انسانی گمراہی کا مزاج بھی ایک جیسا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں منکرین حق نے ایک ہی طریقہ پر سچائیوں کو

◌ **افعال**: **اِتَّخَذَ**: بنالیا، ماضی واحد غائب مذکر۔ **قَضٰى**: اس نے حکم کیا/ فیصلہ کیا، (جب) وہ فیصلہ کرلیتا ہے، ماضی واحد غائب مذکر، قَضٰى. يَقْضِىْ۔ **كُنْ**: ہوجا، امر واحد حاضر مذکر، كَانَ. يَكُوْنُ۔ **يَكُوْنُ**: ہوجاتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر۔ **يُكَلِّمُ**: وہ کلام کرتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، كَلَّمَ. يُكَلِّمُ۔ **تَاْتِىْ**: وہ آتی ہے، مضارع واحد غائب مؤنث، اَتٰى. يَاْتِىْ۔

0 **اسماء**: **وَلَدًا**: بیٹا۔ **قٰنِتُوْنَ**: اطاعت کرنے والے، اسم فاعل جمع مذکر، قَانِتٌ واحد۔ **بَدِيْعُ**: پیدا کرنے والا، نئی طرح بنانے والا۔ **اَمْرًا**: کوئی کام۔ ◌ **حروف**: **بَلْ**: بلکہ۔ **اِنَّمَا**: (اِنَّ. مَا) صرف، سوائے اسکے نہیں، بیشک، اِنَّ حرف تاکید اور مَا زائدہ (کافہ)۔

قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ

قَالَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِثْلَ	قَوْلِ	هِمْ	تَشَابَهَتْ ۞
کہا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے تھے	مانند/طرح	بات	انکی	مشابہت ہے/ایک جیسے ہیں

جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی اِنہی کی سی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کے دل آپس میں ملتے جلتے

قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ

قُلُوْبُ	هُمْ	قَدْ	بَيَّنَّا ۞	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يُوْقِنُوْنَ	اِنَّا
دل	انکے	بیشک	ہم واضح کر چکے ہیں	نشانیاں	ان لوگوں کیلئے	جو یقین رکھتے ہیں	بیشک

ہیں۔ جو لوگ صاحبِ یقین ہیں انکے (سمجھانے کے) لیے ہم نے نشانیاں بیان کر دی ہیں۔ (اے محمدؐ) ہم

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ

اَرْسَلْنَا ۞	كَ	بِالْحَقِّ	بَشِيْرًا ٥	وَ	نَذِيْرًا ٥	وَ	لَا	تُسْـَٔلُ ۞
بھیجا ہم نے	آپکو	ساتھ حق کے	خوشخبری دینے والا	اور	خبردار کرنیوالا	اور	نہیں	آپ سے سوال کیا جائیگا

نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہلِ دوزخ کے بارے میں

عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ

عَنْ	اَصْحٰبِ	الْجَحِيْمِ	وَ	لَنْ	تَرْضٰى ۞	عَنْكَ
متعلق	اصحاب	دوزخ	اور	ہرگز نہیں	راضی ہونگے	آپ سے

تم سے کچھ پرسش نہیں ہوگی۔ اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے

الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ

الْيَهُوْدُ	وَ	لَا	النَّصٰرٰى	حَتّٰى	تَتَّبِعَ ۞	مِلَّةَ ٥	هُمْ	قُلْ
یہودی	اور	نہ	عیسائی	یہاں تک کہ	آپ پیروی کریں	طریقہ کی	انکے	کہہ دیجئے

اور نہ عیسائی، یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو۔ (ان سے) کہہ دو کہ

جھٹلایا اور ایک ہی طرح مخالفت کی صدائیں بلند ہوئیں۔

۞ دعوت حق کی پہچان یہ ہے کہ پیغمبر کی تعلیمات اور انکی زندگی کو دیکھا جائے۔ یہ بات سنت الٰہی کے خلاف ہے کہ لوگوں کے جاہلانہ خیالات کے مطابق معجزے دکھائے جائیں۔

۞ **افعال:** تَشَابَهَتْ: وہ مشابہ ہوگئی، (انکے دل) ملتے جلتے ہیں (/ تھے)، ماضی واحد غائب مؤنث، تَشَابُهٌ سے۔ قَدْ بَيَّنَّا: ہم نے بیان کر دی ہیں، ماضی قریب جمع متکلم، بَيَّنَ۔ يُبَيِّنُ۔ اَرْسَلْنَا: ہم نے ارسال کیا/ بھیجا، ماضی جمع متکلم، اَرْسَلَ۔ يُرْسِلُ۔ لَا تُسْـَٔلُ: تجھ سے سوال نہ کیا جائے گا، مضارع مجہول منفی واحد حاضر مذکر، سَئَلَ۔ يَسْئَلُ۔ لَنْ تَرْضٰى: (یہود/ نصاریٰ) ہرگز راضی نہ ہوں گے، مضارع منفی بہ لن واحد غائب مؤنث، رَضِيَ۔ يَرْضٰى۔ تَتَّبِعَ: تو پیروی کرے، مضارع واحد حاضر مذکر، اِتَّبَعَ۔ يَتَّبِعُ۔

٥ **اسماء:** بَشِيْرًا: بشارت دینے والا، صیغہ صفت۔ نَذِيْرًا: ڈرانے والا، صیغہ صفت۔ مِلَّةَ: مذہب، اصول، عقائد۔

إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

إِنَّ	هُدَى	اللَّهِ	هُوَ	الْهُدَىٰ	وَ	لَئِنْ ◎	اتَّبَعْتَ ◎
بیشک	ہدایت	اللہ کی	وہ/ہی	ہدایت ہے	اور	اگر	آپ نے اتباع کیا/ پیروی کی

اللہ کی ہدایت (یعنی دینِ اسلام) ہی ہدایت ہے۔ اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس

أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا

أَهْوَاءَ 0	هُمْ	بَعْدَ	الَّذِي	جَاءَكَ	مِنَ	الْعِلْمِ	مَا
خواہشات کی	ان کی	بعد	اسکے کہ	آچکا آپ کے پاس	سے	علم	نہیں

علم (یعنی وحی خدا) کے آجانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تم کو (عذاب)

لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾ الَّذِينَ (وقف منزل)

لَكَ	مِنَ	اللَّهِ	مِنْ	وَلِيٍّ 0	وَ	لَا	نَصِيرٍ 0	الَّذِينَ
آپ کے لیے	سے	اللہ	کوئی	دوست	اور	نہ	مددگار	وہ لوگ کہ

اللہ سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہوگا نہ کوئی مددگار۔ جن لوگوں کو ہم نے

آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ ۗ أُولَٰئِكَ

آتَيْنَا	هُمْ	الْكِتَابَ	يَتْلُونَ	هُ	حَقَّ	تِلَاوَتِهِ 0	أُولَٰئِكَ
دی ہم نے	جن کو	کتاب	پڑھتے ہیں	اسکو	(جیسا) حق ہے	اسکے پڑھنے کا	وہی لوگ

کتاب عنایت کی ہے وہ اسکو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا اسکے پڑھنے کا حق ہے۔ یہی لوگ

يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

يُؤْمِنُونَ	بِهِ	وَ	مَنْ	يَكْفُرْ ◎	بِهِ	فَ	أُولَٰئِكَ	هُمُ
ایمان لاتے ہیں	اس پر	اور	جو	انکار کرتے ہیں	ساتھ اسکے	پس	وہی ہیں	وہ

اس پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ اور جو لوگ اسکو نہیں مانتے وہ خسارہ

۞ یہودیت یا عیسائیت نے الگ الگ گروہ بندیاں بنالیں۔ یہ سب انسانی گمراہی کی گروہ بندیاں ہیں۔ حقیقت تو بس ہدایت ہی کی راہ ہے، جو اس پر چلے گا وہی ہدایت یافتہ ہوگا خواہ وہ ان بناوٹی گروہ بندیوں میں داخل ہو یا نہ ہو۔ حق پسندی کی جگہ محض گروہ بندی نے لے لی ہے۔ دیکھنا یہ چاہئے کہ ایک انسان کا اعتقاد اور عمل کیا ہے؟ یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ اس کا تعلق کس گروہ بندی سے ہے۔ جب ایسی حالت ہو جائے تو ظاہر ہے دلائل وحقائق کچھ کام نہیں کرتے، کتنی ہی سچی اور معقول بات کیوں نہ کی جائے ان لوگوں کے لیے بے کار ہے۔

◎ افعال: اِتَّبَعْتَ: تو نے پیروی کی، ماضی واحد حاضر مذکر، اِتَّبَعَ۔ يَتَّبِعُ۔ يَكْفُرْ: (جو) کفر کرے/ انکار کرے، مضارع واحد غائب مذکر، كَفَرَ۔ يَكْفُرُ۔

0 اسماء: اَهْوَآءَ: خواہشیں، هَوٰى واحد۔ وَلِيٍّ: دوست۔ نَصِيرٍ: مددگار۔ تِلَاوَةِ: تلاوت، پڑھنا، یہ پڑھنا صرف کتب آسمانی کیلیے ہے۔

◎ حروف: لَئِنْ: (لَ۔ اِنْ) اگر، لَ لام زائد اور اِنْ حرف شرط۔

ع ١٤ ٩ ١٤

الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٢١﴾ ع يٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ

الْخٰسِرُوْنَ	يَا	بَنِیْ	اِسْرَآءِيْلَ	اُذْكُرُوْا	نِعْمَتِیْ
نقصان اٹھانے والے	اے	بیٹو/بنی	اسرائیل	یادکرو	میری نعمت

پانے والے ہیں۔اے بنی اسرائیل میرے وہ احسان یادکرو جو میں نے

الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى

الَّتِیْ	اَنْعَمْتُ	عَلَيْكُمْ	وَ	اَنِّیْ	فَضَّلْتُ	كُمْ	عَلٰی
جو	انعام کی میں نے	تم پر	اور	بے شک میں نے	فضیلت دی (میں نے)	تم کو	پر

تم پر کیے اور یہ کہ میں نے تم کو اہلِ عالم پر فضیلت

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ

الْعٰلَمِيْنَ	وَ	اِتَّقُوْا ◌	يَوْمًا	لَا	تَجْزِیْ	نَفْسٌ	عَنْ
اہل عالم/دنیاوالوں	اور	ڈرو	اس دن سے	نہیں	کام آئیگا	کوئی آدمی	بابت

بخشی۔اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے

نَّفْسٍ شَيْــًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا

نَفْسٍ	شَيْئًا	وَ	لَا	يُقْبَلُ	مِنْهَا 0	عَدْلٌ	وَ	لَا	تَنْفَعُ ◌	هَا
کسی آدمی کے	کچھ بھی	اور	نہ	قبول کیا جائیگا	اس سے	کوئی بدلہ	اور	نہ	فائدہ دیگی	اسے

اور نہ اس سے بدلہ قبول کیا جائے اور نہ اسکو کسی کی سفارش کچھ فائدہ دے

۞...... حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش

......منصبِ امامت کا عطیہ

......دینِ الٰہی کی دعوت

......کعبۃ اللہ کی تعمیر

شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ

شَفَاعَةٌ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ	وَ	اِذْ 0	اِبْتَلٰی ◌	اِبْرٰهٖمَ
کوئی سفارش	اور	نہ	وہ/انکی	مدد کی جائیگی	اور	جب	آزمایا	ابراہیم کو

اور نہ لوگوں کو (کسی اور طرح کی) مدد مل سکے۔اور جب پروردگار نے چند باتوں میں ابراہیم کی

◌ **افعال**: **اِتَّقُوْا**: ڈرو، پرہیزگاری اختیار کرو، امر جمع حاضر مذکر، اِتَّقٰی۔یَتَّقِیْ۔ **لَاتَنْفَعُ**: نہ نفع دے گی، مضارع منفی واحد غائب مؤنث، نَفَعَ۔یَنْفَعُ۔ **اِبْتَلٰی**: آزمائش میں مبتلا کیا، آزمایا، امتحان لیا، ماضی واحد غائب مذکر، اِبْتَلٰی۔یَبْتَلِیْ۔

0 **اسماء**: **مِنْهَا**: (مِنْ۔هَا) اس سے، مِنْ (سے) حرف جر، هَا (اس) ضمیر واحد غائب مؤنث۔ **اِذْ**: جب، ظرف زمان۔

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

رَبُّهٗ	بِكَلِمٰتٍ ⁰	فَ	اَتَمَّهُنَّ ⊙	قَالَ	اِنِّیْ	جَاعِلُكَ	لِلنَّاسِ
اسکے رب نے	چند باتوں میں	پس	پورا کردیا ان کو	فرمایا	بیشک میں	بنانیوالا تجھے	لوگوں کیلئے

آزمائش کی تو وہ ان میں پورے اترے۔ اللہ نے کہا کہ میں تم کو لوگوں کا

اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ

اِمَامًا	قَالَ	وَ	مِنْ	ذُرِّیَّةِ ⁰	ی	قَالَ	لَا	یَنَالُ ⊙
پیشوا/امام/رہنما	کہا (ابراہیمؑ نے)	اور	سے	اولاد	میری	فرمایا	نہیں	پہنچا کرتا

پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ (پروردگار) میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنائیو)، اللہ نے فرمایا کہ ہمارا

عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً

عَهْدِیْ	الظّٰلِمِیْنَ	وَ	اِذْ	جَعَلْنَا ⊙	الْبَیْتَ	مَثَابَةً ⁰
عہد میرا	ظالموں کو	اور	جب	بنایا ہم نے	بیت اللہ	مرکز/اکٹھا ہونے کی جگہ

اقرار ظالموں کے لیے نہیں ہوا کرتا۔ اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے

لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ

لِلنَّاسِ	وَ	اَمْنًا ⁰	وَ	اِتَّخِذُوْا ⊙	مِنْ	مَقَامِ	اِبْرٰهٖمَ
لوگوں کے لیے	اور	امن	اور	(حکم دیا) بناؤ/مقرر کرو	سے	مقام	ابراہیم

جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور (حکم دیا کہ) جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے

مُصَلًّی ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ

مُصَلًّی ⁰	وَ	عَهِدْنَا ⊙	اِلٰی	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	اَنْ
نماز کی جگہ	اور	حکم بھیجا ہم نے	طرف	ابراہیم	اور	اسماعیل کی	کہ

تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو۔ اور ابراہیم اور اسماعیل کو کہا کہ

......امت مسلمہ کے لیے آپؑ کی دعا

اس تذکرے سے چار باتیں نمایاں ہوتی ہیں:

۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب کے لیے ایک مسلمہ شخصیت تھی۔ اور ان کی دعوت و طریقہ سے کسی کو بھی انکار نہ تھا۔

۲) ان تینوں گروہوں کے عقائد اور رسوم حضرت ابراہیمؑ سے بہت بعد کی پیداوار ہیں، جو حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ نہ تھا۔ جو طریقہ انکا تھا وہی حضور ﷺ کی دعوت ہے۔

۳) یہودیوں کا دعویٰ زیادہ تر نسلی غرور پر مبنی تھا، ہم ابراہیمؑ کی نسل سے ہیں، تورات میں اسی نسل میں برکت کی بشارت ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ بنی اسحاق کی طرح بنی اسماعیل بھی تو اس برکت میں شریک ہیں۔ پھر جو کچھ بھی ہے وہ عہد برکت نیک کرداروں کیلئے ہے نہ کہ بدکرداروں کے لیے۔ جنہوں نے ایمان اور نیک عمل کی سعادت کھودی ان کے لیے نسلی امتیاز سے کچھ حاصل نہیں ہو

⊙ افعال: اَتَمَّ: پورا کیا، ماضی واحد غائب مذکر، اَتَمَّ۔ یُتِمُّ۔ لَا یَنَالُ: نہیں پہنچے گا، مضارع منفی واحد غائب مذکر، نَالَ۔ یَنَالُ۔
اِتَّخِذُوْا: مقرر کرو/ بناؤ، امر جمع حاضر مذکر، اِتَّخَذَ۔ یَتَّخِذُ۔ جَعَلْنَا: ہم نے بنایا، ماضی جمع متکلم، جَعَلَ۔ یَجْعَلُ۔ عَهِدْنَا (اِلٰی): ہم نے حکم دیا/ تاکید کردی، ماضی جمع متکلم۔

⁰ اسماء: كَلِمٰتٍ: باتیں، كَلِمَةٌ واحد۔ مَثَابَةً: مرکز، اکٹھا ہونے کی جگہ، ظرف مکان۔ اَمْنًا: امن (کی جگہ)۔ ذُرِّیَّتِیْ: میری اولاد، ذُرِّیَّةِ مضاف، ی (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔ مُصَلًّی: نماز کی جگہ، ظرف مکان۔

طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ

الرُّكَّعِ ۰	وَ	الْعٰكِفِيْنَ	وَ	الطَّآئِفِيْنَ	لِ	بَيْتِيَ ۰	طَهِّرَا ⓐ
رکوع کرنیوالوں	اور	اعتکاف کرنیوالوں	اور	طواف کرنیوالوں	لیے	میرا گھر	پاک صاف رکھو

طواف کرنیوالوں اور اعتکاف کرنیوالوں اور رکوع کرنیوالوں اور سجدہ کرنیوالوں کیلئے میرے گھر کو پاک

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ

اِجْعَلْ	رَبِّ ①	اِبْرٰهٖمُ	قَالَ	اِذْ	وَ	السُّجُوْدِ ۰
بنادے	اے میرے پروردگار	ابراہیم نے	کہا	جب	اور	سجدہ کرنیوالوں کے

صاف رکھا کرو۔ اور جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے پروردگار اس جگہ کو

هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

الثَّمَرٰتِ	مِنْ	اَهْلَهٗ	اُرْزُقْ ⓐ	وَ	اٰمِنًا ۰	بَلَدًا ۰	هٰذَا
پھلوں	سے	اسکے رہنے والوں کو	روزی دے	اور	امن والا	شہر	یہ

امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ پر اور آخرت پر

مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ

قَالَ	الْاٰخِرِ	الْيَوْمِ	وَ	بِاللّٰهِ	مِنْهُمْ	اٰمَنَ	مَنْ
فرمایا	قیامت/آخرت کے	دن پر	اور	اللہ پر	ان میں سے	ایمان لائے	جو

ایمان لائیں ان کے کھانے کو میوے عطا کر۔ تو اللہ نے فرمایا کہ

وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى

اِلٰى	هٗ	اَضْطَرُّ ⓐ	ثُمَّ	قَلِيْلًا	هٗ	اُمَتِّعُ ⓐ	فَ	كَفَرَ	مَنْ	وَ
طرف	اسکو	مجبور کردونگا	پھر	تھوڑا سا	اسکو	فائدہ پہنچاؤنگا	پس	کفر کریگا	جو کوئی	اور

جو کافر ہوگا میں اسکو بھی کسی قدر متمتع کرونگا (مگر) پھر اسکو (عذاب) دوزخ کے (بھگتنے کے) لیے

سکتا۔
۴) اب سابقہ امتوں کے زوال کے بعد منصب امامت حضرت ابراہیمؑ کی اس نسل میں منتقل ہوگیا جس کا تعلق بنی اسماعیل سے ہے۔ اب حضور ﷺ کی امت کو اس دعوت اور منصب کیلئے چن لیا گیا ہے تاکہ اقوام عالم کی ہدایت کا ذریعہ بنے۔ چنانچہ کعبۃ اللہ کی تعمیر سے اس کی ابتدا ہوئی اور حضرت ابراہیمؑ کی دعا اس امت کی آمد کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔
(آیت ۱۳۰ تک)

ⓐ **افعال**: طَهِّرَا: تم دونوں پاک صاف رکھو، امر تثنیہ حاضر مذکر، طَهَّرَ۔ يُطَهِّرُ۔ اُرْزُقْ: رزق دے، امر واحد حاضر مذکر، رَزَقَ۔ يَرْزُقُ۔
اُمَتِّعُ: میں فائدہ پہنچاؤں گا، بہرہ مند کروں گا، مضارع واحد متکلم، مَتَّعَ۔ يُمَتِّعُ۔ اَضْطَرُّ: میں مجبور کروں گا، ایضاً، اِضْطَرَّ۔ يَضْطَرُّ۔

۰ **اسماء**: بَيْتِيَ: (بَيْتِ۔ یَ) میرا گھر، مرکب اضافی۔ الرُّكَّعِ: رکوع کرنے والے، اسم فاعل، رَاكِعٌ کی جمع۔ السُّجُوْدِ: سجدہ کرنے والے، سَاجِدٌ کی جمع جو اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ بَلَدًا: شہر۔ اٰمِنًا: امن والا، پرامن، اسم فاعل۔

① رَبِّ اصل میں يَا رَبِّيْ ہے؛ اس میں يَا حرف ندا اور ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہیں۔

عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ يَرْفَعُ

عَذَابِ	النَّارِ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ٥	وَ	اِذْ	يَرْفَعُ ۞
عذاب	آگ/دوزخ	اور	بہت بری ہے	لوٹنے کی جگہ	اور	جب	اٹھاتا تھا

ناچار کردوں گا اور وہ بری جگہ ہے۔ اور جب ابراہیم اور اسماعیل

اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا

اِبْرٰهٖمُ	الْقَوَاعِدَ ٥	مِنْ	الْبَيْتِ	وَ	اِسْمٰعِيْلُ	رَبَّنَا
ابراہیم	بنیادیں	سے/کی	گھر/بیت اللہ	اور	اسماعیل	اے ہمارے پروردگار

بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کررہے تھے (تو دعا کیے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار!

تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا

تَقَبَّلْ ۞	مِنَّا ٥	اِنَّكَ ٥	اَنْتَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ	رَبَّنَا
قبول کر	ہم سے	بیشک تو	تو ہی	سننے والا	جاننے والا	اے ہمارے پروردگار

ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بیشک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ اے پروردگار!

وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً

وَ	اجْعَلْ ۞	نَا	مُسْلِمَيْنِ ٥	لَكَ	وَ	مِنْ	ذُرِّيَّةِ	نَا	اُمَّةً
اور	کر/بنادے	ہمیں	فرماں بردار	اپنے لیے	اور	سے	اولاد	ہماری	امت/گروہ

ہم کو اپنا فرماں بردار بنائے رکھیو اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا

مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ

مُسْلِمَةً	لَكَ	وَ	اَرِنَا ۞	مَنَاسِكَنَا ٥	وَ	تُبْ ۞	عَلَيْنَا
مطیع/فرمانبردار	اپنا	اور	دکھا ہم کو	حج کے قاعدے ہمارے	اور	توبہ قبول کر	ہماری

مطیع بناتے رہیو۔ اور (پروردگار) ہمیں ہمارے طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) توجہ فرما۔

۞ افعال: يَرْفَعُ: وہ اٹھاتا ہے، مضارع واحد غائب مذکر، رَفَعَ. يَرْفَعُ، اِذْ يَرْفَعُ: جب اٹھا رہا تھا۔ تَقَبَّلْ: قبول کر، امر واحد حاضر مذکر، تَقَبَّلَ. يَتَقَبَّلُ۔ اِجْعَلْ: بنادے، امر واحد حاضر مذکر، جَعَلَ. يَجْعَلُ۔ اَرِنَا: دکھا ہمیں، اَرِ صیغہ امر واحد حاضر مذکر، اَرٰى. يُرِىْ، نَا ضمیر مفعول جمع متکلم۔ تُبْ عَلٰى: معاف فرما، توبہ قبول کر، امر واحد حاضر مذکر، دیکھو لغت: تَابَ۔

٥ اسماء: مَصِيْرٌ: ٹھکانا۔ الْقَوَاعِدَ: بنیادیں، قَاعِدَةٌ کی جمع۔ مِنَّا: (مِنْ. نَا) ہم سے۔ اِنَّكَ: (اِنَّ. كَ) بیشک تو۔
مُسْلِمَيْنِ: دو فرمانبرداری کرنے والے، اسم فاعل، مُسْلِمٌ کا تثنیہ۔ مَنَاسِكَ: حج کی عبادتیں، حج کے اعمال یا عبادت کے طریقے۔

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ

اِنَّكَ	اَنْتَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ	رَبَّنَا ❶	وَ	اِبْعَثْ ◌
بے شک تو	تو ہی	توبہ قبول کرنیوالا	بڑا مہربان ہے	اے پروردگار ہمارے	اور	مبعوث فرما/بھیج

بیشک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔ اے پروردگار! ان (لوگوں) میں انہی میں

فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ

فِيْهِمْ	رَسُوْلًا	مِنْهُمْ	يَتْلُوْا	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِكَ
ان میں	ایک رسول	ان میں سے	سنائے/تلاوت کرے	ان پر	آیتیں تیری

سے ایک پیغمبر مبعوث کیجیو جو ان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ

وَ	يُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ ٥	وَ	يُزَكِّيْهِمْ	اِنَّكَ
اور	سکھلائے انکو	کتاب	اور	حکمت	اور	انکا تزکیہ (نفس) کرے	بیشک تو

اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور ان (کے دلوں) کو پاک صاف کیا کرے۔ بیشک تو

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾ ع وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ ١٥ ع ٨ ١٥

اَنْتَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ	وَ	مَنْ	يَرْغَبُ ◌	عَنْ	مِلَّةِ
تو ہی	غالب/زبردست	بڑی حکمت والا	اور	کون	روگردانی کرتا ہے	سے	ملت

غالب اور صاحب حکمت ہے۔ اور ابراہیم کے دین سے کون روگردانی کرسکتا ہے

اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ

اِبْرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنْ	سَفِهَ ◌	نَفْسَهٗ	وَ	لَقَدْ	اِصْطَفَيْنَا ◌	هُ
ابراہیم	مگر/سوائے	اسکے جو	جاہل ہو	اپنے نفس سے/بذات خود	اور	یقیناً	منتخب کیا ہم نے	اسکو

بجز اسکے جو نہایت نادان ہو۔ ہم نے انکو دنیا میں بھی منتخب

◌ افعال: اِبْعَثْ: بھیج، مبعوث فرما، امر واحد حاضر مذکر، بَعَثَ۔ یَبْعَثُ۔ یَرْغَبُ (عَنْ): روگردانی کرتا ہے/روگردانی کرے، مضارع واحد غائب مذکر، رَغِبَ۔ یَرْغَبُ۔ سَفِهَ: جاہل ہوا، نادان بنایا، ماضی واحد غائب مذکر، سَفِهَ۔ یَسْفَهُ۔ اِصْطَفَيْنَا: ہم نے چن لیا/برگزیدہ کیا، ماضی جمع متکلم، اِصْطَفٰی۔ یَصْطَفِیْ۔

٥ اسماء: الْحِكْمَةَ: دانائی، عقلمندی، دانش، علم وعقل کے ذریعے حق بات دریافت کرلینا۔

❶ رَبَّنَا اصل میں یَا رَبَّنَا ہے، یَا حرف ندا محذوف ہے۔

فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾

فِيْ	الدُّنْيَا	وَ	اِنَّهٗ	فِيْ	الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ	الصّٰلِحِيْنَ ٥
میں	دنیا	اور	بیشک وہ	میں	آخرت	البتہ میں سے	صالحین/نیک لوگوں

کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ (زمرۂ) صلحاء میں ہونگے۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ

اِذْ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	اَسْلِمْ ⊙	قَالَ	اَسْلَمْتُ ⊙	لِرَبِّ
جب	کہا	اسکو	پروردگار اسکے نے	اسلام لے آؤ	کہا اس نے	میں فرمانبردار ہوا	رب کا

جب ان سے انکے پروردگار نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین کے آگے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ

الْعٰلَمِيْنَ	وَ	وَصّٰى ⊙	بِهَا	اِبْرٰهٖمُ	بَنِيْهِ	وَ	يَعْقُوْبُ
سب جہانوں کے	اور	ہدایت/وصیت کی	اسکی	ابراہیم نے	اپنے بیٹوں کو	اور	یعقوب نے (بھی)

سر اطاعت خم کرتا ہوں۔ اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی (اپنے

يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ

يٰبَنِيَّ	اِنَّ	اللّٰهَ	اِصْطَفٰى	لَكُمُ	الدِّيْنَ	فَ	لَا	تَمُوْتُنَّ ⊙
اے میرے بیٹو	بیشک	اللہ نے	چن لیا	تمہارے لیے	اس دین کو	پس	نہ	ہرگز مرنا تم

فرزندوں سے یہی کہا) کہ بیٹا اللہ نے تمہارے لیے یہی دین پسند فرمایا ہے، تو مرنا

اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ

اِلَّا	وَ	اَنْتُمْ	مُسْلِمُوْنَ	اَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ	اِذْ	حَضَرَ ⊙
مگر	اور/جبکہ	تم	مسلمان ہو	کیا	تم تھے	حاضر/موجود	جب	آئی

تو مسلمان ہی مرنا۔ بھلا جس وقت یعقوب وفات پانے

۞ حضرت ابراہیمؑ نے دین کی جو راہ اختیار کی تھی اسی کی حضرت یعقوبؑ نے بستر مرگ پر اپنی اولاد کو وصیت کی تھی، وہ یہودیت یا مسیحیت نہ تھی، وہ صرف اللہ پر ایمان لانے اور اسکے قانون سعادت کی اطاعت کرنے کی عالم گیر سچائی تھی۔ جس کی طرف قرآن دعوت دے رہا ہے۔ اسی لیے اس کو 'الاسلام' سے تعبیر کیا گیا

⊙ **افعال:** اَسْلِمْ: تو حکم برداری کر، امر واحد حاضر مذکر، اَسْلَمَ۔ يُسْلِمُ۔ اَسْلَمْتُ: میں فرمانبردار ہوا، ماضی واحد متکلم، ایضاً۔
وَصّٰى: اس نے وصیت کی، اس نے ہدایت کی، ماضی واحد غائب مذکر، وَصّٰى۔ يُوَصِّىْ۔ لَا تَمُوْتُنَّ: تم ہرگز نہ مرو/نہ مرنا، نہی بانون تاکید ثقیلہ جمع حاضر مذکر۔ حَضَرَ: حاضر ہوئی، ماضی واحد غائب مذکر، حَضَرَ۔ يَحْضُرُ۔

٥ **اسماء:** الصّٰلِحِيْنَ: نیک لوگ، اسم فاعل جمع مذکر، صَالِحٌ کی جمع۔

ہے، جس کا مفہوم 'اطاعت کرنے' کا ہے: ہر قسم کی نسبتوں، گروہ بندیوں سے الگ ہو کر صرف اور صرف اللہ کی اطاعت کی طرف انسانوں کو بلایا جائے۔

يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ

يَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	اِذْ	قَالَ	لِبَنِيْهِ	مَا 0	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ
یعقوب (کے پاس)	موت	جب	اس نے کہا	اپنے بیٹوں سے	کس کی	تم عبادت کروگے	سے

لگے تو تم اس وقت موجود تھے، جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت

بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ

بَعْدِيْ	قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰـهَكَ	وَ	اِلٰـهَ	اٰبَآئِكَ	اِبْرٰهٖمَ
میرے بعد	انہوں نے کہا	ہم عبادت کرینگے	معبود تیرے کی	اور	معبود کی	تیرے آباؤ اجداد	ابراہیم

کروگے تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیم

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ

وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِلٰـهًا	وَّاحِدًا	وَ	نَحْنُ	لَهٗ
اور	اسماعیل	اور	اسحاق کے	خدائے	واحد کی	اور	ہم	اسی کے

اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے، جو معبود یکتا ہے، اور ہم اسی

✿ ہر فرد یا جماعت کو وہی پیش آئے گا جس پر اس نے عمل کیا۔ نہ کسی ایک کی نیکی دوسرے کو بچا سکتی ہے نہ ایک کی بدی کے لیے کوئی دوسرا جوابدہ ہو گا۔ مذہبی گروہ بندیوں کی تاریخ کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ انسان آباء پرستی اور قدامت کے پھندوں میں بری طرح جکڑا ہوا ہے۔ قدیم جھگڑوں اور روایات کو سینے سے لگائے

مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ

مُسْلِمُوْنَ	تِلْكَ 0	اُمَّةٌ	قَدْ خَلَتْ ◌	لَهَا 0	مَا	كَسَبَتْ ◌
فرمانبردار ہیں	یہ/وہ	ایک امت تھی	جو گزر چکی ہے	اسکے لیے	جو	کمایا اس نے

کے حکم بردار ہیں۔ یہ جماعت گزر چکی، ان کو ان کے اعمال (کا بدلہ ملے گا)

وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾

وَ	لَكُمْ	مَا	كَسَبْتُمْ	وَ	لَا	تُسْـَٔلُوْنَ ◌	عَنْ	مَا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ
اور	تمہارے لیے	جو	کمایا تم نے	اور	نہ	تم سوال کیے جاؤ گے	بابت	اسکی جو	تھے	وہ عمل کرتے

اور تم کو تمہارے اعمال (کا) اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی۔

منزل ۱

◌ افعال: قَدْ خَلَتْ: جو گزر چکی ہے، ماضی قریب واحد غائب مؤنث، خَلَا. يَخْلُوْ۔ كَسَبَتْ: اس نے کمایا، ماضی واحد غائب مؤنث، كَسَبَ. يَكْسِبُ۔ لَا تُسْـَٔلُوْنَ: سوال نہ کیے جاؤ گے، مضارع مجہول منفی جمع حاضر مذکر، سَئَلَ. يَسْئَلُ۔

0 اسماء: مَا: کس کا/کی۔ تِلْكَ: یہ/وہ، اسم اشارہ بعید (واحد مخاطب مؤنث کیلئے)۔ لَهَا: (لَ. هَا) ان کے لیے۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ

وَ	قَالُوْا	كُوْنُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى	تَهْتَدُوْا ۞	قُلْ
اور	کہا انہوں نے	ہو جاؤ	یہودی	یا	عیسائی	ہدایت پا جاؤ گے	کہہ دیجئے

اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو سیدھے رستے پر لگ جاؤ گے۔ (اے پیغمبرؐ! ان

بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

بَلْ	مِلَّةَ	اِبْرٰهٖمَ	حَنِيْفًا 0	وَ	مَا	كَانَ	مِنْ
بلکہ	ملتِ	ابراہیم	جو سچا مسلمان/یکسو تھا	اور	نہ	تھا	سے

سے) کہہ دو، (نہیں) بلکہ (ہم) دینِ ابراہیم (اختیار کیے ہوئے ہیں) جو ایک خدا کے ہو رہے تھے اور مشرکوں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا

الْمُشْرِكِيْنَ	قُوْلُوْا	اٰمَنَّا ۞	بِاللّٰهِ	وَ	مَا	اُنْزِلَ ۞	اِلَيْنَا
شرک کرنیوالوں	کہو تم	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور	اس پر جو	نازل کیا گیا	طرف ہماری

میں سے نہ تھے۔ (مسلمانو) کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اتری اس پر

وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

وَ	مَا	اُنْزِلَ	اِلٰى	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ
اور	اس پر جو	نازل کیا گیا	طرف	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق

اور جو (صحیفے) ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق

وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى

وَ	يَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطِ 0	وَ	مَا	اُوْتِىَ ۞	مُوْسٰى
اور	یعقوب	اور	انکی اولاد	اور	جو	دیا گیا	موسیٰ کو

اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسیٰ اور عیسیٰ کو عطا

ہوئے ہے۔ یہی بات یہود و نصاریٰ کی تھی، وہ کہتے تھے کہ ہم حضرت ابراہیمؑ کی اولاد ہیں لیکن حقیقت میں انکی ان سے کوئی نسبت نہ تھی کیونکہ انہوں نے انکے طریقوں کو چھوڑ دیا تھا۔

اللہ کے ہاں تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ تمہارے باپ دادا کون تھے بلکہ تم سے یہ پوچھا جائے گا کہ تم خود کیا کرتے رہے۔ اسی لیے فرمایا، ”جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کے لیے ہے جو کچھ تم کماؤ گے وہ تمہارے لیے ہے“۔

۞ پس سچائی کی راہ یہ ہوئی کہ ایک دوسرے کو جھٹلانے کی بجائے سب انبیاءؑ کی تصدیق کی جائے۔ یہ خواہ کسی زمانہ یا ملک یا قوم سے تعلق رکھتے ہوں یہ سب ایک سرچشمہ ہدایت کے پیغمبر تھے، لہٰذا سب کی یکساں طور پر تصدیق کرنی چاہئے۔ داعیانِ حق میں سے کسی ایک کا انکار سب کا انکار ہے۔ جو کوئی رسولوں میں تفریق کرتا ہے وہ اللہ کے پورے سلسلہ ہدایت کا منکر ہے۔

۞ **افعال:** **تَهْتَدُوْا**: تم ہدایت پا جاؤ گے، مضارع جمع حاضر مذکر، اِهْتَدٰى۔ يَهْتَدِىْ۔ **اٰمَنَّا**: ہم ایمان لائے، ماضی جمع متکلم، اٰمَنَ۔ يُؤْمِنُ۔
اُنْزِلَ: نازل کیا گیا، ماضی مجہول واحد غائب مذکر، اَنْزَلَ۔ يُنْزِلُ۔ **اُوْتِىَ**: دیا گیا، ایضاً، اٰتٰى۔ يُؤْتِىْ۔

0 **اسماء:** **الْاَسْبَاطِ**: اولاد، بیٹے پوتے، قبیلے، ایک دادا کی اولاد، یہاں پر مراد حضرت یعقوبؑ کی اولاد یعنی بنی اسرائیل۔
حَنِيْفًا: سچا مسلمان/یکسو، یعنی جو سچا مسلمان تھا، جو یکسو تھا، صفت مشبہ۔

قرآن نے آکر تورات وانجیل کی تصدیق کی اور یہ کہا کہ ان کی جن تعلیمات کو تم نے گم کردیا اور سچا دین باقی نہیں رہا، میں انہی سچائیوں کو لے کر آیا ہوں تاکہ تم اس عالمگیر دعوتِ حق کے علمبردار بن جاؤ جس کو حضرت ابراہیمؑ لے کر آئے تھے۔ میری دعوت ملتِ ابراہیمی ہی کی دعوت ہے۔

وَعِيسٰى وَمَآ أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا

وَ	عِيسٰى	وَ	مَا	أُوتِيَ	النَّبِيُّوْنَ ٥	مِنْ	رَبِّهِمْ	لَا
اور	عیسیٰ کو	اور	جو کچھ	دیئے گئے	سب انبیاء	طرف سے	اپنے رب کی	نہیں

ہوئیں ان پر اور جو اور پیغمبروں کو انکے پروردگار کی طرف سے ملیں ان پر (سب پر ایمان لائے)۔ ہم ان

نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۱۳۶﴾

نُفَرِّقُ ⊙	بَيْنَ	أَحَدٍ	مِنْهُمْ	وَ	نَحْنُ	لَهُ	مُسْلِمُونَ
ہم تفریق کرتے ہیں	درمیان	کسی کے	ان میں سے	اور	ہم	اسی کے	فرماں بردار ہیں

پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اُسی (خدائے واحد) کے فرمانبردار ہیں۔

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَآ آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

فَ	إِنْ	آمَنُوا	بِمِثْلِ	مَا	آمَنْتُمْ	بِهِ	فَقَدْ	اِهْتَدَوْا
پس	اگر	وہ ایمان لے آئیں	جیسے	کہ	ایمان لائے ہو تم	اس پر	پس تحقیق	ہدایت پائی انہوں نے

تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب ہو جائیں

وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيكَهُمُ

وَ	إِنْ	تَوَلَّوْا	فَإِنَّمَا	هُمْ	فِي	شِقَاقٍ ٥	فَ	سَ	يَكْفِي ⊙	كَ	هُمْ
اور	اگر	پھر جائیں	تو بیشک	وہ	میں	ضد	پس	عنقریب	کافی ہوگا	آپکو	انکے مقابلے میں

اور اگر منہ پھیرلیں (اور نہ مانیں) تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں۔ اور انکے مقابلہ میں تمہیں اللہ

اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ

اللّٰهُ	وَ	هُوَ	السَّمِيعُ	الْعَلِيمُ	صِبْغَةَ	اللّٰهِ
اللہ	اور	وہ	سنتا ہے	جانتا ہے	رنگ	اللہ کا

کافی ہے۔ اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ (کہہ دو کہ ہم نے) اللہ کا رنگ (اختیار کرلیا ہے)۔

⊙ افعال: لَا نُفَرِّقُ: ہم تفریق نہیں کرتے، مضارع منفی جمع متکلم، فَرَّقَ۔ يُفَرِّقُ۔ يَكْفِي: (اب) کفایت کرے گا، مضارع واحد غائب مذکر، كَفٰى۔ يَكْفِي۔

٥ اسماء: النَّبِيُّوْنَ: نبی، انبیاء، نَبِيٌّ کی جمع۔ شِقَاقٍ: مخالفت، ہٹ دھرمی۔

وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً ۫ وَّنَحۡنُ لَهٗ

وَ	مَنۡ	اَحۡسَنُ ۰	مِنۡ	اللّٰهِ	صِبۡغَةً ۰	وَ	نَحۡنُ	لَهٗ
اور	کس کا	زیادہ اچھا	سے	اللہ	رنگ	اور	ہم	اسی کی

اور اللہ سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے

عٰبِدُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلۡ اَتُحَآجُّوۡنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا

عٰبِدُوۡنَ ۰	قُلۡ	اَتُحَآجُّوۡنَ	نَا	فِیۡ	اللّٰهِ	وَ	هُوَ	رَبُّنَا
بندگی کرنیوالے ہیں	کہہ دیجئے	کیا تم جھگڑتے ہو	ہم سے	میں	اللہ	اور	وہ	پروردگار ہمارا

ہیں۔ (ان سے) کہو، کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو؟ حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا

وَرَبُّكُمۡ ۚ وَلَنَآ اَعۡمَالُنَا وَلَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ ۚ وَنَحۡنُ

وَ	رَبُّكُمۡ	وَ	لَنَا	اَعۡمَالُنَا ۰	وَ	لَكُمۡ	اَعۡمَالُكُمۡ	وَ	نَحۡنُ
اور	پروردگار تمہارا	اور	ہمارے لیے	اعمال ہمارے	اور	تمہارے لیے	اعمال تمہارے	اور	ہم

پروردگار ہے اور ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا)۔ اور ہم

لَهٗ مُخۡلِصُوۡنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ اِنَّ اِبۡرٰهٖمَ

لَهٗ ۰	مُخۡلِصُوۡنَ	اَمۡ	تَقُوۡلُوۡنَ	اِنَّ	اِبۡرٰهٖمَ
اسکے لیے	مخلص ہیں	یا/کیا	تم کہتے ہو	کہ/بیشک	ابراہیم

خاص اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ (اے یہود و نصاریٰ!) کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ ابراہیم

وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطَ كَانُوۡا

وَ	اِسۡمٰعِيۡلَ	وَ	اِسۡحٰقَ	وَ	يَعۡقُوۡبَ	وَ	الۡاَسۡبَاطَ	كَانُوۡا
اور	اسماعیل	اور	اسحاق	اور	یعقوب	اور	اولادِ یعقوب	تھے

اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد یہودی

✿ جب سب کا رب ایک ہے اور ہر انسان کے لیے اس کا اپنا عمل ہے تو پھر اللہ اور اسکے دین کے نام پر یہ جھگڑے کیسے؟ کیوں ایک گروہ دوسرے کا دشمن ہے؟ کیوں ایک انسان دوسرے انسان سے نفرت کرے؟

﴿ افعال: تُحَآجُّوۡنَ: (کیا) تم جھگڑتے ہو، مضارع جمع حاضر مذکر، حَاجَّ۔ یُحَاجُّ (مُحَاجَّةٌ سے)۔

۰ اسماء: اَحۡسَنُ: زیادہ اچھا، افعل التفضیل کا صیغہ۔ صِبۡغَةً: رنگ، دین۔ عٰبِدُوۡنَ: عبادت کرنے والے، اسم فاعل جمع مذکر، عَابِدٌ واحد۔ اَعۡمَالُ: اعمال، کام، عَمَلٌ کی جمع (جو فعل بالقصد سرزد ہو وہ عمل ہے اچھا یا برا)۔ لَهٗ: (لَ. هٗ) اس کے لیے۔

هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰی ؕ قُلۡ ءَاَنۡتُمۡ اَعۡلَمُ اَمِ اللّٰہُ ؕ

هُوۡدًا	اَوۡ	نَصٰرٰی	قُلۡ	ءَ	اَنۡتُمۡ	اَعۡلَمُ ٥	اَمۡ	اللّٰہُ
یہودی	یا	عیسائی	کہہ دیجئے	کیا	تم	زیادہ علم رکھتے ہو	یا	اللہ

یا عیسائی تھے؟ (اے محمدؐ! ان سے) کہو، بھلا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَتَمَ شَهَادَةً عِنۡدَهٗ مِنَ

وَ	مَنۡ	اَظۡلَمُ	مِنۡ	مَنۡ	کَتَمَ ۞	شَهَادَةً ٥	عِنۡدَهٗ	مِنۡ
اور	کون	بڑا ظالم	سے	اس آدمی جو	چھپائے	گواہی	پاس اسکے	طرف سے

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی شہادت کو جو اس کے پاس (کتاب میں موجود) ہے

اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلۡكَ

اللّٰهِ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ ٥	عَمَّا	تَعۡمَلُوۡنَ	تِلۡكَ
اللہ کی	اور	نہیں	اللہ	غافل	اس سے جو	تم عمل کرتے ہو	وہ/یہ

چھپائے۔ اور جو کچھ تم (لوگ) کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں۔ یہ جماعت

اُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَكُمۡ مَّا

اُمَّةٌ	قَدۡ	خَلَتۡ	لَهَا	مَا	كَسَبَتۡ	وَ	لَكُمۡ	مَا
ایک امت	تحقیق	گزر چکی	اس کیلئے	جو	کمایا اس نے	اور	تمہارے لیے	جو

گزر چکی۔ ان کو وہ (ملے گا) جو انہوں نے کیا اور تم کو وہ جو تم

كَسَبۡتُمۡ ۚ وَلَا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶ ع ۱۲ ۱۶

كَسَبۡتُمۡ ۞	وَ	لَا	تُسۡـَٔلُوۡنَ	عَمَّا	كَانُوۡا	يَعۡمَلُوۡنَ ۞
کمایا تم نے	اور	نہیں	تم سے پوچھا جائیگا	اسکے متعلق جو	وہ تھے	عمل کرتے

نے کیا۔ اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی۔

۞ کتمان حق یعنی سچائی اور اس کی حقیقت کو جانتے بوجھتے ظاہر نہ کرنا۔ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔

۞ یاد رکھو! جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔

۞ یہ پارہ دعوتِ ابراہیمؑ اور وحدتِ دین کے بیان کے سلسلہ پر اختتام پذیر ہوا۔

۞ آخری آیت میں ایک دفعہ پھر یہود و نصاریٰ کی آباء پرستی کی تردید کی گئی ہے یعنی اللہ کے نزدیک کسی کے آباء واجداد کا نیک یا بد ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا، ہر کسی کے لیے صرف اسکا اپنا عمل ہے۔ اگر وہ اللہ کی سچائی اور ہدایت کو جان اور مان گیا ہے تو اسے اسکا اجر اللہ کے ہاں ملے گا۔

۞ افعال: کَتَمَ: چھپایا، (جو) چھپائے، ماضی واحد غائب مذکر، کَتَمَ. یَکۡتُمُ۔ کَسَبۡتُمۡ: تم نے کمایا، ماضی جمع حاضر مذکر، کَسَبَ. یَکۡسِبُ۔ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ: وہ عمل کرتے تھے، ماضی استمراری۔

٥ اسماء: اَعۡلَمُ: زیادہ جاننے والا، افعل التفضیل کا صیغہ۔ شَهَادَةً: گواہی، شہادت، قطعی خبر، اقرار۔ غَافِلٍ: بے خبر، غافل، اسم فاعل۔

پارہ اول کے مضامین کا خلاصہ

سورۃ البقرۃ کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے یہ بیان فرمایا ہے کہ قرآن حکیم ایک ایسی کتاب ہے جو سراسر علم حقیقت پر مبنی ہے۔ کیونکہ اس کو اس ذات نے انسانوں کی ہدایت کیلئے نازل فرمایا ہے جو تمام علوم اور حقیقتوں کا سرچشمہ ہے۔ اسلئے اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ اس کی تمام باتیں سراسر ہدایت، علم اور نور پر مبنی ہیں۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو عقائد و اعمال کے اعتبار سے تین قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک ایمان لانے والے، دوسرے جنہوں نے انکار کیا، اور تیسرے جو ایمان اور کفر کے درمیان معلق ہیں یعنی منافق۔

جس طرح انسان جسم اور روح سے مرکب ہے اور جسم بغیر روح کے بیکار ہے۔ اسی طرح اگر غور کیا جائے تو عالم ہستی کی مادی زندگی میں تین ہی حالتیں ہوں گی۔ یا تو سکون ہوگا یا فساد یا دونوں کی درمیانی حالت۔ اسی طرح انسان اپنی ہستی پر غور کرے، یا تو زندگی ہوگی یا موت یا پھر بیماری کی حالت۔ اس بیماری کی حالت کو نہ تو زندگی کہا جا سکتا ہے نہ موت، یہ دونوں کی درمیانی کیفیت ہے۔ یہی حال عقیدہ و عمل کا ہے، ایمان زندگی ہے، بیماری نفاق اور موت کفر.......... ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے گردوپیش دو طرح کے آدمی ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو لاپروا اور غیر ذمہ دار ہوتے ہیں اور بغیر سوچے سمجھے ہر کام میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں، اور دوسرے وہ جو کسی کام کو کرنے سے پہلے خوب اچھی طرح سوچ بچار کر لیتے ہیں۔ اس کام کے اچھے برے پہلو یا نفع اور نقصان کا اچھی طرح جائزہ لے لیتے ہیں اور محتاط زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ دراصل قرآن کی تعلیمات سے فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو متقی (یعنی محتاط زندگی بسر کرنے والے) کہا گیا ہے، پھر متقی لوگوں کی صفات بیان کی گئی ہیں، متقی ایسے آدمی کو کہتے ہیں جو:

۱۔ غیب کی حقیقتوں پر ایمان رکھتا ہو، یعنی خدا کی ذات و صفات، ملائکہ، وحی، جنت اور دوزخ پر ایمان رکھتا ہو۔

۲۔ ایمان لانے کے بعد پوری زندگی میں ان تعلیمات کا سچا نمونہ بن جائے۔ اطاعت کے بعد پہلا عمل نماز قائم کرنا ہے، نہ صرف نماز خود پڑھے بلکہ نماز با جماعت کا اہتمام بھی کرے۔

۳۔ پھر عمل کی دوسری شکل مالی قربانی بیان ہوئی ہے کہ ایسا آدمی زر پرست نہ ہوگا۔ جو کچھ اللہ نے اس کو دیا ہے اس میں سے اللہ کے حکم کے مطابق دوسرے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے۔

۴۔ ان تمام کتابوں پر ایمان لائے جو حضور ﷺ پر اور آپ سے پہلے مختلف زمانوں، قوموں اور ملکوں کے انبیاءؑ پر اتاری گئی ہیں۔

۵۔ آخرت کی زندگی کو برحق مان کر اپنی زندگی اسی عقیدہ کے مطابق بسر کرے اور یہ سمجھے کہ:

(۱) وہ غیر ذمہ دار نہیں ہے، اسے ایک روز اپنے سب عملوں کا حساب دینا ہوگا۔

(۲) جس طرح ایک چیز کی بقا اور زندگی کے لیے ایک مدت اور مہلت ہے اسی طرح اس سارے نظام عالم کو ایک روز فنا ہونا ہے۔

(۳) اس دنیا کے فنا ہونے کے بعد دوسری دنیا پیدا ہوگی، اس میں ہر نفس کو اس کے اچھے یا برے عمل کا بدلہ دیا جائے گا۔

(۴) جو لوگ اس دن نیک ثابت ہوں گے ان کو جنت ملے گی اور جو بد ہوں گے ان کو دوزخ۔

(۵) آخرت کی کامیابی کا معیار دنیا کی خوشحالی یا بدحالی پر نہ ہوگا بلکہ جس کو اللہ قیامت کے روز کامیاب قرار دے گا وہی دراصل فلاح پانے والے ہوں گے۔

جو لوگ ان باتوں پر یقین نہ رکھتے ہوں، وہ قرآن کی تعلیمات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ایسے ہی لوگ کافر یعنی انکار کرنے والے ہیں۔ جب ایسے لوگوں نے ان بنیادی باتوں کو ماننے سے انکار کر دیا اور اپنے لیے اس کے خلاف اپنی خواہشات کا راستہ اختیار کر لیا تو پھر آپ جتنے بھی دلائل سے ان کو سمجھائیں گے وہ آپ کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے۔ ان کی کیفیت ایسی ہوگی کہ گویا آپ کی کوئی بات ان کی سمجھ میں نہیں آرہی، آپ کی باتوں کے لیے ان کے کان بہرے اور آپ کے طریقے کی اچھائیوں کے لیے ان کی آنکھیں اندھی ہو جائیں گی، ایسا محسوس ہوگا

جیسے ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے۔

دوسرے رکوع میں تیسری قسم کے لوگوں کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے جن کو منافق کہتے ہیں۔
منافق کا مادہ نفق ہے جس کے معنی ہیں سرنگ لگانا۔ یا جنگلی چوہے کی طرح زمین میں سوراخ کرنا تاکہ خطرے کے وقت اس میں چھپا جا سکے یا خفیہ راستوں سے بچ کر نکل سکے۔ اس اعتبار سے منافق کا لفظ ایسے گروہ کے لیے بولا جاتا ہے جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے لیکن دل سے اسلام کا قائل نہ ہو۔ یا مسلمانوں کے خلاف جھوٹ، فریب اور غلط الزامات لگا کر اور خفیہ چالیں چل کر ان کو مٹانے کی کوشش کرتا رہے۔ ایسا گروہ کافروں سے بھی بدتر ہوتا ہے کیونکہ کافر ظاہر ہوتے ہیں لیکن منافق مسلمانوں میں شامل ہو کر ان کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔
اسی رکوع میں ایسے ہی منافقین کی چند ابتدائی علامات اور عادات واطوار کا بیان ہے:
(۱) منافقین کی پہلی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ جو کچھ وہ زبان سے کہتے ہیں دل کی گہرائیوں میں نہیں ہوتا اور جو دل میں ہوتا ہے اس کو زبان پر لانے کی جرأت نہیں کر پاتے۔ حقیقت میں یہ لوگ اسلام کے منکر ہیں لیکن صرف مسلمانوں میں اپنا وقار قائم کرنے کے لیے کلمہ پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ اور آخرت کو مانتے ہیں، حالانکہ ان کا عمل اس اقرار کے بالکل برعکس ہے۔
(۲) دوسری قسم کے منافق وہ ہیں جو مسلمانوں سے فائدہ حاصل کرنے اور ان کی تنقید یا گرفت سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار کرانا چاہتے ہیں اور اپنا مفاد اسی میں دیکھتے ہیں کہ ایک طرف مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ شریک رہیں اور دوسری طرف اسلام کے مخالفین سے بھی رابطہ رکھیں تاکہ دونوں طرف سے فائدہ حاصل کرسکیں اور دونوں طرف کے خطرات سے بچ جائیں۔ ایسے افراد مسلمانوں کے ساتھ فریب اور دھوکہ کر رہے ہیں۔ ان کی یہ نفاق کی بیماری اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ وہ نیکی اور بدی میں تمیز نہیں کرسکتے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنے اس طرز عمل سے ملک میں انتشار اور فساد پیدا نہ کریں تو ان کا نعرہ یہ ہوتا ہے کہ ہم تو عوام کی فلاح اور بھلائی کے لیے سب کچھ کر رہے ہیں، حالانکہ پس پردہ سازشیں کرنا، دوست بن کر دشمنی کرنا، جھوٹے الزامات اور پروپیگنڈے سے بدنظمی پیدا کر کے فساد پھیلانا ان کا وطیرہ بن جاتا ہے۔ ان کی اس روش کو دیکھ کر غیر مسلم اور کافر یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اسلام میں کوئی خوبی نہیں ہے۔
(۳) تیسری قسم کے منافق وہ ہیں جو اسلام کے قائل تو ہوتے ہیں لیکن دنیاوی مفادات کے پیش نظر اپنے آبائی تصورات، رسم ورواج کو چھوڑنے اور اسلام کے عائد کردہ ضابطوں کی پابندیاں قبول کرتے ہوئے حقوق وفرائض کا بار اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ ایسے ہی لوگوں کو جب کہا جاتا ہے کہ اسلام کو سچائی اور اخلاص کے ساتھ قبول کریں تو وہ مسلمانوں کو، جو سچے دل سے اسلام کو اپنا کر اپنے آپ کو تکلیفوں اور مشقتوں اور خطرات میں مبتلا کرتے ہیں، کہتے ہیں کیا ہم ان بیوقوفوں کی طرح ایمان لے آئیں جو اس دور میں کفر اور باطل نظریات کے بڑے طاقتور گروہوں کے مقابلے میں اسلام اور حق کو دنیا میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات ان کے نزدیک ناممکن ہے، ان کی رائے میں یہ کام احمقانہ ہے۔
ان کے اس قول کا جواب اللہ نے خود ہی دیا ہے کہ یہی لوگ دراصل احمق ہیں کیونکہ سچائی اور حق ہی کا بالا آخر بول بالا ہوتا ہے۔ ان کو چونکہ آخرت کی زندگی پر یقین نہیں ہوتا ہے اسلئے وہ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ وہ اپنے مفادات کی خاطر جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور جب وہ اسلام کے مخالفین سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو مسلمانوں کو الو بنا رہے ہیں، ہم ان کے اندرونی راز اور پروگرام آپ لوگوں کو بتانے کے لیے ان سے ملتے ہیں، ہم تو ان کا مذاق اڑاتے ہیں...... دراصل اللہ تعالیٰ ان کے تمسخر کو انہی پر پلٹ دیتا ہے، جس چیز کو وہ دنیا میں نفع کا سودا کہتے ہیں وہی آخر کار ان کے لیے نقصان کا باعث بن جاتی ہے اور وہ سراسر خسارے میں رہتے ہیں۔
ایسے ہی منافقین کے بارے میں آخر رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مثالیں دے کر سمجھایا ہے۔ پہلی قسم کے منافقوں کی مثال ایسی ہے کہ اللہ کے ایک بندے نے کفر کے اندھیروں میں اسلام کی روشنی پھیلائی اور اسلام کی دعوت دی اور تمام ماحول روشن ہو گیا اور لوگوں میں نیکی اور بدی، حق و باطل کی تمیز پیدا کردی تو یہ منافق جو خواہشات نفس کے بندے ہیں ان کو اس روشنی کے ماحول میں کچھ بھی نظر نہیں آیا، کیونکہ انہوں نے خود ہی جس راستے کو اپنے لیے منتخب کیا تھا اس میں سرگرداں رہنے کی وجہ سے روشنی کے باوجود تاریکی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ اللہ نے ان کے اس طرز عمل کی وجہ سے ان کا نور چھین لیا۔ اسلام کی جو شمع روشن ہوئی ہے یہ اس سے فائدہ اٹھانے کے سب مواقع کھو بیٹھے اور اپنی اصلی حالت میں مسلمانوں کے سامنے نمایاں ہو گئے اور اس قابل نہ رہے کہ مسلمانوں کو دھوکہ دے سکیں۔ اب وہ اپنی اغراض اور ذاتی مفادات کی وجہ سے اسلام

کی روشنی سے محروم ہوکر اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔ان کا حال یہ ہے کہ ان کے کان حق بات سننے کے لیے، بہرے، زبان حق بات کہنے کے لیے گونگی اور آنکھیں حق کی روشنی دیکھنے کے لیے اندھی ہیں۔

منافقین کا وہ گروہ جو اسلام کا قائل ہے لیکن اسلام کے راستے میں جہاد اور قربانی کرنے کے لیے تیار نہیں: بارش سے مراد اسلام ہے جو انسانوں کے لیے باعث رحمت ہے۔ بادل، کڑک اور چمک سے مراد اسلام، اور کفر کے مقابلے میں وہ سخت قسم کی آزمائشیں ہیں جن سے مومن کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔ کمزور اور ضعیف الایمان منافق اسلام کے فائدے دیکھتے تو اس کی طرف دوڑ پڑتے، مگر جب اسلام کسی قربانی کا مطالبہ کرتا تو پیچھے ہٹ جاتے، شک اور تذبذب میں مبتلا ہو جاتے، جس مجلس میں جاتے اسی کا اثر قبول کر لیتے۔ اگر اسلام میں کامیابی نظر آتی تو اسلام کا ساتھ دینا شروع کر دیتے۔ اسلام قربانی کا مطالبہ کرتا اور ان کے پہلے سے جمے ہوئے خیالات یا خواہشات کے خلاف کوئی بات کہتا تو ٹھٹک کر کھڑے رہ جاتے۔

اللہ تعالیٰ کا قاعدہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے لیے جس راستے کو پسند کرتا ہے، جس حد تک دیکھنا اور سننا چاہتا ہے، اسے اتنا ہی دیکھنے، سننے اور کرنے کی توفیق دیئے رکھتا ہے۔

تیسرے رکوع میں تمام انسانوں کو قرآن مجید کی اصل دعوت پیش کی جارہی ہے......یعنی اے انسانو! اللہ کی بندگی اختیار کرو، کیونکہ وہ تمہارا اور تم سے پہلے انسانوں کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ اسی نے تمہارے لیے آسمانوں اور زمین میں تمام اشیاء کو پیدا کیا تا کہ تم ان سے فائدے حاصل کر سکو۔ اس کے بعد بھی اگر تم اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ تو اس سے بڑھ کر اور ظلم کیا ہو سکتا ہے۔

پھر لوگوں سے کہا گیا کہ اگر تمہیں کوئی شک ہے کہ یہ کلام الٰہی نہیں ہے تو پھر اس جیسا کلام یا ایک آیت ہی پیش کر کے دکھا دو، لیکن تم یہ نہ کر سکو گے۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ آج تک کوئی بھی قرآن کے اس چیلنج کا جواب نہ دے سکا، بلکہ اس کے برعکس اس کلام کا معجزہ یہ ہے کہ بہت تھوڑی مدت میں عرب جیسے بے آب و گیاہ خطے کے ان پڑھ لوگوں میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی۔ ایسی قوم کو جو اخلاق سے بالکل عاری اور حد درجہ پست تھی، تمام دنیا کا پیشوا بنا دیا۔ عربی انکی مادری زبان تھی لیکن وہ بھی آج تک اس قرآنی چیلنج کا جواب نہ دے سکے۔ جس طرح یہ کلام الٰہی برحق اور سچا ہے، اسی طرح حضور ﷺ کی نبوت بھی برحق ہے، اس سچائی میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اسکی تعلیمات قیامت تک تمام نوع انسانی کے لیے، خواہ وہ دنیا کے کسی خطہ میں واقع ہو، ہدایت اور نجات کا ذریعہ ہیں۔ جو لوگ اس کی تعلیمات کو قبول کر کے عمل کریں گے ان کے لیے دنیا میں بھی اچھی اور جنت جیسی زندگی کی بشارت ہے اور آخرت میں ہمیشہ رہنے والی جنت کے باغوں کی راحت اور آرام کی خوشخبری۔ لیکن جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے یا جو ایمان لانا نہیں چاہتے، وہ سیدھی بات کو بھی اپنی کج فکری کی بنا پر غلط رنگ میں دیکھنے کے عادی ہیں۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر اللہ تعالیٰ کسی خاص بات کو سمجھانے کے لیے مکڑی، مکھی، مچھر وغیرہ جیسی مخلوق کو بطور مثال پیش کرتا ہے، لیکن ایسے لوگ اس پر بھی معترض ہوتے ہیں کہ اتنی حقیر چیزوں کا ذکر کس لیے؟ چونکہ ان کے اپنے اندر حق اور نیکی کی طلب نہیں ہے اس لیے انکی نگاہیں ظاہری الفاظ میں اٹک کر رہ جاتی ہیں اور جو متقی ہیں اور حق کے طالب ہیں انکو انہی باتوں میں حکمت کے موتی نظر آتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے خود اپنے لیے غلط راستے کا انتخاب کیا، اللہ ان کو ہدایت نہیں دیتا اور اللہ گمراہ بھی فاسق لوگوں ہی کو کرتا ہے۔

گمراہ اور فاسق لوگ کون ہیں؟ ایسے لوگ جو اللہ کے ساتھ اس بات کا اقرار کر چکے ہیں کہ وہ اس کی بندگی اور اطاعت کریں گے، لیکن یہ عہد کرنے کے بعد اس کو توڑ دیتے ہیں اور اللہ کی بندگی کی بجائے اپنی خواہشات اور دوسرے لادینی نظریات کی پیروی شروع کر دیتے ہیں۔

دوسری نشانی فاسق کی یہ ہے کہ وہ رشتے جن پر تمام تمدن انسانی کا انحصار ہے یعنی میاں بیوی کا رشتہ، باپ اور بیٹے کا رشتہ، استاد اور شاگرد کا رشتہ، زمیندار اور مزارع کا رشتہ، کارخانے دار اور مزدور کا رشتہ، افسر اور ماتحت کا رشتہ، حاکم اور رعایا کا رشتہ، غرض ایسے تمام رشتوں کو توڑ کر تمدن کو فتنہ اور فساد سے بھرتا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ ایسے ہی فاسق لوگ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی خسارے میں رہیں گے۔ کیونکہ یہ خدا اور بندے کے تعلق، اور انسان اور انسان کے تعلق کو بگاڑتا ہے اور دنیا میں فساد پھیلاتا ہے، بس یہی فاسق کی تعریف ہے۔ یعنی اللہ کی نافرمانی میں حد سے نکل جانے والا۔

پھر فرمایا تم اللہ کا انکار کیسے کر سکتے ہو۔ زمین میں جو کچھ ہے، اسی نے پیدا کیا ہے۔ پہلے کچھ نہ تھا تو انسان کو پیدا کیا۔ اس کے لیے آسمانوں اور

زمین کی چیزیں پیدا کیں تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائے۔ انسان اب تک اس زمین کی چیزوں سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ تو پھر تم کیوں اللہ کی ہستی سے انکار کرتے ہو؟ حالانکہ تم بے جان تھے، اس نے جس طرح تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا، اسی طرح زندگی کے بعد موت دے گا اور پھر نئی زندگی عطا کرے گا اور آخر تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، تمہیں آخرت کی زندگی کیلئے ابھی سے تیاری کرنا چاہئے۔

چوتھے رکوع میں انسان کو اس کے حقیقی مقام یعنی اللہ کا بندہ اور خلیفہ (نائب) مقرر کیے جانے کا تذکرہ ہے جس سے انسانی تاریخ کے اس باب کی تفصیلات سامنے آتی ہیں جن کے بارے میں اب تک تاریخ اور سائنس کے طالبعلم سرگرداں نظر آتے ہیں۔ قرآن نے جن حقائق سے پردہ اٹھایا ہے وہ سب حقیقت پر مبنی ہیں۔ جب زمین و آسمان اور اس کائنات کی جملہ چیزوں کو اللہ نے پیدا کیا اور ہر چیز نے اپنا کام شروع کیا تو اللہ نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں جو زمین میں میرا نائب ہوگا اور میرے دیئے ہوئے اختیارات کو میری منشا کے مطابق استعمال کرے گا۔ فرشتوں نے عرض کیا، ہمیں خطرہ ہے کہ یہ مخلوق زمین میں فساد اور خونریزی نہ کرے۔ ہم ہر وقت جناب کی حمد و تقدیس کے لیے حاضر رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ پھر اللہ نے حضرت آدمؑ کو ان تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا جس کی دنیا میں ان کو ضرورت تھی اور مٹی سے پیدا کرنے کے بعد اس میں ہر قسم کی خواہشات، میلانات، دنیوی زندگی کے تعمیر و ارتقاء کے نشیب و فراز سے نوازا اور اس کو اختیار دیا کہ خواہ وہ نیکی کا راستہ قبول کرے یا بدی کا۔ پھر اللہ نے فرشتوں کو سمجھانے کیلئے ایک سوال کیا کہ اگر تم اپنے اس قول میں سچے ہو تو ان اشیاء کے نام بتاؤ۔ انہوں نے عرض کیا، آپ نے جتنا ہمیں علم دیا ہے ہم اس سے زیادہ نہیں جانتے۔ پھر اللہ نے حضرت آدمؑ کی برتری ثابت کرنے کے لیے فرمایا، اے آدم! ان سب کے نام بتا دو۔ انہوں نے تمام چیزوں کے نام اور حقیقتیں بتا دیں۔ پھر جب حضرت آدمؑ کی برتری ثابت ہوگئی تو اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدمؑ کی بزرگی مان کر ان کے آگے جھک جائیں۔ پھر تمام فرشتے حضرت آدمؑ کے سامنے سجدہ میں گر گئے لیکن ابلیس نے انکار کر دیا کیونکہ وہ آگ کا بنا ہوا تھا اور جنوں میں سے تھا۔ اللہ نے اس انکار کی بناء پر ابلیس کو قیامت تک اپنی لعنت کا مستحق قرار دیا اور وہ کافروں میں سے ہوگیا۔

پھر اللہ نے حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کو امتحان کی غرض سے جنت میں رکھا اور ایک خاص درخت کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے قریب نہ جائیں ورنہ نافرمانوں میں سے ہو جائیں گے۔ لیکن ابلیس نے جو ازلی دشمن بن چکا تھا بڑی مکاری اور فریب سے درخت کا پھل کھانے کے لیے بہکایا۔ حضرت آدمؑ اور حضرت حوا نے اس کے فریب میں آ کر اس درخت کا پھل کھا لیا۔ پھر اللہ نے حکم دیا، تم سب جنت سے نکل جاؤ اور زمین پر ایک مقررہ مدت تک زندگی بسر کرو، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو، آخر تمہیں میرے پاس آنا ہوگا۔

حضرت آدمؑ کو اپنی غلطی کا شدید احساس ہوا تو بہت روئے۔ اللہ نے ان کو توبہ کے چند کلمات سکھائے اور ان کی توبہ قبول کر لی۔ پھر اللہ نے فرمایا کہ تم سب کو دنیا میں رہنا ہوگا۔ اور میری طرف سے تمہارے پاس تمہارے اندر سے ہی نیک لوگ میری ہدایت لے کر آئیں گے۔ جو میری ان ہدایات پر عمل کریں گے، میں پھر ان کو اس اصلی گھر جنت میں جگہ دوں گا، ان کو کسی قسم کا خوف اور غم نہ ہوگا اور ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ لیکن جن لوگوں نے میری ہدایات کو نہ مانا، وہ دنیا میں بھی بے اطمینانی اور گمراہی کی زندگی بسر کریں گے اور آخرت میں ہمیشہ کے دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

پانچویں رکوع سے چودھویں رکوع تک مسلسل بنی اسرائیل کو مخاطب کیا گیا ہے، کیونکہ یہ قوم تاریخ انسانی میں کئی ہزار برس تک بنی نوع انسان کے سامنے ترقی و تنزل کا عبرتناک نمونہ بنی رہی ہے۔ بنی اسرائیل کی تاریخ کے وہ عبرتناک ابواب قرآن کے ان رکوعوں میں بیان کرنے سے ایک غرض یہ تھی کہ یہودی اپنی برائیوں سے باز آ کر ایمان لے آئیں اور دوسری طرف مسلمانوں کو یہ بتانا مقصود تھا کہ ان خرابیوں سے، جن کا تفصیل سے ذکر آئندہ آئے گا، بچ کر رہیں۔ انبیاء کرام کو ماننے والے لوگوں میں جو خرابیاں مختلف طریقوں سے آتی ہیں، ہر طبقہ کے مسلمان ان خرابیوں سے بچ کر رہیں، ورنہ بنی اسرائیل کی طرح ان کا انجام ہوگا اور منصب خلافت ان سے چھین لیا جائے گا۔

بنی اسرائیل اپنے انبیاء کرام کی تعلیمات چھوڑ کر اپنی خواہشات کے بندے بن گئے اور ان کی تعلیمات میں تحریف کر کے اصل دین کو بھلا چکے تو آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے۔ کچھ مدت کے بعد اہل مصر نے انکو مغلوب کر لیا اور ان کو اپنا غلام بنا کر ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ آخر حضرت موسیٰؑ نے ان کو اس غلامی سے نجات دلائی .... بنی اسرائیل کا روشن ترین زمانہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا دور تھا۔ اس عرصہ میں اللہ نے ان پر انعامات کی بارش کی۔ پھر انہوں نے دین کو چھوڑا تو آپس میں پھوٹ پڑ گئی اور فرقہ فرقہ ہوگئے اور انبیاءؑ کے دشمن بھی ہوگئے اور ان میں

سے بعض کو قتل بھی کیا۔ یہی وجہ تھی کہ ان پر پھر سے مصائب اور عذاب نازل ہوئے۔ اس رکوع سے بنی اسرائیل کی سرکشی، عہد شکنی، تحریف فی الدین اور نفاق کا تذکرہ ہے۔ ہم یہاں شق وار بیان کرتے ہیں:

- اللہ کے ساتھ جو تم نے عہد کیا تھا اس کو پورا کرو اور ہماری نعمتوں کو یاد کرو۔ اور قرآن مجید پر ایمان لے آؤ جو اس کلام کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے۔
- اشتراء آیات الٰہی یعنی اللہ کی آیات کے بدلے دنیا کی حقیر مالی منفعت حاصل نہ کرو۔ اس میں تحریف نہ کرو اور نہ ہی اپنی خواہشات کے مطابق ان کو بدلو۔
- تلبیس حق اور کتمان حق نہ کرو۔ حق کو باطل کے ساتھ ملا کر مشتبہ نہ کرو اور حق کو نہ چھپاؤ، حالانکہ حقیقت حال سے تم پوری طرح باخبر ہو۔
- تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم سب کچھ جانتے ہو۔
- حق کو قبول کرنے میں جن مشکلات و موانع کا تمہیں سامنا ہے تو اس مشکل اور دشواری کا علاج صبر اور نماز میں ہے۔ صبر و نماز سے پوری زندگی کے مشکل مراحل میں مدد لی جاسکتی ہے۔
- جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر انعامات کی بارش کی تو انہوں نے استبدال نعمت کی راہ اختیار کی۔ پہلا انعام یہ تھا کہ فرعون کی غلامی سے نجات ملی، دوسرا انعام یہ تھا کہ کتاب و فرقان کا عطیہ دیا گیا، لیکن انہوں نے بت پرستی اختیار کی، اور گوسالہ پرستی اختیار کر کے اللہ کے انعامات کی ناشکری کی روش اختیار کی۔ اللہ نے حکم دیا کہ اس بچھڑے کو دریا میں پھینک دو اور ان لوگوں کو قتل کر دو جنہوں نے یہ راستہ دکھایا، تب تمہاری توبہ قبول ہوگی۔ آخر اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ پھر جزیرہ نمائے سینا میں چالیس سال تک رہے۔ وہاں بادلوں کا سایہ کیا گیا تاکہ دھوپ سے بچے رہیں، 'من و سلویٰ' جیسی نعمت بغیر مشقت کے نازل کی۔ پھر انہوں نے شہری زندگی کا مطالبہ کیا تو حکم ہوا کہ ایک فاتح قوم کی حیثیت سے عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ سے معافی مانگتے ہوئے شہر میں داخل ہو جاؤ، وہاں تمہیں ہر قسم کی نعمتیں میسر آئیں گی۔ لیکن انہوں نے پھر اس حکم کی خلاف ورزی اور نافرمانی شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات کے باوجود ہر بات کے مقابلہ میں شکر بجالانے کی جگہ اپنی ہٹ دھرمی سے کام لیا، مفت کی چیزوں پر قناعت نہ کر سکے۔
- کفر بآیٰت اللہ کی راہ اختیار کی یعنی اللہ کے وہ احکام جو اپنی خواہشات کے خلاف ہوں ان کو ماننے سے انکار کر دیا۔
- یہ بات معلوم ہو کہ یہ باتیں اللہ نے فرمائی ہیں پھر بھی سرکشی اور ڈھٹائی کے ساتھ ان کی خلاف ورزی کی جائے اور ان احکامات کو جانتے ہوئے بھی تحریف کی جائے یا بدل دیا جائے، یہ آیات سے کفر کرنے کے مترادف ہے۔

بنی اسرائیل کی مزید گمراہیاں

- دین حق کا مدار ایمان اور عمل صالح پر ہے۔ نسل، خاندان یا مذہبی گروہ بندی یا کسی فرقہ کا اس میں دخل نہیں ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ وہ کون ہے، کس فرقہ سے اس کا تعلق ہے بلکہ اللہ یہ دیکھتا ہے کہ اس کا ایمان اور عمل کیسا ہے۔ جب کوئی عمل و آزمائش میں پورا نہ ہو تو وہ مغضوب اور نامراد ہوگا۔
- اللہ سے عہد باندھنے کے بعد اسکو توڑا۔ سبت کے دن کے احکام کی حدیں توڑ ڈالیں۔ اللہ کے حکم سے بچنے کیلئے حیلہ سازی سے کام لیا۔
- تعمق فی الدین اور کثرت سوال کی گمراہی یعنی احکام شریعت کی سیدھی تعلیمات کی اطاعت کرنے کی بجائے اس میں طرح طرح کے سوالات گھڑنا اور بلا ضرورت دقیقہ سنجیاں کرنا تاکہ سادگی اور آسانی کو سختی اور پیچیدگی سے بدل دیا جائے، جس کی مثال رکوع ۸ میں گائے کے ذبح کے حکم کی ہے۔
- بنی اسرائیل کا قتل نفس میں بے باک ہونا جو اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کا سب سے بڑا جرم ہے۔
- یہودیوں کی گمراہیوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے قلبی اور اخلاقی حالت کا اس حد تک گر جانا جہاں عبرت پذیری اور توبہ کی استعداد بالکل ختم ہو جاتی ہے اور آدمی اس حقیر زندگی پر قانع ہو کر رہ جاتا ہے اور اس کے اصلاح احوال کے بہتر ہونے کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔

حضور ﷺ کے زمانہ میں بنی اسرائیل کی گمراہیوں کی مزید داستان

۱۔ ان میں پہلی گمراہی تو یہ ہے کہ ان میں کتاب اللہ کا نہ تو سچا علم باقی رہا اور نہ سچا عمل۔ اگر علم تھا بھی تو اس میں تحریف کرتے تھے۔

۲۔ ان میں نفاق کی بیماری پیدا ہوگئی۔ مسلمانوں سے ملتے تو اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتے اور جب دوسروں سے ملتے تو کہتے کچھ علم ہمیں اللہ نے دیا ہے وہ مسلمانوں پر ظاہر نہ ہونے دیں۔

۳۔ ان کے علماء حق فروش ہیں اور عوام کے پاس 'ضعیف الاعتقادی' کی آرزوئے باطلہ اور جہالت کے نظریات کے سوا کچھ نہیں۔

۴۔ یہودی علماء کی یہ گمراہی کہ اللہ کے احکام پر اپنی آراء اور خواہشوں کو ترجیح دیتے اور اپنی دانست میں اپنے تصنیف کردہ مسائل کو کتاب اللہ کی طرح واجب العمل قرار دیتے۔

۵۔ مزید ان کی گمراہی یہ کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کا چہیتا اور نجات یافتہ امت سمجھتے اور کہتے کہ ہم ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہیں ڈالے جائیں گے۔ حالانکہ قرآن اس بات کی تردید کرتا ہے۔ جنت و دوزخ کا مدار ایمان اور عمل صالح پر ہے۔ جس انسان کے اعمال اچھے ہوں گے اس کے لیے نجات ہے، جس کے برے ہوں گے اس کے لیے سزا ہے۔

میثاق بنی اسرائیل کی بڑی بڑی باتیں تاکہ نسل انسانی کی نجات کا ذریعہ بنے، وہ عہد کیا تھا؟

(۱) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

(۲) والدین سے حسن سلوک کرو۔

(۳) رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں سے حسن سلوک کرنا، ان سے خوش خلقی سے پیش آنا۔

(۴) عام لوگوں سے اچھی گفتگو کرنا۔

(۵) نماز قائم کرنا۔

(۶) زکوٰۃ دینا۔

مگر یہ عہد کرنے کے بعد چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی۔

عہد شکنی کی مزید تفصیل یہ ہے:

(۱) اللہ نے یہ عہد بھی لیا کہ ایک دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے۔

(۲) اپنے کمزور لوگوں کو جلاوطن نہیں کرو گے، لیکن انہوں نے یہ سب کچھ کیا۔

جب شریعت کے حقیقی احکامات اور دینداری کی روح باقی نہیں رہتی تو دینداری کی نمائش رہ جاتی ہے۔ بعض پر ایمان، اور بعض کا انکار، دین کی آسان باتوں پر عمل کیا جاتا ہے جو ریاکاری اور نمائش کا ذریعہ ہیں، اور جن کے کرنے سے مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کی طرف توجہ ہی نہیں دی جاتی۔ علمائے یہود اپنی گمراہیوں میں مبتلا تھے اور عام لوگ بھی حق پرستی کی جگہ نفس پرستی میں مبتلا ہو کر رہ گئے تھے۔ ایسے لوگ دنیا میں ذلیل اور آخرت میں رسوا کن عذاب سے دوچار ہوں گے۔

گیارھویں رکوع میں ارشاد ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کی طرف حضرت موسیٰؑ کو کتاب دے کر بھیجا، لیکن انہوں نے اس کتاب کی تعلیمات کو بدل ڈالا اور ان کی نافرمانی کی۔ اس کے بعد ان کی طرف پے در پے بہت سے رسول بھیجے، پھر حضرت عیسیٰؑ کو انجیل دے کر بھیجا اور ان کی سچائی کے لیے ان کو بہت سے معجزوں سے نوازا اور حضرت جبریلؑ کو ان کی مدد کے لیے مقرر کیا۔ لیکن یہودی اپنی پرانی عادت کے مطابق ان کی مخالفت سے باز نہ آئے اور ان کے قتل پر تل گئے۔

جب اللہ نے ان کے من گھڑت تصورات کی تردید کی تو انہوں نے کہنا شروع کردیا کہ ہمارے دل محفوظ ہیں۔ ہم پر اپنے نظریات کے سوا کسی دوسرے دین کی باتوں کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ ہم کسی کے کہنے پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ ان کی مسلسل نافرمانیوں کے باعث اللہ نے ان پر لعنت بھیجی ہے۔ حالانکہ ایک وقت ان کی حالت یہ تھی کہ جب مدینہ کے دوسرے قبائل ان پر ظلم کرتے اور یہ ان سے شکست کھا جاتے تو اس وقت اس آنے والے آخرالزمان نبی کے لیے دعائیں مانگتے تھے جسکا ان کی کتابوں میں ذکر تھا۔ جب حضور ﷺ تشریف لے آئے اور انہوں نے حضور ﷺ کو پہچان بھی لیا تو انہوں نے آپؐ پر ایمان لانے سے صرف اس لیے انکار کیا کہ آپ ان کی نسل سے نہیں ہیں اور حسد، تعصب اور نفس پرستی میں اس حد تک آگے بڑھے کہ ہر قسم کی نعمت میں کسی دوسرے کا شریک ہونا انہیں گوارہ نہ تھا۔ حضور ﷺ کا تعلق چونکہ بنی اسماعیل سے تھا اور آپ بھی حضرت ابراهیمؑ کی اولاد سے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جسے چاہے نواز دے۔ گزشتہ تاریخ اور حضرت موسیٰؑ کے واقعات کا پھر اعادہ فرمایا کہ اگر تم اللہ کے چہیتے ہو تو پھر موت کی تمنا کرو تاکہ تم جلد جنت میں جا سکو۔ لیکن یہ اپنی نافرمانیوں سے باخبر ہیں اور کبھی موت کی تمنا نہ کریں گے۔ اگر یہ ہزار سال کی عمر بھی پالیں تو اللہ کے ہاں عذاب سے کوئی بھی ان کو چھڑا نہ سکے گا۔

رکوع بارہ: یہود کہتے تھے کہ جبریلؑ ہمارا دشمن ہے، کیونکہ یہود کا ہمیشہ انبیاءؑ کے ساتھ یہی طرز عمل رہا اور حضرت جبریلؑ ہی ان کی نافرمانیوں کی بنا پر ان کے لیے عذاب کی خبر لاتے تھے تو انہوں نے ان کو اپنا دشمن کہا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تردید کی اور فرمایا، جبریل تو صرف اللہ کا پیغام پہنچانے والے فرشتے ہیں اور اصل احکام یا عذاب اللہ کے حکم پر موقوف ہیں۔ حقیقت میں تمہاری یہ دشمنی اللہ کی ذات سے ہے۔ قرآن تو پہلی کتب کی تصدیق کرنے والا اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ جو کوئی اللہ کی وحی یا جبریل کا مخالف ہے تو اللہ بھی منکرین حق کا دوست نہیں ہے۔

جب کوئی قوم اخلاقی اور مادی اعتبار سے انتہائی پستیوں میں گر جاتی ہے تو ان کے عقائد اور عملی زندگی میں ایسا انحطاط رونما ہوتا ہے کہ وہ ہر اعتبار سے جہالت اور مفلسی میں مبتلا ہو کر وحی کی تعلیمات سے انحراف کر کے بے عملی کی زندگی اختیار کرتے ہیں۔ مشقت اور جدوجہد کے طریقوں کو چھوڑ کر جادو، طلسماتی عملیات اور تعویذ گنڈوں سے معاملات کو حل کرنے کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں شیاطین کے بہکاوے میں آکر چند منتروں اور نقوش کی پیروی کرنے لگے۔ اس جادوگری کو حضرت سلیمانؑ اور ہاروت و ماروت فرشتوں سے منسوب کرنے لگے حالانکہ یہ سب کچھ ان کے لیے آزمائش تھی۔ نفع و نقصان اللہ کے حکم کے بغیر کسی کے پاس نہیں ہے۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ ایک آدمی دوسرے کی بیوی کو توڑ کر اپنے اوپر عاشق کرے۔ یہ اخلاقی زوال کی انتہا تھی۔

رکوع ۱۳/۱۴ میں حضور ﷺ کی پیروی کرنے والے مومنین کو ہدایت دی جارہی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے تاریخی واقعات سے سبق حاصل کریں۔ اور ان گمراہیوں سے بچیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے نیز ان شکوک و شبہات کا جواب دیا ہے جو یہ مسلمانوں میں پھیلا رہے تھے۔

- اللہ کی طرف سے وحی کا نزول انسانی خواہشات کا پابند نہیں ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے چن لیتا ہے۔
- ایک شریعت کے بعد دوسری کا ظہور اس لیے ہے کہ یا تو نسخ کی حالت پیش آتی یا نسیان کی۔ نسخ یہ ہے کہ ایک بات پہلے تھی لیکن موقوف ہوگئی اور اسکی جگہ دوسری نے لے لی۔ نسیان کے معنی بھول جانے کے ہیں، کہ پہلی شریعت اگرچہ کسی حالت میں موجود تھی لیکن زمانے کے تقاضے بدل گئے یا اس کے ماننے والوں نے اس کی عملی روح کو گم کر دیا، لہٰذا یہ ضروری ہوا کہ نئی شریعت ظہور میں آئے۔ اور بعض صورتوں میں ایسا ہوا کہ امتداد زمانہ نے پہلی تعلیمات کو گم کر دیا تھا اور حقیقت میں کچھ بھی باقی نہ رہا تو لازم ہوا کہ تجدید ہدایت ہو۔ اللہ کی سنت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر نئی تعلیم پہلی تعلیم سے بہتر ہو یا اس کی مانند، کیونکہ دعوت حق کی اصل یہ ہے کہ اس کی تکمیل و ارتقاء ہو۔
- اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو ایمان کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں۔ یہ حسد کی بنا پر چاہتے ہیں کہ تم حق پر ثابت قدم نہ رہو۔ ایسے افراد سے درگزر کیا جائے تاکہ اللہ اپنا فیصلہ ظاہر کردے۔ اس حال میں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ یعنی مالی عبادت کرنے سے مسلمانوں کی روحانی استعداد نشو و نما پاتی ہے۔ یہودی نصاریٰ کو گمراہ کہتے ہیں اور نصاریٰ یہود کو اور مشرکین مکہ دونوں کو۔ تمام مذاہب میں دین کی سچائی ایک تھی جو سب کو یکساں دی گئی تھی لیکن مذہبی گروہ بندیوں نے الگ الگ حلقے بنا کر اس سچائی کو ضائع کر دیا۔ اب ہر گروہ دوسرے کو جھٹلا رہا ہے اور گمراہ کہہ رہا ہے اور خود کو سچا کہتا ہے۔ اس بات کا فیصلہ کون کرے کہ سچا کون ہے؟ اگر سب

سچے ہیں تو پھر کوئی بھی سچا نہیں، کیونکہ ہر فرقہ یا جماعت دوسرے کو غلط کہتی ہے۔ اگر سب جھوٹے ہیں تو اللہ کی سچائی ہے کہاں؟ قرآن کہتا ہے، اللہ کی سچائی سب کے لیے ہے، جو سب کو دی گئی تھی، لیکن سب نے سچائی سے انحراف کیا۔ سب اصل کے اعتبار سے سچے ہیں اور عمل کے اعتبار سے جھوٹے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ عالم گیر اور مشترک سچائی پر جمع ہو جائیں تاکہ مذہبی گروہ بندی کا خاتمہ ہو سکے۔ وہ سچائی کیا ہے؟ وہ خدا پرستی اور نیک عملی کا قانون، جس کو قرآن لے کر آ رہا ہے، جو دین حق کا ضابطۂ حیات ہے جس کو 'الاسلام' کہتے ہیں۔
ہر گروہ کہتا ہے، جو اس میں شامل نہیں ہے وہ نجات نہیں پا سکتا۔ قرآن کہتا ہے، نجات کا دارومدار خدا پرستی اور نیک عملی پر ہے۔ اس کا انحصار کسی فرقہ بندی پر نہیں ہے۔ جو خدا پرست ہوگا اور نیک عمل کرے گا وہی نجات پائے گا۔ مذہب اور فرقہ پرستی کا تعصب اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ ہر گروہ اپنے علاوہ کسی کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہی حال اس وقت مشرکین کا تھا کہ وہ مسجد حرام میں اللہ پاک کا نام لینے سے روکتے تھے، اسی طرح دوسرے دونوں گروہ بھی!

- اللہ تعالیٰ کسی خاص عبادت گاہ میں مقید نہیں۔ جہاں بھی اس کو اخلاص کے ساتھ یاد کیا جائے گا، وہ اس عبادت کو قبول کرے گا۔ لہٰذا ایسی عبادت گاہوں کے متولی تو ایسے ہونے چاہئیں جو خدا پرست اور خدا ترس ہوں۔ شریر لوگ اگر وہاں جائیں تو ان کو خوف ہو کہ ان کو ان کی شرارت پر سزا دی جائے گی۔
- عیسائیوں کی گمراہی یہ ہے کہ وہ کتاب الٰہی سے منحرف ہوئے اور انہوں نے حضرت مسیحؑ کو اللہ کا بیٹا بنا دیا۔ اس باطل عقیدے پر اپنی الگ گروہ بندی بنالی۔ حالانکہ اللہ کی ذات اس سے پاک ہے۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔
- اسی طرح مشرکین عرب کے جاہلانہ اور حاسدانہ اعتراضات کا جواب ہے۔ ہر زمانہ میں سچائی کی حقیقت ایک ہی تھی اور ہر زمانہ میں منکرین حق نے ایک ہی طریقہ پر اس سچائی کو جھٹلایا اور ایک ہی طرح مخالفت ہوئی۔
- پھر دعوت حق کی پہچان یہ ہے کہ پیغمبر کی تعلیمات اور اس کی زندگی کو دیکھا جائے، یہ بات سنت الٰہی کے خلاف ہے کہ جاہل لوگوں کے خیالات کے مطابق معجزے دکھائے جائیں۔

رکوع ۱۶/۱۵: گزشتہ دس رکوعوں میں (۵ تا ۱۴) میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تاریخی جرائم کو بے کم و کاست پیش فرمایا اور کہا کہ تم نے ان انعامات کی انتہائی ناقدری کی جن سے اب تک تمہیں نوازا جاتا رہا ہے۔ تمہیں تمام دنیا کی قوموں کا امام بنایا گیا لیکن تم نے اس منصب امامت کا حق ادا نہ کیا۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کی دوسری نسل حضرت اسحاقؑ کی اولاد حضرت یعقوبؑ (جن کا لقب اسرائیل تھا ان) سے نبوت کا سلسلہ چلا جس میں حضرت یوسفؑ، موسیٰؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور بہت سے نبی پیدا ہوئے، اس شاخ میں جب پستی اور تنزل کا دور شروع ہوا تو یہودیت اور عیسائیت کے دو گروہ پیدا ہوئے۔ انہوں نے انبیاءؑ کی تعلیمات میں تحریف اور ترمیم اور اپنی خواہشات کے مطابق ایک نئی شریعت بنا ڈالی جس کا تذکرہ گزشتہ رکوعوں میں کیا گیا ہے۔
اب پھر حضرت ابراہیمؑ کی زندگی کے وہ حالات بیان کیے ہیں کہ اللہ نے جب انہیں بہت سی باتوں میں آزمایا تو وہ ہر بات میں پورے اترے اور تمام عالم کی امامت ان کے سپرد کر دی گئی۔ انہوں نے دعا فرمائی، یہ منصب میری نسل میں جاری رہے۔ اللہ نے فرمایا کہ بدعہد اور مشرک لوگ اس منصب کے اہل نہ ہوں گے۔
اللہ کے حکم سے حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ نے بیت اللہ تعمیر کیا۔ اب سابقہ امتوں کے زوال کے بعد منصب امامت حضرت ابراہیمؑ کی دوسری شاخ بنی اسماعیل میں منتقل ہوئی اور اب حضور ﷺ کی امت کو اس دعوت اور منصب کے لیے چن لیا گیا تاکہ اقوام عالم کی ہدایت کا قیامت تک ذریعہ بنے۔ چنانچہ کعبۃ اللہ کی تعمیر سے اس کی ابتداء ہوئی اور حضرت ابراہیمؑ کی دعا بھی اسی امت کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ آپؑ نے اس طرح دعا فرمائی: اے اللہ! اس شہر کو امن کا گہوارہ بنا، اس کے باشندوں کو ہر قسم کے وافر رزق سے نواز۔ دوسری دعا یہ فرمائی کہ ہماری اولاد میں ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنائے، کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ نفس کرے۔ اللہ نے ان کی سب دعائیں قبول فرمائیں۔

- ہر فرد یا جماعت کو وہی پیش آئے گا جس پر اس نے عمل کیا۔ نہ کسی ایک کی نیکی دوسرے کو بچا سکتی ہے، نہ ایک کی بدی کے لیے کوئی دوسرا جوابدہ ہوگا۔

مذہبی (یہودیت اور عیسائیت) گروہ بندیوں کی تاریخ یہ ہے:

- انسان آباء پرستی اور پرانے خودساختہ نظریات میں بری طرح جکڑا ہوا ہے اور سابقہ طریقوں اور روایات کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ یہی حال یہود و نصاریٰ کا تھا۔ وہ کہتے تھے ہم حضرت ابراھیمؑ کی اولاد ہیں۔ فی الحقیقت ان کا ان سے کوئی تعلق نہ رہا اور نہ ہی وہ ان طریقوں پر قائم رہے جن کی طرف حضرت ابراھیمؑ اور ان کی اولاد نے دنیا کو دعوت دی تھی۔
- حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے ہاں ہر گروہ سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ تمہارے باپ دادا کون تھے۔ بلکہ یہ پوچھا جائے گا کہ تم خود کیا ہو اور کیا کرتے رہے ہو۔ اس لیے یہاں یہ فرمایا کہ جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کے لیے ہے، جو کچھ تم کماؤ گے وہ تمہارے لیے ہے۔ پس سچائی کی راہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو جھٹلانے کی بجائے سب انبیاءؑ کی تصدیق کی جائے۔ یہ خواہ کسی زمانہ یا ملک وقوم سے تعلق رکھتے ہوں، کیونکہ یہ سب ایک ہی چشمۂ ہدایت کے پیغمبر تھے۔

اس لیے قرآن نے آکر تورات وانجیل کی تصدیق کی اور غلط باتوں کی تردید کی اور ان باتوں کی دعوت دی جو تمام انبیاءؑ ہر زمانہ میں دیتے رہے ہیں..........اور کہا، میری دعوت حضرت ابراھیمؑ کی دعوت ہے، وہ کہتا ہے:

اللہ کا رنگ اختیار کرو جو سب سے بہتر رنگ ہے۔ اس سے بہتر کون سا رنگ ہوسکتا ہے۔ جب سب کا رب ایک ہے اور ہر انسان کے لیے اس کا اپنا عمل ہے تو پھر اللہ اور اس کے دین کے نام پر جھگڑے کیسے؟ کیوں ایک گروہ دوسرے کا دشمن ہے، کیوں ایک انسان دوسرے انسان سے نفرت کرے۔

یاد رکھو! جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔ یہ پارہ دعوت ابراھیمی سے وحدت دین کے بیان پر ختم ہوا۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ عقیدۂ توحید ہی سے زندگی آراستہ ہوگی اور نیک عملی کو زندگی کا شیوہ بناؤ۔ کسی دوسرے کے عمل تمہارے کسی کام نہ آئیں گے۔

(نوٹ: تمام حروف، اسماء موصولہ اور ضمائر کی تفصیل ''چند آسان قواعد عربی'' میں درج ہے نیز الفاظ کے حوالوں کیلئے اشاریہ الفاظ القرآن سے مدد لی جاسکتی ہے۔)

'ا'

اٰبَآئِكَ: (اٰبَآءِ.كَ) تیرے آباؤ اجداد/ باپ دادا، اٰبَآءِ (اَبٌ واحد) مضاف، كَ (ضمیر واحد حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

اِئْتُوْا: تم آؤ، تم لاؤ، (ضرب: اَتٰی.یَاْتِیْ) اِتْیَانٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔ اِتْیَانٌ کے معنی اصل میں 'آنے' کے ہیں (جو فعل لازم کے معنی دیتا ہے) جب اسکے تعدیہ میں (یعنی جب متعدی بنایا جائے تو) مفعول کے ساتھ باء لاتے ہیں تو معنی 'لانے' کے ہو جاتے ہیں، فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ: لاؤ کوئی سورۃ، یہ اصل میں فَ اِئْتُوْا بِ سُوْرَةٍ ہے (جیسا کہ سیاق میں لفظی ترجمے سے واضح ہے)، اس میں اِئْتُوْا بِ کا معنی ہے 'تم لاؤ'۔

اٰتُوْا: تم دو، (افعال: اٰتٰی.یُؤْتِیْ) اِیْتَاءٌ (کوئی چیز دینا) سے، امر جمع حاضر مذکر۔

الْاٰخِرِ: آخری، پچھلا، پچھلا دن یعنی قیامت، اَوَاخِرُ جمع۔ جہاں یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے وہاں تمام مخلوقات کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والی ذات مراد ہے، [مادہ: اخر]۔

الْاٰخِرَةُ: آخرت، پچھلی، عقبٰی، عالم بقا، یہ اٰخِرٌ کی مؤنث ہے۔

اٰدَمُ: سب سے پہلا تذکرہ قرآن میں ابو البشر حضرت آدمؑ کا ہے، یہ عربی نام ہے (اور بعض کے نزدیک عجمی ہے)، اَدِيْم سے نکلا ہے، ادیم الارض یعنی سطح زمین سے پیدا کیے گئے، اللہ تعالیٰ نے زمین کے ہر حصہ سے مشت خاک لے کر حضرت آدمؑ کو پیدا کیا، اسی وجہ سے بنی آدم مختلف رنگ و روپ کے ہیں۔ حضرت آدمؑ پہلے نبی اور رسول تھے۔ حضورؐ کے ارشاد کے مطابق اللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، پھر ان میں روح پھونکی، پھر ان کو درست کیا۔ حضرت آدمؑ کی کنیت ابو محمد ہے، جنت میں اسی نام سے یاد کیے جائیں گے، آپ کو اللہ نے نبوت کے ساتھ خلافت الٰہی سے سرفراز فرمایا، ابلیس لعین نے آپ کو سجدہ نہ کیا اور آپ کا دشمن ہو گیا، آپ نے جمعہ کے دن وفات پائی، آپ کی عمر قریباً ایک ہزار برس تھی۔

اٰمَنَ: وہ ایمان لایا، وہ ایمان لائے، (افعال: اٰمَنَ.یُؤْمِنُ) اِیْمَانٌ سے جسکے معنی ایمان لانے اور ماننے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر۔ عربی کا قاعدہ ہے کہ جب فعل اپنے فاعل (اسم ظاہر) سے پہلے آئے تو ہمیشہ واحد ہوگا (اور یہی وجہ ہے کہ فعل کا ترجمہ فاعل کے مطابق واحد یا جمع کا کیا جاتا ہے) جیسا کہ آیت میں ہے، اٰمَنَ السُّفَهَآءُ: بیوقوف لوگ ایمان لائے، اس میں السُّفَهَاءُ جمع کا صیغہ ہے اور اٰمَنَ کا ترجمہ اسکے مطابق ہے۔ اب یہ فعل کبھی واحد مذکر ہوتا ہے اور کبھی واحد مؤنث، جب فاعل غیر عاقل (انسانوں، جنوں اور فرشتوں کے علاوہ) جمع مکسر ہو تو فعل بالعموم واحد مؤنث لاتے ہیں۔ (اسکی بہت سی مثالیں قرآن میں ملیں گی، مثلاً دیکھو تُكِنُّ: لغت پارہ ۲۰)۔ اسی طرح جب ضمیر کا مرجع غیر عاقل جمع ہو تو ضمیر بھی بالعموم واحد ہی لائی جاتی ہے، مثلاً جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (جنتیں جن کے تلے نہریں بہتی ہیں)، اس میں تَحْتِهَا (اسکے نیچے) کی هَا کا مرجع یعنی اشارہ جَنّٰت (جنتیں) کی طرف ہے اور هَا (اسکی/ اسکے) ضمیر واحد مؤنث ہے اور جَنّٰت جمع ہے جَنَّة کی (یہاں پر بھی ترجمہ مرجع کے مطابق کیا جاتا ہے یعنی هَا: ان کے/جن کے)۔ اور الْاَنْهٰرُ (نہریں) جمع مکسر کا صیغہ ہے اور تَجْرِیْ (بہتی ہے/ ہیں) کا فاعل ہے جو واحد مؤنث ہے۔

اٰمِنًا: امن والا، پرامن، (سمع) اَمْنٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

اٰمَنْتُمْ: تم ایمان لائے، تم نے مانا/ یقین کیا، (افعال) اِیْمَانٌ سے، ماضی جمع حاضر مذکر۔

اٰمِنُوْا: تم ایمان لاؤ، (افعال) اِیْمَانٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔

اٰیٰتِنَا: (اٰیٰتِ.نَا) ہماری نشانیاں، اٰیٰتِ (اٰیَةٌ کی جمع) مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔

اٰیٰتِیْ: (اٰیٰتِ.ی) میری نشانیاں، اٰیٰتِ مضاف، ی (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔

اٰیَةٌ: آیت، نشانی، حکم، معجزہ، اٰیَاتٌ جمع، [مادہ: اوی]۔

اَبٰی: اس نے سختی سے انکار کیا، ناپسند کیا، (فتح: اَبٰی.یَاْبٰی) اِبَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اِبْتَلٰی: اس نے آزمایا، امتحان لیا، (افتعال: اِبْتَلٰی.یَبْتَلِیْ) اِبْتِلَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ ابتلاء و آزمائش کے دو مقصد

ہیں، ایک یہ کہ امتحان لینے والا کسی کی قابلیت سے واقف ہو جائے، دوسرا یہ کہ دوسروں کی نظر میں بھی اس کی قابلیت اجاگر ہو جائے۔

اِبْرٰهِم: خلیل اللہ علیہ السلام، اللہ کے مقدس رسول اور حضور ﷺ کے جد امجد ہیں۔ آپ حضرت عیسیٰؑ سے ۲ ہزار سال قبل بابل (عراق) کے شہر اُور میں پیدا ہوئے، آپ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں حضرت سام بن نوح سے ملتا ہے، اسی طرح نیچے کو آپ کا سلسلہ حضورؐ سے ملتا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اگر ابراہیمؑ کو دیکھنا چاہو تو اپنے صاحب (یعنی حضورؐ) کو دیکھو۔ اس وقت کے بادشاہ نمرود سے آپ کا مناظرہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیاب کیا لیکن بت پرستوں نے کوئی بات نہ مانی۔ آپ کو زندگی کی بہت سی آزمائشوں سے گزرنا پڑا، آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سارہؓ اور آپ کے بھتیجے حضرت لوطؑ کے سوا آپ پر کوئی ایمان نہ لایا، بالآخر آپ نے ہجرت کی اور تبلیغ کرتے کرتے فرات آئے، وہاں سے حران اور فلسطین پہنچے۔ پھر مصر آئے، آپ کے ہمراہ حضرت سارہؓ اور حضرت لوطؑ تھے، یہاں کے بادشاہ نے اپنی بیٹی ہاجرہؓ کو آپ کی زوجیت میں دے دیا جن کے بطن سے حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے، پھر حضرت ہاجرہؓ اور اسماعیلؑ کو موجودہ خانہ کعبہ کی جگہ پر جہاں چاہ زمزم ہے ایک درخت کے نیچے چھوڑ دیا اور خود فلسطین چلے گئے اور وہاں سے یہاں برابر آتے رہے، جب حضرت ابراہیمؑ ۱۰۰ سال کے ہوئے تو اللہ نے حضرت سارہؓ کے بطن سے حضرت اسحاقؑ کو پیدا کیا۔ آپ نے ۱۷۵ برس کی عمر میں وفات پائی اور مدینۃ الخلیل میں دفن کیے گئے۔

اَبْصَار: آنکھیں، بینائیاں، بَصَرٌ کی جمع ہے، یہ لفظ آنکھ یا دل کی بینائی کیلئے بولا جاتا ہے۔ **اَبْصَارِهِمْ**: ان کی آنکھیں، اَبْصَارِ مضاف، هِمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔

اِبْلِيْسَ: شیطان، شیاطین کے سردار (عزازیل) کا لقب یعنی وہ جس نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا، یہ (افعال) اِبْلَاسٌ سے ہے جس کے معنی سخت مایوس ہو کر غمگین اور متحیر ہو جانے کے ہیں، چونکہ شیطان رحمت حق سے محروم اور نا امید ہے لہٰذا اس کا نام ابلیس ہوا۔ روایات کے مطابق اس کا تخت سمندر میں ہے، وہ روزانہ اپنے لشکر بھیجتا ہے جو لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے رہتے ہیں۔

اِبْنَ: بیٹا، اَبْنَاءٌ جمع۔ اِبْنُ السَّبِيْلِ: مسافر۔

اِتَّبَعُوْا: انہوں نے پیروی کی، (افتعال: اِتَّبَعَ. يَتَّبِعُ) اِتِّبَاعٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

اِتَّخَذَ: اس نے اختیار کیا، (افتعال؛ اِتَّخَذَ. يَتَّخِذُ) اِتِّخَاذٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ (اس کا مادہ [اخذ] ہے، الف کو تاء سے بدل کر ادغام کر دیا گیا)۔

اَتَّخَذْتُمْ: (اَ. اِتَّخَذْتُمْ) کیا تم نے ٹھہرایا/اختیار کیا/بنایا، کیا تم نے لیا، اَ حرف استفہام، اِتَّخَذْتُمْ، اِتِّخَاذٌ سے، ماضی جمع حاضر مذکر۔ اِتَّخَذْتُمْ کی ہمزہ جو محذوف ہے ہمزۃ الوصل کہلاتی ہے۔

اِتَّقُوْا: تم ڈرو/بچو، پرہیز گاری اختیار کرو، (افتعال؛ اِتَّقٰى. يَتَّقِىْ) اِتِّقَاءٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔ اس کا مادہ [وقی] ہے، واؤ کو تاء سے بدل دیا گیا۔

اَتَمَّهُنَّ: (اَتَمَّ. هُنَّ) اس نے ان کو پورا کیا، اَتَمَّ، (افعال؛ اَتَمَّ. يُتِمُّ) اِتْمَامٌ سے، صیغۂ ماضی واحد غائب مذکر، هُنَّ (ان کو) ضمیر مفعول (جمع غائب مؤنث)۔

اِثْنَتَا عَشْرَةَ: بارہ (۱۲)، مؤنث کیلئے آتا ہے۔ عربی میں ۱۱، ۱۱ اور اس سے آگے تمام اسماء عدد کے معدود واحد ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہاں عَيْنًا (جو مؤنث ہے) واحد آیا ہے (۲:۶۰)۔

اِجْعَلْ: تو بنا دے/کر دے، تو رکھ، (فتح) جَعْلٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔

اَحَاطَتْ: اس نے گھیر لیا، چھا گئی، (افعال: اَحَاطَ. يُحِيْطُ) اِحَاطَةٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

اَحَدٌ: ایک، اکیلا، یکتا، کوئی ایک۔

اَحَدُهُمْ: (اَحَدُ. هُمْ) ان میں سے کوئی/ان میں سے ایک، اَحَدُ مضاف، هُمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔

اَحْرَصَ: زیادہ لالچی، بڑا حریص، (نصر، سمع) حِرْصٌ سے جسکے معنی لالچ، حرص اور طمع کرنے کے ہیں، افعل تفضیل کا صیغہ ہے۔

اِحْسَانًا: نیکی کرنا، بھلائی کرنا، فرض/واجب سے بڑھ کر نیکی کرنا، مصدر ہے (باب افعال)، مزید تفصیل کیلئے دیکھو مُحْسِنٌ۔

اَخَذَتْكُمْ: (اَخَذَتْ. كُمْ) اس نے تم کو پکڑا/تمہیں آ لیا، اَخَذَتْ، (نصر) اَخْذٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث، كُمْ (تم

کو/تمہیں) ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

اِخْرَاجُھُمْ: (اِخْرَاجُ. ھُمْ) ان کا نکالنا، اِخْرَاجُ (مصدر، باب افعال) مضاف، ھُمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔

اَخْرَجَھُمَا: (اَخْرَجَ. ھُمَا) اس نے ان دونوں کو نکالا، اَخْرَجَ، (افعال) اِخْرَاجٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، ھُمَا (ان دونوں کو) ضمیر مفعول (تثنیہ غائب مذکر)۔

اِدّٰرَءْتُمْ: تم نے ایک دوسرے سے اختلاف کیا، تم نے ایک دوسرے پر دھرا/ الزام لگایا، (تفاعل) تَدَارُءٌ (ایک دوسرے پر ڈالنا) سے، ماضی جمع حاضر مذکر۔ یہ اصل میں تَدَارَءْتُمْ تھا۔

اُدْخُلُوْا: تم داخل ہو جاؤ، (نصر) دُخُوْلٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔

اُدْعُ: تو دعا کر/ مانگ، تو بلا، (نصر: دَعَا. یَدْعُوْ) دُعَاءٌ (پکارنا/ مدد چاہنا) اور دَعْوَۃٌ (بلانا) سے، امر واحد حاضر مذکر۔

اِذْ: جب، جبکہ، چونکہ، جس وقت، یہ اکثر بطور ظرف زمان مستعمل ہے۔

اِذَا: جب، اس وقت، ناگہاں، ظرف زمان اور حرف مفاجات (یعنی: اچانک، ناگہاں)۔

اُذْكُرُوْا: تم یاد کرو، (نصر) ذِكْرٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔

اَرَادَ: ارادہ کیا، اس نے چاہا، (افعال: اَرَادَ. یُرِیْدُ) اِرَادَۃٌ سے جسکے معنی چاہنے اور ارادہ کرنے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر۔ اِرَادَۃٌ سے محض ارادہ ہی مطلوب ہوتا ہے یعنی ارادہ کو وجود میں لانا ضروری نہیں جبکہ (شَآءَ. یَشَآءُ) مَشِیْئَۃٌ میں چاہنے کے ساتھ اس کو وجود میں لانا بھی مقصود ہوتا ہے (دیکھو شَآءَ)۔

اَرْبَعِیْنَ: چالیس (۴۰)، اسم عدد ہے۔

اُرْزُقْ: تو روزی دے، (نصر) رِزْقٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔

اَرْسَلْنٰكَ: (اَرْسَلْنَا. كَ) ہم نے تجھ کو بھیجا، اَرْسَلْنَا، (افعال) اِرْسَالٌ سے، ماضی جمع متکلم، كَ ضمیر مفعول (واحد حاضر مذکر)۔

الْاَرْض: زمین، اَرْضُوْنَ جمع ہے۔

اَرِنَا: (اَرِ. نَا) تو ہم کو دکھا، تو ہمیں بتلا، اَرِ، (افعال: اَرٰی. یُرِیْ) اِرَاءَۃٌ سے، امر واحد حاضر مذکر اور نَا ضمیر مفعول (جمع متکلم) ہے۔

اِرْهَبُوْنِ: (اِرْهَبُوْا. نِ) مجھ سے ڈرو، اِرْهَبُوْا، (سمع) رَهْبَۃٌ سے، صیغۂ امر جمع حاضر مذکر ہے اور نِ (اصل میں نِیْ) میں ن وقایہ اور ی ضمیر مفعول (واحد متکلم) محذوف ہے۔

اِسْتَوٰی: اس نے قصد کیا، اس نے قرار پکڑا، قائم ہوا، متوجہ ہوا، (افتعال: اِسْتَوٰی. یَسْتَوِیْ) اِسْتِوَآءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ اِسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے، انسانوں کی صفات میں اس کا قیاس نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ مخلوق کے خواص سے مبرا ہے، عَرْش کے معنی تخت اور بلند مقام کے ہیں، اِسْتِوَاءٌ (علی) کا ترجمہ تَمَكُّن واِسْتِقْرَار یعنی قرار پکڑنا اور قائم ہونا ہے، بادشاہوں کی مثال اس پر صادق نہیں آتی، لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ یعنی اس جیسا اور کوئی نہیں۔

اِسْتَوْقَدَ: اس نے آگ جلائی، (استفعال: اِسْتَوْقَدَ. یَسْتَوْقِدُ) اِسْتِیْقَادٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اُسْجُدُوْا: تم سجدہ کرو، (نصر) سُجُوْدٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔

اِسْحٰقَ: حضرت سارہؓ کے بطن سے حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے، اللہ کے برگزیدہ نبی تھے، عجمی نام ہے۔

اِسْرَآءِیْلَ: (عبرانی میں) اللہ کا بندہ، اللہ کا برگزیدہ، یہ حضرت یعقوبؑ کا لقب ہے اور انہی کی اولاد 'بنی اسرائیل' کہلاتی ہے۔

اُسْكُنْ: تو رہا کر، تو رہ، (نصر) سُكُوْنٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔

اَسْمَآء: نام، یہ اِسْمٌ کی جمع ہے۔ **اَسْمَآئِهِمْ**: انکے نام، اَسْمَآءِ مضاف، هِمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔

اِسْمٰعِیْلُ: اللہ کے سچے نبی اور رسول تھے، آپ کو قرآن نے صادق الوعد کے نام سے پکارا ہے، آپ حضرت ہاجرہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے، حضرت ابراہیمؑ نے ایک نیک بیٹے کیلئے اللہ سے دعا کی جو قبول ہوئی، اسماعیل دو کلموں سے مرکب ہے: اِسْمَعْ اِیْل، جس کے معنی ہیں، میری دعا سن، اے اللہ ('ایل' عبرانی لفظ ہے جس سے مراد 'اللہ' ہے)۔ دعا کے وقت حضرت ابراہیمؑ نے یہی الفاظ کہے تھے، اس لیے اسی نام سے موسوم کیے گئے۔ حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ ہاجرہ کو ہمراہ لے کر جبکہ وہ ابھی بچے ہی تھے، مکہ پہنچے اور ایک درخت کے نیچے انہیں چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ اس

وقت وہاں کوئی آبادی نہ تھی اور ایک لق ودق صحرا تھا جبکہ ان کے پاس کھانے کیلئے کچھ کھجوریں اور پانی کا ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت ہاجرہؑ بار بار کہتی رہیں کہ آپ ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کیوں جا رہے ہیں، لیکن حضرت ابراھیمؑ نے کوئی جواب نہ دیا، آخر میں پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ تو فرمایا، ہاں۔ کہنے لگیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اس کے بعد جب حضرت ابراھیمؑ روانہ ہونے لگے تو ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ....

(دعا کیلئے سورۃ الابراھیم، رکوع ٦)۔ وہ خوراک خود اور اپنا دودھ حضرت اسماعیلؑ کو پلاتی رہیں اور وہی پانی پیتی رہیں، آخر وہ سب کچھ ختم ہو گیا اور بچہ پیاس سے بے تاب ہو گیا۔ چنانچہ اسی بے چینی میں حضرت ہاجرہؑ وادی میں اِدھر اُدھر گھومیں، اور صفا اور مروہ کے درمیان تیزی سے دوڑیں، یہاں تک کہ سات چکر کاٹے۔ حضورﷺ نے فرمایا، یہی وہ سعی ہے جو صفا اور مروہ کے درمیان کی جاتی ہے۔ پھر جب آپ مروہ پر چڑھیں تو ایک آواز سنی۔ کہنے لگیں، تم اگر کچھ مدد کر سکتے ہو تو کرو۔ اب ان کو زمزم کے مقام پر فرشتہ نظر آیا، اس نے اپنی ایڑی سے اس جگہ کو کھودا تو پانی جاری ہو گیا۔ یہ اس کے چاروں طرف باڑ بنانے لگیں اور مشکیزہ بھر لیا، لیکن پانی برابر ابلتا رہا۔ حضورؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اسماعیل کی والدہ پر رحم کرے، اگر وہ زم زم کو اسی حالت میں چھوڑ دیتیں تو زمزم بہتا چشمہ بن جاتا۔ اب انہوں نے خود بھی پانی پیا اور بچے کو بھی پانی پلایا۔ فرشتہ نے کہا، تم ضائع ہونے سے نہ ڈرو، یہ مقام بیت اللہ کا ہے، اس کی تعمیر اس لڑکے اور اس کے باپ کے ہاتھوں ہوگی۔ پھر ایک خاندان اس طرف سے گزرا، انہیں پانی کی تلاش تھی۔ ان کے ایک آدمی نے پانی دیکھا اور پھر وہ سب ہاجرہؑ کی اجازت سے یہاں جمع ہو گئے۔ بنی جرہم کے متعدد خاندان یہاں آباد ہو گئے۔ پھر حضرت اسماعیلؑ جوان ہوئے تو ان کی شادی اسی خاندان کی ایک لڑکی سے کر دی گئی، اسی اثناء میں آپ کی والدہ حضرت ہاجرہؑ فوت ہو گئیں۔ ایک مرتبہ حضرت ابراھیمؑ اپنے اہل و عیال کی خبر لینے کے لیے آئے مگر آپؑ کو موجود نہ پایا تو آپکی اہلیہ سے گزران اور گھر کا حال وغیرہ دریافت کیا تو اس نے کہا ہم تکلیف اور تنگی میں ہیں۔ آپ جاتے ہوئے اس سے کہہ گئے کہ جب تمہارا خاوند آئے تو اسے کہہ دینا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالے۔ حضرت اسماعیلؑ گھر آئے تو پوچھا، کیا یہاں کوئی آیا تھا؟ وہ (توہین آمیز لہجہ میں) کہنے لگی، ہاں! ایک بڑے میاں آئے تھے انہوں نے حکم دیا ہے کہ تمہیں ان کا سلام پہنچا دوں اور یہ بھی فرما گئے ہیں کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالو۔ آپ نے فرمایا، وہ میرے والد ماجد تھے جو یہ حکم دے گئے ہیں کہ میں تمہیں چھوڑ دوں، لہٰذا تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ پھر اسے طلاق دے دی اور دوسری شادی کر لی۔ پھر حضرت ابراھیمؑ دوبارہ تشریف لائے اور حضرت اسماعیلؑ کو نہ پا کر ان کی اہلیہ سے حال دریافت کیا۔ انہوں نے کہا، اللہ کا شکر ہے اور خوب گزر بسر ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے شوہر آئیں تو انہیں سلام کہنا اور کہنا کہ اپنی چوکھٹ کو محفوظ رکھے۔ جب حضرت اسماعیلؑ واپس لوٹے اور حال پوچھا تو انہوں نے جو پیغام دیا تھا پہنچا دیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ وہ میرے والد تھے اور کہہ گئے ہیں کہ میں تمہیں کسی حال میں بھی جدا نہ کروں۔

کچھ مدت کے بعد حضرت ابراھیمؑ پھر تشریف لائے، حضرت اسماعیلؑ اس وقت زمزم کے قریب اسی درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے، آپ نے حضرت اسماعیلؑ کو گلے لگا لیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہاں بیت اللہ کی تعمیر کروں۔ چنانچہ دونوں نے مل کر بیت اللہ کی تعمیر کی اور دعا بھی کرتے جاتے تھے (دعا: سورۃ البقرۃ، رکوع ۱۵، آیت ۱۲۷)۔

اَشَدُّ: نہایت سخت، زیادہ سخت، (ضرب: شَدَّ. یَشِدُّ) شِدَّۃٌ سے جسکے معنی سخت اور قوی ہونے کے ہیں، افعل التفضیل (واحد مذکر)۔

اِشْرَبُوْا: تم پیو، (سمع) شُرْبٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔

اَصْحٰبُ: والے، ساتھی، صَاحِبٌ کی جمع ہے۔ **اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ**: دوزخ میں رہنے والے، دوزخی لوگ۔ **اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ**: جنت میں رہنے والے، جنتی۔ **اَصْحٰبُ النَّارِ**: دوزخ والے، آگ کے ساتھی، اس سے مراد دوزخ کا داروغہ بھی ہے۔ تمام مرکبات، مرکب اضافی ہیں۔

اِصْطَفٰی: اس نے چن لیا، (افتعال: اِصْطَفٰی. یَصْطَفِیْ) اِصْطِفَاءٌ سے جس کے معنی چن لینے/ برگزیدہ کرنے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر۔ **اِصْطَفَیْنٰہُ**: ہم نے اس کو منتخب کر لیا ہے، اِصْطَفَیْنَا صیغہ ماضی جمع متکلم، ہٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

اِصْفَحُوْا: درگزر کرو، تم اعراض کرو، (فتح) صَفْحٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔

اَضَآءَتْ: اس نے روشن کر دیا/ چمکایا، (افعال: اَضَاءَ. یُضِیْءُ)اِضَاءَۃٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

اِضْرِبْ: تو مار، تو بنا دے، تو بیان کر، (ضَرَبَ. یَضْرِبُ) ضَرْبٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔

اَظْـلَمَ: اس نے اندھیرا کیا، وہ اندھیرے میں ہو گیا، اندھیرا ہوا، (جب) اندھیرا ہوتا ہے، (افعال) اِظْلَامٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

اِعْتَدَوْا: انہوں نے زیادتی کی، (افتعال: اِعْتَدٰی. یَعْتَدِیْ) اِعْتِدَاءٌ (تجاوز کرنا) سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

اُعْفُوْا: تم معاف کرو، (نصر: عَفَا. یَعْفُوْ) عَفْوٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔

اَعْلَمُ: میں خوب جانتا ہوں، مجھے معلوم ہے، (سمع) عِلْمٌ سے جسکے معنی کسی چیز کو اسکی حقیقت کیساتھ جاننے کے ہیں، مضارع واحد متکلم۔

اَعْلَمُ: خوب جاننے والا، زیادہ جاننے والا، (سمع) عِلْمٌ سے، اسم تفضیل (واحد مذکر)۔

اَعُوْذُ: میں پناہ لیتا ہوں، میں پناہ چاہتا ہوں/ پناہ مانگتا ہوں، (نصر، عَاذَ یَعُوْذُ) عَوْذٌ سے، مضارع واحد متکلم۔

اُقْـتُـلُوْا: تم قتل کرو، مار ڈالو، (نصر) قَتْلٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔

اَقْرَرْتُمْ: تم نے اقرار کیا، (افعال: اَقَرَّ. یُقِرُّ) اِقْرَارٌ سے جسکے معنی اقرار و یقین کر لینے اور کسی چیز کو ثابت کرنے یعنی زبان سے کہہ کر اسکو اپنے اوپر لازم کر لینے کے ہیں، ماضی جمع حاضر مذکر۔

اَقُلْ: (لَمْ. اَقُلْ) میں نے نہیں کہا، میں نے نہ کہا تھا، (نصر: قَالَ. یَقُوْلُ) قَوْلٌ سے، مضارع منفی بہ لم واحد متکلم۔

اَقِیْمُوْا: تم قائم کرو، (افعال: اَقَامَ. یُقِیْمُ) اِقَامَۃٌ سے جسکے معنی ٹھہرنے، قائم/ درست کرنے کے ہیں، امر جمع حاضر مذکر۔

اَکْثَرُهُمْ: (اَکْثَرُ. هُمْ) ان میں اکثر، ان میں سے بیشتر، اَکْثَرُ (کرم: کَثْرَۃٌ سے اسم تفضیل واحد مذکر) مضاف، هُمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔

اَکُوْنَ: (کہ) میں ہوں، (نصر: کَانَ. یَکُوْنُ) کَوْنٌ (ہونا) سے، مضارع واحد متکلم۔

اِلٰـهَ، اِلٰـهًا: معبود، جس کی بندگی و عبادت کی جائے (دیکھو اَللّٰه)۔ **اِلٰـهَكَ**: تیرا معبود، اِلٰهَ مضاف، كَ (ضمیر واحد حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

اَللّٰه: معبود برحق، خدائے تعالیٰ کی ذات کا نام، یہ اَلْ اور اِلٰه سے بنا ہے؛ اِلٰه کے جو مختلف مفاہیم بیان کیے گئے ہیں ان میں سے ایک (باب سمع، اَلِهَ اَلَهًا سے) تحیر و درماندگی کا ہے یعنی انسان جس قدر بھی اس ذات مطلق کی ہستی میں غور و خوض کریگا اس کی عقل کی حیرانی اور درماندگی بڑھتی ہی جائیگی، دوسرا مفہوم (باب فتح، اَلَهَ اُلُوْهِیَّۃً سے) سرتاسر بندگی اختیار کرنے کا ہے یعنی انسان اس ذات برحق کو اپنا ملجا و ماویٰ اور مطاع تصور کر کے مطیع و منقاد ہو جائے۔ دوسرے الفاظ میں ان مفاہیم کی رو سے لفظ 'اللّٰه' وہ تمام صفات رکھتا ہے جو خدائے برحق کیلئے بیان کی جاچکی ہیں یا جو آئندہ غور و خوض کے بعد کی جائیں گی۔

بعض اصحاب کے نزدیک یہ ال اور اله سے مرکب نہیں ہے بلکہ یہ معبود برحق کا مستقل اسم علم ہے اور صرف اسی کی ذات کیلئے خاص ہے، اور اس ذات برحق کی تمام صفات اس میں مجتمع ہیں۔

نزول قرآن سے پہلے عرب میں اللہ کا لفظ خدا کیلئے بطور اسم ذات کے مستعمل تھا اور خدا کی تمام صفات اسکی طرف منسوب کی جاتی تھیں، یہ کسی خاص صفت کیلئے نہیں بولا جاتا تھا۔ قرآن نے بھی یہی لفظ بطور اسم ذات کے اختیار کیا اور تمام صفتوں کو اسکی طرف نسبت دی۔

الٓـمّٓ: الف لام میم، یہ حروف، حروف مقطعات کہلاتے ہیں، اسرار الٰہی میں سے ہیں۔ انکے معانی سے اللہ تعالیٰ نے کسی مصلحت و حکمت کی بنا پر عام لوگوں کو مطلع نہیں کیا۔ چونکہ انکے معانی اللہ ہی کو معلوم ہیں اس لیے ان کی کوئی تفسیر نہیں کی جاتی۔ بعض لوگوں نے تاویلی معنی کیے ہیں مثلاً اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ (میں اللہ بڑا جاننے والا ہوں)، لیکن یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

اِلَـیْكَ: (اِلٰی. كَ) تیری طرف، تجھ تک، اِلٰی اور كَ ضمیر متصل (واحد حاضر مذکر) سے مرکب۔ **اِلَـیْهِ**: (اِلٰی. هٖ) اس کی طرف، اس تک، اِلٰی اور هٖ ضمیر متصل (واحد غائب مذکر)۔

اَلِیْمٌ: دردناک، دکھ دینے والا، (سمع) اَلَمٌ سے، صیغہ صفت۔

اِمَامًا: امام، پیشوا، مقتدا، رہنما، اَئِمَّۃٌ جمع، [مادہ: امم]۔
اَمَانِیَّ: خواہشات، خیالات کے اندازے، باندھی ہوئی آرزوئیں، اُمْنِیَّۃٌ کی جمع، [مادہ: منی]۔ **اَمَانِیُّھُمْ**: ان کی باندھی ہوئی آرزوئیں، اَمَانِیُّ مضاف، ھُمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔
اُمَّۃٌ: امت، جماعت، طریقہ، دین، [مادہ: امم]۔
اَمَرَ: اس نے حکم دیا، فرمایا، (نصر) اَمْرٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔
اَمْرِہٖ: (اَمْرِ. ہٖ) اس کا حکم، اس کا کام، اَمْرِ مضاف، ہٖ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔
اِنَّا: (اِنَّ. نَا) بیشک ہم، اِنَّ (بیشک) اور نَا (ہم) ضمیر جمع متکلم سے مرکب۔
اَنْبِئُوْنِیْ: (اَنْبِئُوْا. نِ. ی) تم مجھے بتاؤ، اَنْبِئُوْا، (افعال: اَنْبَاَ. یُنْبِئُ) اِنْبَاءٌ سے، امر جمع حاضر مذکر، ن وقایہ، ی ضمیر مفعول (واحد متکلم)۔
اَنْبِئْھُمْ: (اَنْبِئْ. ھُمْ) تو ان کو بتا دے، اَنْبِئْ، (افعال) اِنْبَاءٌ سے، امر واحد حاضر مذکر، ھُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔
اَنْجَیْنٰکُمْ: (اَنْجَیْنَا. کُمْ) ہم نے تم کو نجات دی/تمہیں بچا لیا، اَنْجَیْنَا، (افعال: اَنْجٰی. یُنْجِیْ) اِنْجَاءٌ سے، ماضی جمع متکلم، کُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔
اَنْذَرْتَھُمْ: (اَنْذَرْتَ. ھُمْ) تو نے ان کو ڈرایا، (خواہ) تو ان کو ڈرائے، اَنْذَرْتَ، (افعال) اِنْذَارٌ سے، ماضی واحد حاضر مذکر، ھُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔
اُنْزِلَ: وہ اتارا گیا، نازل کیا گیا، (افعال) اِنْزَالٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر۔
اَنْزَلْتُ: میں نے اتارا/نازل کیا، (افعال) اِنْزَالٌ سے، ماضی واحد متکلم۔
اَنْزَلْنَا: ہم نے نازل کیا، (افعال) اِنْزَالٌ سے، ماضی جمع متکلم۔
اُنْظُرْنَا: (اُنْظُرْ. نَا) ہم پر نظر کیجئے، اُنْظُرْ، (نصر، سمع) نَظَرٌ سے، امر واحد حاضر مذکر، نَا ضمیر مفعول (جمع متکلم)۔
اَنْعَمْتَ: تو نے احسان کیا/فضل کیا، (افعال) اِنْعَامٌ سے، ماضی واحد حاضر مذکر۔
اَنْعَمْتُ: میں نے انعام (احسان) کیا، اِنْعَامٌ سے، ماضی واحد متکلم۔
اَنْفُسَکُمْ، اَنْفُسُکُمْ: (اَنْفُس. کُمْ) تمہاری (اپنی) جانیں، تمہارے جی، اَنْفُس (نَفْسٌ کی جمع) مضاف، کُمْ (ضمیر جمع حاضر مذکر) مضاف الیہ۔
اَنْفُسَھُمْ، اَنْفُسِھِمْ: (اَنْفُس. ھُمْ) ان کی (اپنی) جانیں، ان کے جی/ان کے دل، اَنْفُس مضاف، ھِمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔
اِنَّكَ: (اِنَّ. كَ) بے شک تو، اِنَّ اور كَ ضمیر (واحد حاضر مذکر) سے مرکب۔
اِنَّکُمْ: (اِنَّ. کُمْ) بے شک تم، اِنَّ اور کُمْ ضمیر (جمع حاضر مذکر) سے مرکب۔
اِنَّمَا: (اِنَّ. مَا) بے شک، تحقیق، سوائے اسکے نہیں، اِنَّ اور مَا (زائدہ کافہ) سے مرکب۔
اِنَّہٗ: (اِنَّ. ہٗ) بے شک وہ، بیشک بات یہ ہے، اِنَّ اور ہٗ ضمیر (واحد غائب مذکر) سے مرکب۔
اِنَّھَا: (اِنَّ. ھَا) بے شک وہ، اصل واقعہ یہ ہے، اِنَّ اور ھَا ضمیر (واحد غائب مؤنث) سے مرکب۔
اِنَّھُمْ: (اِنَّ. ھُمْ) بے شک وہ سب لوگ، اِنَّ اور ھُمْ ضمیر (جمع غائب مذکر) سے مرکب۔
اِنِّیْ: (اِنَّ. ی) بے شک میں، اِنَّ اور ی ضمیر (واحد متکلم) سے مرکب۔
اَنِّیْ: (اَنَّ. ی) بے شک میں، اَنَّ اور ی ضمیر (واحد متکلم) سے مرکب۔
اُوْتُوْا: وہ دیئے گے، ان کو دیا گیا، ان کو ملا، (افعال: اٰتٰی. یُؤْتِیْ) اِیْتَاءٌ سے، ماضی مجہول جمع غائب مذکر۔
اُوْتِیَ: اسے دیا گیا، اسے ملا، (افعال) اِیْتَاءٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر۔
اُوْفِ: میں پورا کروں گا، (افعال: اَوْفٰی. یُوْفِیْ) اِیْفَاءٌ سے جسکے

معنی پورا کرنے کے ہیں، مضارع (مجزوم) واحد متکلم۔

اَوْفُوْا: تم پورا کرو، (افعال) اِیْفَاءٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔

اَوَّلَ: پہلا، اول، پیشوا، [مادہ: اول]۔

اُولٰٓئِكَ: وہ سب، اسم اشارہ ہے۔

اِهْتَدَوْا: انہوں نے ہدایت پائی، سیدھی راہ پائی، (افتعال؛ اِهْتَدٰی. یَهْتَدِیْ) اِهْتِدَاءٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

اَهْلَهٗ: (اَهْلَ. هٗ) اس کے رہنے والے، اسکے گھر والے، اَهْلَ (اولاد، دوست، والا، والے، مصاحب، لوگ) مضاف، هٗ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔

اِیَّا: (ضمیر منصوب منفصل کے شروع کا حصہ ہے) کلمہ میں زور اور حصر پیدا کرنے کیلئے ضمائر کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے جیسے اِیَّاكَ (تجھ ہی سے، تیرے ہی لیے)، اِیَّایَ (مجھ ہی سے)، اِیَّاهُ (اسی سے)، ان میں بالترتیب كَ، یَ اور هُ ضمائر ہیں۔

اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً: گنتی کے چند دن، اَیَّامًا (یَوْمٌ کی جمع) موصوف، مَعْدُوْدَةً (چند، گنی ہوئی، مقرر، یہ اسم مفعول واحد مؤنث ہے) صفت۔ عربی میں اگر موصوف غیر عاقل کی جمع ہو تو صفت بالعموم واحد مؤنث لائی جاتی ہے اگرچہ جمع بھی لائی جاسکتی ہے۔

اَیَّدْنٰهُ: (اَیَّدْنَا. هُ) ہم نے اس کو قوت دی، اَیَّدْنَا، (تفعیل؛ اَیَّدَ. یُؤَیِّدُ) تَاْیِیْدٌ سے، ماضی جمع متکلم، هُ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

اَیْدِیْهِمْ: (اَیْدِیْ. هِمْ) ان کے ہاتھ، اَیْدِیْ (یَدٌ کی جمع مضاف، هِمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔

اَلْاِیْمَان: تصدیق کرنا، ایمان لانا، یہ مصدر ہے (باب افعال کا) اور اَمْنٌ سے ماخوذ ہے یعنی جس پر ایمان لایا جائے اسے تکذیب و مخالفت سے امن دے دیا جائے۔

اَیْنَمَا: (اَیْنَ. مَا) جہاں کہیں، جس طرف، یہ اَیْنَ (شرطیہ) اور مَا (موصولہ) سے مرکب ہے۔

اَیُّهَا: اے، ندا میں جب منادی پر اَلْ داخل ہو تو اسکو بطور حرف ندا لاتے ہیں یا 'یا' کے ساتھ اسکو بڑھا دیتے ہیں، یہ مذکر کیلئے آتا ہے جبکہ مؤنث کیلئے اَیَّتُهَا آتا ہے۔ جیسے اَیُّهَا النَّبِیُّ یا یَااَیُّهَا النَّبِیُّ (اسمیں منادی یعنی نَبِیٌّ پر اَلْ داخل ہے، ویسے یَا نَبِیّ ہوتا)۔

'ب'

اَلْبَابَ: دروازہ، داخل ہونے کی جگہ، اَبْوَابٌ جمع، [مادہ؛ بوب]۔

بَابِلَ: شہر کا نام ہے جو دریائے فرات کے دونوں کناروں پر آباد تھا، مدت تک عراق کا پایۂ تخت رہا۔ بُخْتِ نصر کے عہد تک بڑا شان و شوکت کا شہر تھا۔ سکندر یونانی کا مقام وفات ہے۔ قریباً ۵۲۸ ق م کے بعد تباہ ہوا۔ بابل کی سحر و ساحری مشہور تھی، ہاروت ماروت کا تذکرہ بھی آیا ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو مقبرہ اور سرزمین بابل میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ صحرائے نینوا یا کربلا اسی علاقے میں ہے۔

بِئْسَ: برا ہے، یہ ماضی جامد ہے اور مذمت کیلئے آتا ہے، اس کی گردان نہیں آتی، اسے فعل ذم کہا جاتا ہے۔

اَلْبَاطِلِ: جھوٹ، ناحق، غلط، بے ثبات، بے اصل، (نصر) بُطْلَانٌ (بے فائدہ ہونا، بیکار ہونا) سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

اَلْبَحْرَ: سمندر، دریا۔

بُرْهَانَكُمْ: (بُرْهَانَ. كُمْ) تمہاری دلیل، بُرْهَانَ (بَرَاهِیْنُ جمع، [مادہ؛ برہ یا برهن]) مضاف، كُمْ (ضمیر جمع حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

بَشِّرِ: خوشخبری دو، خبر دو، (تفعیل) تَبْشِیْرٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔

بُشْرٰی: خوشخبری، [مادہ: بشر]۔

بَصَلِ: پیاز۔

بَعَثْنٰكُمْ: (بَعَثْنَا. كُمْ) ہم نے تم کو اٹھا کھڑا کیا، بَعَثْنَا، (فتح) بَعْثٌ سے، ماضی جمع متکلم، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

اَلْبَقَرَ: بیل، گائے، اسم جنس ہے، مذکر مؤنث، واحد جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس کا واحد بَقَرَةٌ آتا ہے۔

بَقَرَةٌ: ایک گائے/بیل، اس کی جمع بَقَرٌ و بَقَرَاتٌ آتی ہے۔

بَقْلِهَا: (بَقْلِ.هَا) ساگ اسکے، سبزی اسکی، بَقْلِ مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

بِكْرٌ: بن بیاہی، ناکتخدا، کنواری، جس نے بچہ نہ جنا ہو، وہ جانور جس پر بوجھ نہ ڈالا گیا ہو، غیر مستعمل۔

بِمَا: (بِ.مَا) اس چیز سے، بسبب اسکے کہ، اس سے جو، یہ بِ (حرف جر) اور مَا سے مرکب ہے۔

بِهٖ: (بِ.ہٖ) اس کے ساتھ، یہ بِ (حرف جر) اور ہٖ ضمیر (واحد غائب مذکر) سے مرکب ہے (سیاق میں بہت سے موزوں ترجموں کے ساتھ لایا جاتا ہے)۔ **بِهَا**: (بِ.هَا) اس کے ساتھ، یہ بِ (حرف جر) اور هَا ضمیر (واحد غائب مؤنث) سے مرکب ہے۔

بَيْنَ: درمیان، جدائی، بیچ، ملاپ، فاصلہ۔

بَيِّنٰتٍ: روشن دلیلیں، کھلے دلائل، بَيِّنَةٌ کی جمع، [مادہ: بین]۔

'ت'

تَابَ: اس نے توبہ کی، وہ پھر آیا، وہ متوجہ ہوا، اس نے معاف کیا/توبہ قبول کی، (نصر: تَابَ.يَتُوْبُ) تَوْبَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ تَوْبَةٌ اصل میں لازم ہے اور اس کے معنی توبہ کرنے کے ہوتے ہیں جب اسکو متعدی بنایا جاتا ہے تو اسکے مفعول کے ساتھ اِلٰی یا عَلٰی لگا دیتے ہیں، تَوْبَةٌ اِلٰی کا معنی ہوتا ہے کسی کی طرف رجوع کرنا، اللہ کی طرف پھر آنا اور توبہ کرنا، اور تَوْبَةٌ عَلٰی کے معنی کسی کی توبہ قبول کرنا/معاف کرنا۔ یعنی تَابَ عَلٰی: اس نے (اسکو) معاف کیا، اس نے (اسکی) توبہ قبول کی۔

تَاْتِيَنَا: (تَاْتِيَ.نَا) وہ ہمارے پاس آئے، وہ ہمارے پاس آئے گی، تَاْتِيَ، (ضرب: اَتٰى.يَاْتِيْ) اِتْيَانٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، نَا ضمیر مفعول (جمع متکلم)۔

تَتَّخِذُنَا: (تَتَّخِذُ.نَا) تو ہم کو بناتا ہے، تَتَّخِذُ، (افتعال: اِتَّخَذَ.يَتَّخِذُ) اِتِّخَاذٌ سے، مضارع واحد حاضر مذکر، نَا ضمیر مفعول (جمع متکلم)۔

تَتْلُوْنَ: تم تلاوت کرتے ہو، (نصر: تَلَا.يَتْلُوْ) تِلَاوَةٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔

تُثِيْرُ: وہ جوتتی ہے، اٹھاتی ہے، وہ ابھارتی ہے، (افعال: اَثَارَ.يُثِيْرُ) اِثَارَةٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث۔

تِجَارَتُهُمْ: (تِجَارَةُ.هُمْ) ان کی تجارت، ان کی سوداگری، تِجَارَةُ مضاف، هُمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔ تِجَارَةٌ اصل میں مصدر ہے (نصر) تَجَرَ.يَتْجُرُ کا۔

تَجِدَنَّهُمْ: (لَتَجِدَنَّ.هُمْ) تو ان کو ضرور پائے گا، لَتَجِدَنَّ، (ضرب: وَجَدَ.يَجِدُ) وُجُوْدٌ سے، مضارع بانون تاکید ثقیلہ واحد حاضر مذکر، هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔ مضارع کے صیغہ کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون مشدد لگا کر اسکے معنی میں تاکید پیدا کی جاتی ہے اور اسے بانون تاکید ثقیلہ کہتے ہیں، اگر نون مجزوم ہو تو اسے تاکید خفیفہ کہا جاتا ہے۔

تُحَآجُّوْنَنَا: (تُحَآجُّوْنَ.نَا) تم ہم سے جھگڑتے ہو/ حجت کرتے ہو، تُحَآجُّوْنَ، (مفاعلہ: حَاجَّ.يُحَاجُّ) مُحَاجَّةٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر، نَا ضمیر مفعول (جمع متکلم)۔

تُحَدِّثُوْنَهُمْ: (تُحَدِّثُوْنَ.هُمْ) تم ان سے کہہ دیتے ہو، تُحَدِّثُوْنَ، (تفعیل) تَحْدِيْثٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر، هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔

تَرَكَهُمْ: (تَرَكَ.هُمْ) اس نے ان کو چھوڑ دیا، تَرَكَ، (نصر) تَرْكٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔

تُرِيْدُوْنَ: تم چاہتے ہو/ ارادہ کرتے ہو، (افعال: اَرَادَ.يُرِيْدُ) اِرَادَةٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔

تُسْئَلُ: تو پوچھا جائے گا، تجھ سے سوال کیا جائے گا، (فتح) سُؤَالٌ سے، مضارع مجہول واحد حاضر مذکر۔

تَسْفِكُوْنَ: تم بہاتے ہو/ بہاؤ گے، (ضرب) سَفْكٌ (خون بہانا، آنسو بہانا) سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔

تَشْهَدُوْنَ: تم شاہد ہو/ حاضر ہو، گواہ ہو، گواہی دیتے ہو، (سمع) شُهُوْدٌ (موجود/ حاضر ہونا، دیکھنا) اور (سمع) شَهَادَةٌ (گواہی دینا) سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔

تَطْمَعُوْنَ: تم توقع رکھتے ہو/ طمع رکھتے ہو/ امید رکھتے ہو، (سمع) طَمَعٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔

تَعْلَمُوْنَ: تم جانتے ہو/جان لوگے، (سمع) عِلْمٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔
تَعْمَلُوْنَ: تم عمل کرتے ہو/عمل کرو گے، (سمع) عَمَلٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔
تُفٰدُوْهُمْ: (تُفٰدُوْا.هُمْ) تم ان کو فدیہ دے کر قید سے چھڑاتے ہو، تُفٰدُوْا، (مفاعلہ؛فَادٰی.يُفَادِىْ) مُفَادَاةٌ سے، مضارع (مجزوم) جمع حاضر مذکر،هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔
لَنْ تَفْعَلُوْا: تم ہرگز نہ کرسکو گے، (فتح) فَعْلٌ سے، مضارع منفی بہ لن جمع حاضر مذکر۔
تَقَبَّلْ: تو قبول کر، (تفعل)تَقَبُّلٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔
تَكْتُمُوْا: (لَا.تَكْتُمُوْا) تم مت چھپاؤ، (نصر) كَتْمٌ و كِتْمَانٌ سے جسکے معنی کسی چیز کو چھپانے کے ہیں، نہی جمع حاضر مذکر۔
تَكْفُرُوْنَ: تم کفر کرتے ہو/انکار کرتے ہو، (نصر) كُفْرٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔
تَكُوْنَا: تم دونوں ہو گے/ہو جاؤ گے، (نصر؛ كَانَ.يَكُوْنُ) كَوْنٌ سے، مضارع تثنیہ حاضر مذکر۔
لَاتَكُوْنُوْا: تم نہ ہو، نہ ہو جاؤ، (نصر) كَوْنٌ سے، نہی جمع حاضر مذکر۔
تِلَاوَتِهٖ: (تِلَاوَةِ.هٖ) اس کی تلاوت کرنا، اسکا پڑھنا، تِلَاوَةِ (مصدر، نصر؛ تَلَا.يَتْلُوْ کا) مضاف، هٖ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔ تلاوۃ کے معنی میں اتباع اور پیروی کرنا شامل ہے اس لیے اس سے مراد آسمانی کتب کا پڑھنا لیا جاتا ہے۔
تَلْبِسُوْا: (لَا.تَلْبِسُوْا) تم نہ ملاؤ، خلط ملط نہ کرو، تم نہ چھپاؤ، (ضرب) لَبْسٌ سے، نہی جمع حاضر مذکر۔
تِلْكَ: یہ/وہ، اسم اشارہ (بعید)، واحد مؤنث کیلئے۔
تَمَسَّنَا: (لَنْ.تَمَسَّ.نَا) وہ ہمیں ہرگز نہ چھوئے گی، لَنْ تَمَسَّ، (سمع؛مَسَّ.يَمَسُّ) مَسٌّ سے، مضارع منفی بہ لن واحد غائب مؤنث، نَا ضمیر مفعول (جمع متکلم)۔
تَمَنَّوُا: تم تمنا کرو/آرزو کرو/چاہو، (تفعل؛تَمَنّٰى.يَتَمَنّٰى) تَمَنٍّ سے، امر جمع حاضر مذکر۔
تَمُوْتُنَّ: (لَا.تَمُوْتُنَّ) تم ہرگز نہ مرو/ہرگز نہ مرنا، (نصر؛مَاتَ.يَمُوْتُ) مَوْتٌ سے، نہی بانون تاکید ثقیلہ جمع حاضر مذکر۔
تُنْبِتُ: وہ اگاتی ہے، (افعال) اِنْبَاتٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث۔
تُنْذِرْهُمْ: (لَمْ.تُنْذِرْ.هُمْ) تو نہ ڈرائے ان کو، تو نے انکو نہیں ڈرایا، لَمْ تُنْذِرْ، (افعال)اِنْذَارٌ (واقف کرنا، باخبر کرنا، نتائج سے ڈرانا) سے، مضارع منفی بہ لم (بمعنی ماضی) واحد حاضر مذکر، هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔
تَنْفَعُهَا: (تَنْفَعُ.هَا) وہ اس کو نفع دیتی ہے/اسے نفع دے گی، وہ اس کے کام آئے گی، تَنْفَعُ، (فتح) نَفْعٌ سے، مضارع واحد غائب مؤنث، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔
تَوَلَّوْا: (اگر) وہ پھر جائیں، (تفعّل؛تَوَلّٰى.يَتَوَلّٰى)تَوَلٍّ سے بمعنی منہ پھیرنے کے، ماضی جمع غائب مذکر۔
تَهْتَدُوْنَ: تم راہ پاؤ/ راہ پاتے ہو، (افتعال؛ اِهْتَدٰى.يَهْتَدِىْ)اِهْتِدَاءٌ سے، مضارع جمع حاضر مذکر۔
تَهْوٰى: وہ خواہش کرتی ہے، وہ چاہتی ہے/ چاہے گی، وہ (جمع مکسر) چاہتے ہیں، (سمع؛هَوِىَ.يَهْوٰى) هَوًى سے بمعنی خواہش کرنے اور چاہنے کے، مضارع واحد غائب مؤنث۔

'ث'

ثَمَّ: وہاں، وہیں، اس جگہ، ادھر، اسم اشارہ ہے۔
ثَمَرَةٍ: پھل، میوہ، ثَمَرَاتٌ جمع، [مادہ؛ثمر]۔
ثَمَنًا: قیمت، مول، معاوضہ۔

'ج'

جَآءَهُمْ: (جَآءَ.هُمْ) وہ ان کے پاس آیا، جَآءَ، (ضرب؛ جَاءَ.يَجِيْءُ)مَجِيْءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔ مَجِيْءٌ کے معنی اصل میں آنے کے ہیں جب

اس کے صلہ میں (مفعول کے ساتھ) باءآئے تو معنیٰ 'لانے' کے ہو جاتے ہیں، یعنی جَآءَ بِ(الْحَقِّ): وہ لایا (حق)۔ (مزید دیکھو اِئْتُوْا، ذَھَبَ)۔

جِئْتَ: تو لایا/آیا، مَجِیْءٌ سے، ماضی واحد حاضر مذکر۔ جِئْتَ بِ: تو لایا (دیکھو جَآءَ ھُمْ)۔

جِبْرِیْلَ: اللہ کے ایک مقرب فرشتے کا نام ہے۔ یہ لفظ جبر اور ایل سے بنا ہے؛ جبر کے معنی بگڑی چیز کی اصلاح کرنے کے ہیں، آپ کے ذریعے وحی آتی تھی لہٰذا ذریعۂ اصلاح تھے، ایل اللہ کی بندگی کرنے والے کو کہتے ہیں۔ بعض نے جبر کا معنی 'بندہ' اور ایل کا 'اللہ' لیا ہے۔ ایک قول کے مطابق جبریل کا نام عبداللہ، میکائیل کا نام عبیداللہ اور اسرافیل کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ قرآن مجید میں جبریلؑ کے یہ نام بتائے گئے ہیں؛ رُوْحُ الْقُدُس (پاک روح)، رُوْحُ الْاَمِیْن (معتبر فرشتہ)، رَسُوْلٍ کَرِیْم (پیغامبر)، ذُوْمِرَّۃٍ (زورآور یا حسین)، ذِیْ قُوَّۃٍ (صاحب طاقت)، شَدِیْدُ الْقُوٰی (سخت قوتوں والا)، مَکِیْن (مرتبہ والا)، اَمِیْنٌ (امانتدار)، مُطَاعٍ (سب کا مانا ہوا)، ان ناموں سے ان کے اوصاف اور قوت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے، حضورﷺ نے جبریلؑ سے پوچھا کہ تم کون سے کاموں پر مقرر ہو؟ انہوں نے کہا، ہوا یعنی ہوا کے لشکروں کو چلانا اور لشکروں کی فتح وشکست کا کام۔ حضورؐ نے ان کو ایک دفعہ اصل شکل میں دیکھا کہ آپ کے چھ سو (۶۰۰) پر تھے۔ حضرت جبریلؑ کی پیدائش حضرت آدمؑ سے قبل ہوئی اور وفات ملک الموت سے قبل ہو گی۔

الْجَحِیْمِ: دوزخ، بھڑکتی آگ، (فتح وسمع) جَحْمٌ سے مشتق، دوزخ کے سات طبقے ہیں: ۱)جَھَنَّم ۲)لَظٰی ۳)حُطَمَۃ ۴)سَعِیْر ۵)سَقَر ۶)جَحِیْم ۷)ھَاوِیَۃ، ان کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔

جَزَآءُ: جزا/بدلہ، سزا دینا، خیر کے بدلہ میں خیر اور شر کے بدلہ میں شر کو جزا کہتے ہیں، اسم اور مصدر (ضرب: جَزٰی. یَجْزِیْ کا)۔

جَنّٰتٍ: سب بہشتیں، جنتیں، باغات، جَنَّۃٌ کی جمع ہے۔ یہ جمع کا صیغہ ہے اور اس کی وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ جنتیں سات ہیں جن کا قرآن میں ذکر آیا ہے: ۱)جَنَّۃُ الْفِرْدَوْس ۲)عَدْن ۳)جَنَّۃِ النَّعِیْم ۴)دَارُ الْخُلْد ۵)جَنَّۃُ الْمَاْوٰی ۶)دَارُ السَّلَام ۷)عِلِّیِّیْنَ۔

الْجَنَّۃَ: بہشت، جنت، باغ، یہ (نصر؛ جَنَّ. یَجُنُّ) جَنٌّ سے ہے جسکے معنی چھپانے کے ہیں یعنی درختوں والا ہر وہ باغ جسکے درخت اور سبزہ زمین کو چھپالیں جَنَّۃ کہلاتا ہے۔

جَھْرَۃً: علانیہ، آشکارا، روبرو، کھلم کھلا، اعلان کرنا، (باب فتح) جَھَرَ. یَجْھَرُ کا مصدر ہے۔

ح

حَجَرَ: پتھر، اَحْجَارٌ اور حِجَارَۃٌ جمع۔

حَذَرَ: ڈر، خوف، ڈرنا، (سمع) حَذِرَ. یَحْذَرُ کا مصدر ہے۔

حَرْثٌ: کھیتی، زراعت، کھیتی بونا، مصدر ہے (نصر وضرب)۔

حَسَدًا: حسد کرنا، ہونسنا، کینہ کی حالت میں، مصدر ہے (نصر)۔

حَضَرَ: وہ آیا، حاضر ہوا/حاضر ہوئی، (نصر) حُضُوْرٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

حِطَّۃٌ: دور کرنا، ہم بخشش مانگتے ہیں، تو ہم سے ہمارے گناہ جھاڑ/اتار دے، [مادہ: حطط]۔

الْحَقُّ: حق، سچ، مطابقت وموافقت، سچا دین، ثابت ہونا، واجب ہونا، مصدر (نصر، ضرب: حَقَّ. یَحُقُّ کا)۔

حَمْدِكَ: (حَمْدِ. كَ) تیری تعریف/خوبیاں، حَمْدِ (اللہ تعالیٰ کی فضیلت اور ثنا کو حمد کہتے ہیں) مضاف، كَ (ضمیر واحد حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

حَنِیْفًا: ایک طرف ہونے والا، سچا مسلمان، یکسو، دین ابراہیم والا، (ضرب) حَنَفٌ سے جسکے معنی (استقامت کی طرف) مائل ہونے کے ہیں، صفت مشبہ (واحد مذکر)، حُنَفَآءُ جمع۔

حَوْلَہٗ: (حَوْلَ. ہٗ) اس کے اردگرد، اسکے آس پاس، حَوْلَ مضاف، ہٗ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔

حَیٰوۃِ: زندگی، حیات، جینا، (سمع) حَیِیَ. یَحْیٰی کا مصدر ہے۔

حَیْثُ: جس جگہ، جہاں، ظرف مکان ہے۔

حِیْنٍ: وقت مقرر، زمانہ، مدت، اَحْیَانٌ جمع ہے۔

'خ'

خَآئِفِيْنَ: ڈرنے والے، (سمع: خَافَ.يَخَافُ) خَوْفٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، خَائِفٌ واحد۔

خٰسِئِيْنَ: ذلیل وخوار، (فتح) خَسْأٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، خَاسِئٌ واحد۔

خٰشِعِيْنَ: عاجزی کرنے والے، خشوع کرنے والے، ڈرنے والے، (فتح) خُشُوْعٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، خَاشِعٌ واحد۔

خٰلِدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے، (نصر) خُلُوْدٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر بحالت رفع، خَالِدٌ واحد۔

خَتَمَ: اس نے مہر لگادی، (ضرب) خَتْمٌ (مہر لگانا، ختم کرنا) سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

خُذُوْا: تم پکڑو/لو، (نصر) اَخْذٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔

خَطٰيٰكُمْ: (خَطٰيَا.كُمْ) تمہارے گناہ، تمہاری خطائیں/تقصیریں، خَطَايَا (خَطِيْئَةٌ کی جمع) مضاف، كُمْ (ضمیر جمع حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

خَطِيْئَةٌ: گناہ، خطا، تقصیر، [مادہ: خطا]۔ اس سے مراد بالعموم وہ گناہ ہوتے ہیں جو بالقصد سرزد نہ ہوں بلکہ غلطی سے ہوجائیں اور یہ خطائیں قابل معافی ہوتی ہیں یا ان پر پکڑ نہیں ہوگی، لیکن اس سے مراد قابل مذمت گناہ بھی ہیں جن پر پکڑ ہوگی۔ گناہوں کی درجہ بندی اس طرح بیان کی جاتی ہے: ۱۔ لَمَمْ اور ذَنْب (یہ چھوٹے گناہ ہیں)، ۲۔ خَطِيْئَة ، ۳۔ سُوْء (سَيِّئَة) (برائیاں، منکرات و فواحش)، ۴۔ عِصْيَان (نافرمانی یعنی اطاعت کی ضد؛ برائیاں بھی کرنا اور نیکی بھی نہ کرنا)۔

خَلَا: وہ تنہا ہوا/ اکیلا ہوا، خلوت میں ہوا، (نصر: خَلَا.يَخْلُوْ) خَلَاءٌ سے جسکے معنی خلوت میں ہونے اور اکیلے ہونے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر۔

خَلَاق: حصہ، اپنے خلق اور عادت سے جو شرف اور فضیلت انسان کو ملے اس کا نام خلاق ہے، [مادہ: خلق]۔

خَلَتْ: وہ گزر گئی، (نصر: خَلَا.يَخْلُوْ) خُلُوٌّ (گزر جانا) سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

خَلْفَهَا: (خَلْفَ.هَا) ان کے پیچھے آنے والے، اس کے (یا ان کے) جانشین، خَلْفَ مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

خَلَقَكُمْ: (خَلَقَ.كُمْ) اس نے تم کو بنایا/تمہیں پیدا کیا، خَلَقَ، (نصر) خَلْقٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

خَلِيْفَةً: جانشین، نائب، (نصر) خِلَافَةٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے (کبھی مؤنث بھی مستعمل ہوتا ہے)، خُلَفَآءُ جمع، [مادہ: خلف]۔

خَيْرٌ: نیکی، بھلائی، بہتر، نیک کام، وہ چیز جو سب کو پسند ہو، (شر اسکی ضد ہے)۔

'د'

الدَّارُ: گھر، دنیا، شہر، وطن، دِيَارٌ جمع، [مادہ: دور]۔

الدُّنْيَا: عالم، دنیا، بہت نزدیک، بہت ذلیل، موجودہ زندگی، یہ مؤنث ہے اَدْنٰی کی۔ اَدْنٰی، دَانٍ اور دَنِيٌّ کا اسم تفضیل ہے جو بالترتیب دَنَا يَدْنُوْ (دُنُوٌّ باب نصر) اور دَنِيَ يَدْنٰی (دَنَايَةٌ باب سمع) سے صفت کے صیغے ہیں، دُنُوٌّ کے معنی قریب اور نزدیک ہونے کے ہیں اور دَنَايَةٌ کے گھٹیا، ذلیل اور حقیر ہونے کے۔ یعنی جب دُنْيَا کا استعمال حَيٰوة کے ساتھ ہوتا ہے تو اس سے مراد وہ قریبی اور حقیر زندگی ہے جو انسان اس دنیا میں گزار رہا ہے۔ دُنْيَا کی جمع دُنًى ہے۔

دُوْنَ: ورے/سوائے، غیر، جو کسی سے نیچے ہو، حقیر، پست، نیچے۔

دِيَارِكُمْ: (دِيَار.كُمْ) تمہارے گھر/ وطن، دِيَارِ (دَارٌ کی جمع) مضاف، كُمْ (ضمیر جمع حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

الدِّيْنِ: جزا، اطاعت، شریعت، بدلہ دینا، حکم ماننا، دین بمعنی ملت بھی ہے، مصدر (ضرب: دَانَ.يَدِيْنُ کا) اور اسم، اَدْيَانٌ جمع۔

ذ

ذٰلِكَ: یہ، یہی، اسم اشارہ (بعید) ہے واحد مذکر مخاطب کیلئے، اسمیں کَ حرف خطاب ہے جو مخاطب کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے۔

ذٰلِكُمْ: یہ، اسم اشارہ جمع مذکر مخاطب کیلئے۔

ذَبَحُوْهَا: (ذَبَحُوْا. هَا) انہوں نے اس کو ذبح کیا، ذَبَحُوْا، (فتح) ذَبْحٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

ذُرِّيَّتِنَا: (ذُرِّيَّةِ. نَا) ہماری اولاد، ذُرِّيَّةِ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ **ذُرِّيَّتِيْ**: میری اولاد، اسمیں ی (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔

ذَهَبَ: وہ گیا، وہ لے گیا، (فتح) ذَهَابٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ ذَهَابٌ کے معنی چلنے اور جانے کے ہیں جب اسکے تعدیہ میں باءآئے تو معنی 'لے جانے' کے ہوجاتے ہیں یعنی ذَهَبَ بِنُوْرِهِمْ: وہ انکا نور لے گیا، اس میں ذَهَبَ بِ: وہ لے گیا۔ (اسی سے ملتی جلتی تفصیل کیلئے دیکھو اِئْتُوْا)۔

ر

رَاعِنَا: (رَاعِ. نَا) ہماری رعایت کر، ہماری طرف کان لگا، ہماری طرف توجہ کر، رَاعِ، (مفاعلہ؛ رَاعٰی. يُرَاعِیْ) مُرَاعَاةٌ سے، امر واحد حاضر مذکر، نَا ضمیر مفعول (جمع متکلم)۔ یہودیوں کی زبان میں اسکے معنی احمق اور متکبر کے ہیں اور اگر اسی لفظ کو تھوڑا سا دبا کر بولا جائے تو رَاعِيْنَا (ہمارا چرواہا) بن جاتا ہے۔ یہود جب حضورﷺ کی مجلس میں بیٹھتے تو سوال کرنے کی غرض سے 'راعنا' کا لفظ استعمال کرتے۔ اس میں دراصل یہود کی کینہ توزی شامل تھی اور اس سے وہ دل کا بخار نکالتے تھے۔ ان کی دیکھا دیکھی مسلمان بھی بے خبری میں کسی وقت یہ لفظ کہہ دیتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی کہ اگر کہنا پڑہی جائے تو اُنْظُرْنَا کہا کرو، اور بات کو خوب سن رکھو تا کہ دوبارہ سوال کرنے کی نوبت نہ آئے۔

الرّٰكِعِيْنَ: رکوع کرنے والے، جھکنے اور عاجزی کرنے والے، (فتح) رُكُوْعٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، رَاكِعٌ واحد۔

رَبٌّ: پروردگار، مالک، صاحب، اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام، کسی چیز کی ایک ادنیٰ حالت سے اس طرح نشوونما کرنے والا کہ وہ حد کمال تک پہنچ جائے، اس کی جمع اَرْبَابٌ ہے۔

رَبِحَتْ: وہ سودمند ہوئی/نفع لائی، فائدہ دیا، (سمع) رِبْحٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

رَبَّكَ، رَبُّكَ: (رَبّ. كَ) تیرا پروردگار، تیرا رب، رَبّ مضاف، كَ (ضمیر واحد حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

رَبَّكُمْ، رَبُّكُمْ: (رَبّ. كُمْ) تمہارا پروردگار/رب، رَبّ مضاف، كُمْ (ضمیر جمع حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

رَبَّنَا: (رَبُّ. نَا) ہمارا پروردگار/رب، رَبُّ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔

رَبِّهٖ، رَبُّهٗ: (رَبّ. ہ) اسکا پروردگار/رب، رَبّ مضاف، ہ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔

رَبِّهِمْ: (رَبِّ. هِمْ) انکا پروردگار/رب، رَبِّ مضاف، هِمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔

رَحْمَتُهٗ، رَحْمَتِهٖ: (رَحْمَة. ہ) اس کی رحمت/مہربانی، رَحْمَة مضاف، ہ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔

رِزْقٍ، رِزْقًا: روزی، رزق، اَرْزَاقٌ جمع، یہ مصدر بھی ہے (نصر)۔

رُزِقْنَا: ہمیں رزق دیا گیا/روزی دی گئی، (نصر) رِزْقٌ سے، ماضی مجہول جمع متکلم۔

رَزَقْنٰكُمْ: (رَزَقْنَا. كُمْ) ہم نے تم کو رزق دیا، رَزَقْنَا، رِزْقٌ سے، ماضی جمع متکلم، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

رَزَقْنٰهُمْ: ہم نے ان کو رزق دیا، اس میں هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔

الرُّسُلِ: پیغمبر، رسول، یہ جمع ہے رَسُوْلٌ کی۔

رَسُوْلٌ، رَسُوْلًا: رسول، پیغمبر، بھیجا ہوا، (سمع) رِسَالَةٌ سے، صیغہ صفت مشبہ مفرد، رُسُلٌ جمع۔

رَعْدٌ: کڑک، گرج۔ حدیث میں ہے کہ یہود نے حضورﷺ سے دریافت کیا کہ رعد کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ ہے جو ابر پر

متعین ہے۔

رَغَدًا: بافراغت، وسیع، خوب اچھی طرح، مصدر (باب سمع)۔

رُوْح: جان، وحی، قرآن، فیض غیبی، فرشتہ (جبریلؑ)، اَرْوَاحٌ جمع۔

رَيْبَ، رَيْبٌ: شک وشبہ، گمان، شک میں ڈالنا، (ضرب) رَابَ يَرِيْبُ کا مصدر ہے۔

'ز'

زَادَهُمْ: (زَادَ. هُمْ) اس نے ان کو زیادہ دیا/ انہیں بڑھایا، زَادَ، (ضرب؛ زَادَ. يَزِيْدُ) زِيَادَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔

الزَّكٰوةَ: پاکیزگی، ستھرائی، یہ (تفعیل) تَزْكِيَةٌ سے اسم ہے۔ زکوٰۃ اس افزونی (یعنی نشونما، پھیلنا اور بڑھنا) کو بھی کہتے ہیں جو اللہ کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔ زکوٰۃ: مال کا وہ حصہ جو مال کو پاکیزہ کرنے کیلئے نکالتے ہیں، شرعاً سال میں ایک دفعہ چالیسواں حصہ اس مال میں سے جس پر نصاب کے مطابق زکوٰۃ فرض ہو۔

زَوْجُكَ: (زَوْجُ. كَ) تیری بیوی/ عورت، تیرا جوڑا، زَوْجُ مضاف، كَ (ضمیر واحد حاضر مذکر) مضاف الیہ۔ **زَوْجِهٖ:** اسکی بیوی/عورت، اسکا جوڑا، زَوْجِ مضاف، هٖ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔

'س'

السَّبْتِ: ہفتہ کا دن، یوم شنبہ، ہفتہ کا دن منانا، کام کاج سے الگ رہنا، قطع تعلق کر لینا، ہفتہ کی تعظیم کرنا، مصدر (نصر، ضرب) اور اسم۔

سُبْحٰنَهٗ: (سُبْحٰنَ. هٗ) وہ ہر عیب سے پاک ہے، تمام پاکی اسی کیلئے ہے، سُبْحَانَ مضاف، هٗ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔

سَبْعَ: سات، اسم عدد ہے، مؤنث کے لیے آتا ہے۔

السَّبِيْلِ: راستہ، راہ، مراد ایسا راستہ جو واضح اور آسان ہو، سُبُلٌ جمع۔

سَجَدُوْا: انہوں نے سجدہ کیا، (نصر) سُجُوْدٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

السِّحْرَ: جادو کرنا، جادو، جھوٹ کو سچ بنا کر دکھانا، ہر وہ چیز جسکے حصول میں شیطانی تقریب سے مدد لی جائے، (فتح) سَحَرَ. يَسْحَرُ کا مصدر ہے۔ اہل لغت کی رو سے سحر اس لطیف شے کو کہتے ہیں جس کا سبب مخفی ہو اور اپنی حقیقت کے خلاف اس کا تخیل ہونے لگے نیز طمع اور دھوکہ بازی کے قائم مقام ہو۔ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ پر لبید بن الاعصم نے سحر کیا تھا تو آپ پر اس سے یہ حالت طاری ہوتی تھی کہ آپ کوئی کام سر انجام دے رہے ہیں، حالانکہ آپ وہ کام انجام نہیں دیتے تھے۔ سحر کے بارے میں لوگوں نے بہت کچھ لکھا ہے، قرآن مجید میں بھی مختلف مقامات پر اس کا تذکرہ موجود ہے، مثلاً حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے قصہ میں۔

سَعٰى: اس نے کوشش کی، وہ دوڑا، اس نے کمایا، (فتح؛ سَعٰى. يَسْعٰى) سَعْيٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

سَفِهَ: وہ بیوقوف ہوا، اس نے احمق بنایا، (سمع) سَفَهٌ و سَفَهٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

السَّلْوٰى: بٹیر، ایک پرندہ، [مادہ؛ سلو]۔ سَلْوٰى اصل میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کیلئے تسلی کا باعث ہو۔ بنی اسرائیل پر اترنے والے من اور سلویٰ سے عام طور پر میٹھی شے جو آسمان سے شبنم کی طرح برستی تھی (من) اور بٹیر قسم کے پرندے (سلویٰ) مراد لیے جاتے ہیں۔ بعض کی رو سے من اور سلویٰ کے الفاظ بطور مثال کے ذکر کیے گئے ہیں، اصل میں مراد وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے گوشت اور سبزیوں (یا پھلوں) کی صورت میں انہیں دیا تھا۔

سُلَيْمٰنُ: مشہور جلیل القدر پیغمبر جو حضرت داؤدؑ کے فرزند تھے، اللہ نے ان کو نبوت اور سلطنت سے نوازا اور ایسی حکومت دی جیسی نہ کسی کو پہلے اور نہ بعد میں نصیب ہوئی۔ جن، ہوا، پرندوں کو آپ کے لیے مسخر کر دیا گیا، آپ کو سب جانوروں کی بولیاں اور چیونٹی تک کی بات سمجھنے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کے کمالات اور پیغمبرانہ سیرت کا تذکرہ قرآن وحدیث میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ خاص طور پر دو عورتوں کے قضیہ کا قصہ، جو آپ نے چھوٹی عمر میں حل کیا کہ دو عورتوں کے دو بچوں میں سے ایک کے بچے کو بھیڑیا لے گیا تو دونوں جھگڑنے لگیں

لگیں کہ تیرے بچے کو لے گیا، جب معاملہ حضرت سلیمانؑ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا کہ چھری لاؤ تاکہ میں اس بچے کو کاٹ کر دونوں کو دے دوں، ایک کہنے لگی کہ اللہ آپ پر رحم کرے، ایسا تو نہ کیجئے یہ اسی (دوسری) کا بچہ ہے، تو آپ نے اسی (پہلی) کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔ ملکہ سبا کا قصہ بھی مشہور ہے جو سورۃ النمل میں آیا ہے۔

السَّمَآءَ: آسمان، ابر، بارش، ہر وہ شے جو کسی پر بلند ہو، ہر چیز کی چھت، یہ (نصر سَمَا. یَسْمُوْ) سُمُوٌّ سے ہے جسکے معنی بلند ہونے کے ہیں۔

سَمٰوٰتٍ: آسمان، سَمَآءٌ کی جمع ہے۔

سَمِعْنَا: ہم نے سنا، ہم نے سمجھا، (سَمِعَ. یَسْمَعُ) سَمْعٌ (سننا) سے، ماضی جمع متکلم۔

سَمْعِهِمْ: (سَمْعِ. هِمْ) ان کے کان، سَمْعِ مضاف، هِمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔ سَمْع اصل میں مصدر ہے لیکن بطور اسم بمعنی کان کے استعمال ہوتا ہے اور واحد اور جمع دونوں کیلئے آتا ہے، اسکی جمع اَسْمَاعٌ ہے۔

السَّمِيعُ: سننے والا، سَمْعٌ سے، صفت مشبہ (واحد مذکر)، الاسماء الحسنیٰ میں سے ہے۔

سَنَةٍ: سال، برس، سِنُوْنَ اور سَنَوَاتٌ جمع، [مادہ؛ سنو]۔ سنة بارہ مہینوں کا نام ہے، سنة کی دو قسمیں ہیں، ایک قمری یا ہلالی، دوسری شمسی۔ قمری کا شمار رویت ہلال سے ہے، سال میں بارہ مرتبہ چاند ہلال بن کر افق آسمان پر نمودار ہوتا ہے جس سے سنة قمری کے بارہ مہینے شمار ہوتے ہیں۔ جبکہ شمسی سنة سورج کے بارہ برجوں کو قطع کرنے کی مدت کا نام ہے۔ دینی امور میں قمری کو اہمیت ہے۔

سُوْٓءَ: برائی، گناہ، عیب، برا کام، (نصر) سَوْءٌ سے اسم ہے۔

سَوَآءٌ: برابر، یکساں، درمیان، سیدھ، اسم مصدر ہے، [مادہ؛ سوی]۔

سَوّٰىهُنَّ: (سَوّٰى. هُنَّ) اس نے ان کو ٹھیک کر دیا/انہیں پورا کر دیا/ان کو بنا دیا، سَوّٰى، (تفعیل؛ سَوّٰى. یُسَوِّیْ) تَسْوِیَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، هُنَّ ضمیر مفعول (جمع غائب مؤنث)۔

سُوْرَةٍ: سورت، قرآن مجید کے خاص مقرر کردہ حصہ/قطعہ کا نام، سُوَرٌ جمع۔

سَيِّئَةً: برائی، گناہ، فعل بد، یہ حَسَنَةٌ کی ضد ہے، سَیِّاٰتٌ جمع، [مادہ؛ سوا]۔

'ش'

شَآءَ: اس نے چاہا، ارادہ کیا، (سمع؛ شَاءَ. یَشَاءُ) مَشِیْئَةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔ اگر اللہ کی مشیت متقاضی ہو تو ارادہ وجود میں آتا ہے، یعنی انسان کی طرف سے کیا گیا ارادہ بغیر مشیت الٰہی کے وجود میں نہیں آتا۔ (ان شاء اللہ کہنے کی یہی وجہ ہے کہ انسان اپنے ارادہ کو بغیر مشیت الٰہی وجود میں نہیں لاسکتا)۔ (دیکھو اَرَادَ)۔

الشَّجَرَةَ: درخت، (واحد مؤنث)، اس کی جمع شَجَرَاتٌ ہے۔

شَرَوْا: انہوں نے بیچا، (ضرب؛ شَرٰی. یَشْرِیْ) شِرَاءٌ سے جس کے معنی خرید و فروخت کرنے کے ہیں، ماضی جمع غائب مذکر۔

شُهَدَآءَ: حاضرین، شاہد، نگران، گواہ، شہادت پانے والے، شہید، شَهِیْدٌ کی جمع۔

الشَّیٰطِیْنُ: شیطان، شیاطین، شَیْطَانٌ کی جمع۔

شِیَةَ: داغ، دھبہ، یعنی جس رنگ کا جانور ہو اس کے علاوہ رنگ کا دھبہ، شِیَاتٌ جمع، [مادہ؛ وشی]۔

الشَّیْطٰنُ: شیطان، سرکش، شریر، ہر وہ چیز یا نفس جو سرکش ہو شیطان ہے، انسانوں یا جنوں سے ہو یا حیوانوں سے، عرف عام میں شیطان سے مراد ابلیس لعین ہے۔ شَیْطَان یا تو (ضرب؛ شَاطَ. یَشِیْطُ) شَیْطٌ سے ہے جس کے معنی ہلاک ہونے، جلنے اور باطل ہونے کے ہیں، سرکش اور متمرد میں یہ جملہ صفات ہوتی ہیں، جس میں یہ صفات ہوں وہ غصہ اور حسد سے جیتا مرتا رہتا ہے اور آخرت میں دوزخ میں جائے گا، یا یہ (نصر) شَطْنٌ سے ہے جسکے معنی دور ہونے اور مخالفت کرنے کے ہیں، اس لیے شیطان نیکی سے دور ہے۔ چونکہ شیطان (ابلیس) آگ کی لو سے پیدا ہوا اس لیے اس کے مفہوم میں غصے سے جلنا اور بھننا بھی شامل ہے۔ اسکی جمع شَیٰطِیْنُ ہے۔

'ص'

الصّٰبِئِیْنَ: ستاروں کو پوجنے والے، ستارہ پرست، کفار کی ایک

قوم جو اپنے آپ کو دین ابراہیمؑ کے تابع سمجھتی تھی، ایک دین سے دوسرے دین کی طرف پھر جانے والے، صَابِئٌ کی جمع بحالت نصب وجر۔ آخری معنی کے اعتبار سے یہ (فتح وکرم) صَبَأٌ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، یعنی وہ لوگ جو یہود و نصاریٰ کے دین سے نکل کر ستاروں کی پرستش کرنے لگے۔ ان کا اصل مرکز حران تھا جہاں حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے یا عراق سے یہاں آئے۔ ان کے عقیدے کی بنیاد سات ستاروں کی تعظیم اور پرستش اور انکو معبود بنانے سے شروع ہوئی۔

صٰدِقِیْنَ: سچے مرد، سچ بولنے والے، (نصر) صِدْقٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، صَادِقٌ واحد۔

صَالِحًا: نیک، اچھا، بھلا، اچھے اعمال والا، (نصر، فتح، کرم) صَلَاحٌ سے جسکے معنی درست وٹھیک ہونے اور نیک ہونے کے ہیں، اسم فاعل واحد مذکر، صُلَحَاءُ و صَالِحُوْنَ و صَالِحِیْنَ جمع۔

الصّٰلِحِیْنَ: نیک لوگ، صٰلِحٌ کی جمع بحالت نصب وجر۔

الصَّبْرِ: صبر وتحمل، سہنا، برداشت کرنا، تنگی میں روکے رکھنا، (ضرب) صَبَرَ. یَصْبِرُ کا مصدر ہے۔ عقل وشرع جس چیز سے نفس کو روکے اس سے رک جانا، مصیبت میں دل کو تھامنا، یہ گھبراہٹ کی ضد ہے، جنگ میں ہو تو شجاعت ہے، بزدلی اس کی ضد ہے، یہ کشادہ دلی بھی ہے، یہ تنگ دلی کی ضد ہے۔

صِبْغَةً: رنگ، اسم مصدر ہے، رنگ کی ہیئت ترکیبی اور کیفیت کو صبغۃ کہتے ہیں، اس سے مراد اللہ کا دین ہے، [مادہ: صبغ]۔

صِرَاطَ: راستہ، سیدھے اور آسان راستہ کو صِرَاط کہتے ہیں، صُرُطٌ جمع۔

الصَّلٰوۃَ: نماز، دعا، رحمت، یہ (تفعیل) تَصْلِیَۃٌ سے اسم ہے، [مادہ: صلو]۔ نماز شب معراج میں رمضان المبارک کی ۱۷ تاریخ کو ہجرت سے ڈیڑھ برس قبل فرض ہوئی، معراج سے پہلے صرف دو نمازیں تھیں، یعنی ایک طلوع آفتاب سے قبل اور ایک غروب آفتاب کے بعد، ایک قول رمضان کا ہے اور دوسرا معراج رجب میں ہونے کا ہے۔

صُمٌّ: بہرے، یہ اَصَمُّ کی جمع ہے جو (سمع: صَمَّ. یَصَمُّ) صَمٌّ سے، صفت مشبہ (واحد مذکر) ہے۔

الصَّوَاعِقِ: کڑک، بجلیاں، صَاعِقَۃٌ کی جمع، [مادہ: صعق]۔

'ض'

ضَآرِّیْنَ: ضرر پہنچانے والے، (نصر: ضَرَّ. یَضُرُّ) ضَرٌّ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، ضَآرٌّ واحد۔

ضُرِبَتْ: ماردی گئی/ڈال دی گئی، مسلط کی گئی، لازم کر دی گئی، (ضَرَبَ. یَضْرِبُ) ضَرْبٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔

ضَلَّ: گمراہ ہوا، بھولا، بھٹکا، کھو گیا/گم ہو گیا، (ضرب: ضَلَّ. یَضِلُّ) ضَلَالٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

الضَّلٰلَۃَ: گمراہی، بہکنا، گمراہ ہونا، بھٹکنا، (ضرب) ضَلَّ. یَضِلُّ کا مصدر ہے۔

'ط'

الطَّآئِفِیْنَ: گرد پھرنے والے، طواف کرنے والے، (نصر، طَافَ. یَطُوْفُ) طَوْفٌ و طَوَافٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، طَائِفٌ واحد۔

طَعَامٌ: کھانا، کھانے کی چیز، خوراک، کھانا کھانا، اسم اور مصدر (سمع: طَعِمَ. یَطْعَمُ کا)، اَطْعِمَۃٌ جمع۔

طُغْیَانِھِمْ: (طُغْیَان. هِمْ) ان کی گمراہی/ سرکشی/ شرارت/ بے راہ روی، طُغْیَان مضاف، هِمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔ طُغْیَانٌ، (فتح) طَغٰی. یَطْغٰی کا مصدر ہے۔

الطُّوْرَ: پہاڑ، ہرا بھرا پہاڑ، یہ جزیرہ نمائے سینا کے ایک خاص پہاڑ کا نام ہے، یہی وہ پہاڑ ہے جہاں حضرت موسیٰؑ کو تجلی خداوندی سے نوازا گیا، اور اسی پر آپ کو تورات کی الواح کا نسخہ ملا تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم کلامی کا شرف بخشا۔

طَیِّبٰتِ: ستھری چیزیں، عمدہ نفیس اشیاء، پاک چیزیں، (ضرب: طَابَ. یَطِیْبُ) طِیْبٌ سے، صفت مشبہ (جمع مؤنث)، طَیِّبَۃٌ واحد۔

'ظ'

ظٰلِمُوْنَ: ظالم لوگ، ظلم کرنے والے، بے انصاف، (ضرب)

ظُلْمٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر بحالت رفع، ظَالِمٌ واحد۔

ظَالِمِيْنَ: جمع مذکر بحالت نصب وجر۔

ظُلُمٰتٌ: تاریکیاں، اندھیرے، ظُلْمَةٌ کی جمع، [مادہ: ظلم]۔

ظَلَمْتُمْ: تم نے ظلم کیا، تم نے نقصان کیا، (ضرب) ظُلْمٌ سے، ماضی جمع حاضر مذکر۔

ظَلَمُوْا: انہوں نے ظلم کیا/ بے انصافی کی، (ضرب) ظُلْمٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

ظُهُوْرِهِمْ: (ظُهُوْرِ. هِمْ) ان کی پیٹھیں/ پشتیں، ظُهُوْرِ (ظَهْرٌ کی جمع) مضاف، هِمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔

ع

عٰبِدُوْنَ: عبادت کرنے والے، بندگی کرنے والے، مطیع، (نصر) عِبَادَةٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت رفع)، عَابِدٌ واحد۔

الْعٰكِفِيْنَ: اعتکاف کرنے والے، معتکف لوگ، گرد جمع ہونے والے، جم کر بیٹھنے والے، (نصر، ضرب) عُكُوْفٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، عَاكِفٌ واحد۔

الْعٰلَمِيْنَ: (سارے) جہان، تمام عالم، عَالَمٌ کی جمع ہے، اللہ کی ذات کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ عالم ہے، یہ اللہ کے وجود کی علامت ہے۔ امام رازی اس بات کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یہ علم سے مشتق ہے اور علم کے معنی دلیل کے ہیں، پس جتنی چیزیں اللہ تعالیٰ کے وجود کی دلیلیں ہیں وہ سب عَالَمٌ ہیں۔

عِبَادِهٖ: (عِبَادِ. هٖ) اس کے بندے، عِبَادِ (عَبْدٌ کی جمع) مضاف، هٖ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔

عَبْدِنَا: (عَبْدِ. نَا) ہمارا بندہ، عَبْدِ (غلام، بندہ) مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔

عَدْلٌ: عوض، بدلہ، معاوضہ، انصاف، برابر۔ عدل کا استعمال ان چیزوں کیلئے بھی ہے جن کا ادراک بصیرت سے ہوتا ہے مثلاً نیکی کی جزا نیکی کے موافق اور برائی کی سزا برائی کے مطابق، اور ان چیزوں کیلئے بھی جن کا تعلق قوت حاسہ سے ہے یعنی وہ جو محسوس کی جا سکیں مثلاً مَوْزُوْنَات (تولی جانے والی چیزیں)، مَعْدُوْدَات (شمار کی جانے والی چیزیں)، مَكِيْلَات (ماپی جانے والی چیزیں)، ان سب میں عدل کا مفہوم برابر حصہ لگانے کا ہوتا ہے۔

عَدُوٌّ: دشمن، (نصر؛ عَدَا. يَعْدُوْ) عَدْوٌ سے، صیغۂ صفت مفرد، صَدِيْقٌ (دوست) کی ضد۔ عَدُوٌّ کے معنی حد سے تجاوز کرنے اور زیادتی کرنے کے ہیں، بندے کی اللہ سے عداوت یا دشمنی یہ ہے کہ اُس سے اللہ کے معاصی صادر ہوں یعنی اللہ کے احکام سے تجاوز کرے اور اولیاء اللہ سے بغض رکھے اور اللہ کی عداوت بندے سے یہ ہے کہ اُس کے گناہ پر اسے عذاب دے۔

عَذَابٌ: عذاب، سخت سزا، دکھ کی مار، [مادہ: عذب]۔

الْعَزِيْزُ: زبردست، غالب، قوی، ایسا زبردست جس پر کوئی غالب نہ ہو سکے، (ضرب؛ عَزَّ. يَعِزُّ) عِزَّةٌ سے مبالغہ کا صیغہ، اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ قرآن میں یہ اور معنوں میں بھی آیا ہے: شاق/گراں، نادر، شاہ مصر وسکندریہ کا لقب۔

عَصَاكَ: (عَصَا. كَ) تیرا عصا، تیری لاٹھی، عَصَا (اسم واحد مؤنث ہے، [مادہ: عصو]) مضاف، كَ (ضمیر واحد حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

عَظِيْمٌ: بزرگ، بڑا، حَقِيْرٌ کی ضد، اسماء حسنیٰ میں سے ہے، (کرم) عِظَمٌ و عَظَامَةٌ (بڑا ہونا) سے، صفت مشبہ (واحد مذکر)۔

عَفَوْنَا: ہم نے معاف کیا/ درگزر کیا، (نصر؛ عَفَا. يَعْفُوْ) عَفْوٌ سے، ماضی جمع متکلم۔

عَقَلُوْهُ: (عَقَلُوْا. هُ) انہوں نے اس کو سمجھ لیا، عَقَلُوْا، (ضرب) عَقْلٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر، هُ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔ لغت میں عقل کے حسب ذیل معانی ہیں: ۱) علم، ۲) صفات اشیاء؛ اچھی یا بری، ان کے کمال یا نقصان کا علم، ۳) دو چیزوں میں سے زیادہ بہتر یا زیادہ بدتر کا جاننا، ۴) مطلق امور کا جاننا، ۵) وہ قوت جس سے اچھائی یا برائی کی تمیز کی جائے، ۶) ایسی ذہنی کیفیت کا نام جس سے اغراض ومقاصد ومصالح کے صحیح ہونے کا علم حاصل ہوتا ہے، ۷) انسان کی وہ کیفیت واچھی ہیئت جس کا اس کی بول چال اور حرکات سے صدور ہو۔ درحقیقت یہ حق کا نور ہے جس سے انسان کو ہر ضروری چیز کا صحیح ادراک حاصل ہوتا ہے۔

عَلَيْكُمْ: (عَلٰى. كُمْ) تم پر، تمہارے اوپر، عَلٰى (حرف جر) اور كُمْ ضمیر (جمع حاضر مذکر) سے مرکب۔

عَلَيْنَا: (عَلٰی. نَا) ہم پر، ہمارے اوپر، عَلٰی (حرف جر) اور نَا ضمیر (جمع متکلم)۔

عَلَيْهِ: (عَلٰی. هِ) اس پر، اسکے اوپر، عَلٰی (حرف جر) اور هِ ضمیر (واحد غائب مذکر)۔

عَلَيْهِمْ: (عَلٰی. هِمْ) ان پر، انکے اوپر، عَلٰی (حرف جر) اور هِمْ ضمیر (جمع غائب مذکر)۔

عَمِلَ: اس نے عمل کیا، اس نے کیا/کام کیا، (سمع) عَمَلٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

عَمَّا: (عَنْ. مَا) جس چیز سے، اس سے جو، عَنْ (حرف جر) اور مَا سے مرکب۔

عِنْدَ: نزدیک، قریب، پاس۔

عَنْكَ: (عَنْ. كَ) تجھ سے، عَنْ (حرف جر) اور كَ ضمیر (واحد حاضر مذکر)۔

عَنْكُمْ: (عَنْ. كُمْ) تم سے، عَنْ (حرف جر) اور كُمْ ضمیر (جمع حاضر مذکر)۔

عَنْهَا: (عَنْ. هَا) اس سے، عَنْ (حرف جر) اور هَا ضمیر (واحد غائب مؤنث)۔

عَنْهُمْ: (عَنْ. هُمْ) ان سے، عَنْ (حرف جر) اور هُمْ ضمیر (جمع غائب مذکر)۔

عَوَانٌ: میانہ عمر، عورتوں یا مویشیوں میں جو درمیانی عمر کی ہو اسے عوان کہتے ہیں، اس کی جمع عُوْنٌ ہے، [مادہ: عون]۔

عَهْدًا: عہد، قول، قرار، معاہدہ، پیمان، عرصہ، عُهُوْدٌ جمع۔

عِيْسٰى: پیغمبر جلیل القدر کا نام ہے، عجمی لفظ ہے، بعض اس کے معنی سید یعنی سردار کے کرتے ہیں اور بعض نے 'مبارک' کہا ہے۔

آپ کی پیغمبرانہ سیرت اور ولادت باسعادت کا تذکرہ قرآن مجید میں جگہ جگہ ملتا ہے، قرآن میں اگرچہ صرف پچیس انبیاء کرامؑ کا تذکرہ آیا ہے لیکن صرف چار حضرات کی ولادت کا ذکر ہے۔ اور ان کی ولادت کا حال محض کرشمہ ربانی اور معجزانہ طریقہ سے ملتا ہے۔ حضرت آدمؑ جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں باپ مٹی سے پیدا فرمایا، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یحییٰؑ کی مائیں بانجھ تھیں اور ولادت ایسے وقت میں ہوئی جبکہ والدین انتہائی بوڑھے تھے اور اولاد کی توقع نہیں تھی اور حضرت عیسیٰؑ کی ولادت بغیر باپ کے ہوئی۔ حضورﷺ نے فرمایا، انبیاء سوتیلے بھائی ہیں، ان کا دین ایک اور مائیں (یعنی شریعتیں) الگ الگ ہیں، میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ بن مریم سے تعلق رکھتا ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان اور کوئی نبی نہیں، وہ نازل ہونے والے ہیں، جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا، کیونکہ جن کا رنگ سرخ اور سپید ہے اور بال سیدھے ہیں، آپ کے سر سے ایسا معلوم ہوگا کہ بغیر پانی لگے قطرات ٹپک رہے ہیں، آپ دو زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس ہونگے، آپ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے، جزیہ اٹھا دیں گے اور سب مذاہب کو ختم کردیں گے، سوائے اسلام کے کوئی دین باقی نہ رہے گا، آپ کے زمانہ میں مسیح دجال کذاب کو ہلاک کردیا جائے گا اور زمین میں ایسا امن ہوگا کہ شیر اور بکری، چیتے، گائے، بیل وغیرہ سب ایک ساتھ چرتے ہوں گے اور کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا آپ کی وفات ہوگی، اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ ادا کریں گے اور تدفین کریں گے۔

'غ'

غِشَاوَةٌ: سرپوش، ڈھکنا، پردہ، [مادہ: غشی]۔

غَضَبٍ: ناراضگی، عذاب، غصہ، بہت غصے ہونا، مصدر (باب سمع)۔

غُلْفٌ: جو غلاف میں بند ہو، غلاف، پوشش، یعنی یہودی کہتے تھے کہ ہمارے دل علوم کے خزانے ہیں تمہاری نصیحت کی ہمیں ضرورت نہیں، غِلَافٌ کی جمع۔

الْغَيْبِ: پوشیدہ، غیر حاضر، جو علم و احساس سے بالاتر ہو، ایسی چیزیں جو حسی اور عقلی رسائی سے بڑھ کر ہوں یا جن کا علم وحی الٰہی کے بغیر ہونا ممکن نہ ہو، (ضرب) غَابَ. يَغِيْبُ کا مصدر۔

غَيْرِ، (بِ. غَيْرِ): سوائے، مگر، نہ/نہیں، بغیر۔

'ف'

فَارِضٌ: پرانا، مراد بیل یا گائے جس نے اپنی جوانی کی عمر کاٹ لی

ہو یعنی بوڑھی، (ضرب، کرم) فُرُوْضٌ (پرانا ہونا، گائے کا عمر رسیدہ ہونا) سے، اسم فاعل واحد مذکر، فُرَّضٌ جمع۔

الْفٰسِقُوْنَ: بدکردار، راستی سے نکل جانے والے، نافرمان، حدودِ شریعت سے نکل جانے والے، گناہ یا کفر کرنے والے، (نصر، ضرب) فِسْقٌ و فُسُوْقٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر بحالت رفع، فَاسِقٌ واحد۔ فٰسِقِیْنَ: فَاسِقٌ کی جمع بحالت نصب وجر۔

فِتْنَةٌ: آزمائش، گمراہی، کفر، رسوائی، رنج، دیوانگی، عبرت، عذاب، مرض، مال واولاد، اختلاف آراء، جنگ وجدل کا واقع ہونا، لغت میں اسکے معنی ہیں سونے کو آگ میں تپا کر کھرا کھوٹا کی جانچ کرنا، (ضرب) فَتَنَ .یَفْتِنُ کا مصدر، اسکی جمع فِتَنٌ ہے۔

فِرَاشًا: جوفرش بچھایا جاتا ہے، بستر، بچھونا، قالین، بوریا وغیرہ، فُرُشٌ جمع۔

فِرْعَوْنَ: زمانۂ قدیم میں ملوک مصر بالخصوص عمالقہ (عملیق بن لاوز بن ارم بن سام بن نوح کی اولاد) کے بادشاہوں کا لقب، جس طرح ترکوں کے بادشاہوں کا لقب خاقان، یمن کے بادشاہ تبع، حبشہ کے نجاشی، روم کے قیصر اور ایران کے بادشاہ کسریٰ کہلاتے تھے اسی طرح مصر کے بادشاہ فرعون تھے۔ فَرْعَن سے اسکے معنی شریر، سرکش اور تمرد کے ہیں جبکہ (قبطی میں) مگرمچھ کے معنی بھی لکھے گئے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ عجمی ہے اور قدیم مصری زبان میں یہ یا تو فارا (محل)، اوہ (اونچا/عظیم الشان) سے مرکب ہے یعنی 'عظیم الشان محل' یا 'محل کبیر عالی' اور اس سے بادشاہ مصر کی ذات مراد ہوتی تھی، یا پھر رع سے ہے جس کے معنی 'سورج دیوتا' کے ہیں؛ کیونکہ قدیم مصری دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے اور سب سے بڑا دیوتا 'سورج دیوتا' تھا اور بادشاہ وقت اپنے آپ کو سورج دیوتا کا اوتار کہتے تھے اور اسی وجہ سے انکا لقب فارع تھا، یہی فارع بعد میں عربی میں فرعون ہو گیا۔ حضرت موسیٰؑ کی جس فرعون نے پرورش کی تھی اسکا نام رعمسیس تھا اور اسکے بیٹے منفتاح کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کا مقابلہ ہوا تھا جو اپنی آل کے ساتھ غرق ہوا۔

الْفُرْقَانَ: حق کو باطل سے جدا کرنا، الگ الگ کرنا، قرآن، دلیل وحجت، مصدر ہے (نصر، ضرب)۔

فَضْلُ اللّٰهِ: اللہ کی مہربانی، اللہ کا فضل، فَضْلُ مضاف، اللّٰهِ مضاف الیہ۔ فَضْل: بڑھوتری، برتری، مال، قوت، حسن ومرتبہ، عزت وحکومت، عقل، علم اور حلم وغیرہ، مصدر ہے (نصر، سمع، کرم)۔

فَضَّلْتُكُمْ: (فَضَّلْتُ. كُمْ) میں نے تم کو بزرگی عطا کی، فَضَّلْتُ، (تفعیل) تَفْضِیْلٌ سے، ماضی واحد متکلم، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

فَوْقَكُمْ: (فَوْقَ. كُمْ) تمہارے اوپر، فَوْقَ مضاف، كُمْ (ضمیر جمع حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

فُوْمِهَا: (فُوْمِ. هَا) اسکے لہسن، اس کی گندم، فُوْمِ مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔ فُوْم: لہسن، گیہوں، چنا، روٹی، نیز ہر وہ غلہ جس کی روٹی پکائی جائے۔

فِیْهِ: (فِیْ. هِ) اس میں، فِیْ (حرف جر) اور هِ ضمیر (واحد غائب مذکر) سے مرکب۔

'ق'

قَالَ: اس نے کہا، وہ بولا، رائے دی، (نصر: قَالَ .یَقُوْلُ) قَوْلٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

قٰنِتُوْنَ: اطاعت گزار، فرمانبردار، (نصر) قُنُوْتٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت رفع)، قَانِتٌ واحد۔

قَبْلُ: پہلے، آگے، اسم ظرف۔

قِثَّآئِهَا: (قِثَّآءِ. هَا) ککڑی اسکی، کھیرا، قِثَّآءِ ([مادہ: قثا]) مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔

الْقُدُسِ: پاک ہونا، پاکی، پاک، مصدر (باب کرم)۔

قُرْبٰی: قرابت، ناتہ، قریبی، نزدیکی، رشتہ داری، اسم مصدر ہے، [مادہ: قرب]۔ ذِی الْقُرْبٰی: رشتہ دار، قرابت دار۔

قِرَدَةً: بندر، لنگور، قِرْدٌ کی جمع۔

قَسَتْ: وہ سخت ہوئی، (دل) سخت ہوئے/خشک ہو گئے، (نصر: قَسَا .یَقْسُوْ) قَسْوَةٌ سے، ماضی واحد غائب مؤنث۔

قَسْوَةً: سخت ہونا، سختی، (نصر) قَسَا .یَقْسُوْ کا مصدر۔

قَلْبِكَ: (قَلْبِ. كَ) تیرا دل، تیرے دل پر، قَلْبِ (جسکی جمع قُلُوْبٌ) مضاف، كَ (ضمیر واحد حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

قُلْنَا: ہم نے کہا، ہم نے حکم دیا، (نصر) قَوْلٌ سے، ماضی جمع متکلم۔

قُوَّةٍ: ۱) طاقت، زور، قُوًی جمع ۲) طاقت ور ہونا، طاقت وقدرت رکھنا، مصدر (سمع؛ قَوِیَ. یَقْوٰی کا)۔

قَوْلِهِمْ: (قَوْل. هِمْ) ان کی بات، ان کا کہنا، قَوْلِ (اسم اور مصدر نصر؛ قَالَ. یَقُوْلُ کا) مضاف، هِمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔

قَوْم: لوگ، گروہ، لوگوں کا ایک گروہ، برادری، صرف مردوں کا گروہ، اَقْوَامٌ جمع۔

الْقِيٰمَةِ: قیامت، وعدہ کا دن، ایک بار کھڑا ہونا، آخرت میں مردوں کا جی اٹھنا، [مادہ؛ قوم]۔

'ك'

كَادُوْا: وہ (نہیں) قریب تھے/نزدیک تھے، (سمع؛ کَادَ. یَکَادُ کَوْدٌ (کام کرنے کے قریب ہونا اور نہ کرنا) سے، ماضی جمع غائب مذکر۔ یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اور فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔

كَافِر: ناشکرا، منکر، بے ایمان، کافر، (نصر) کُفْرٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

الْكٰفِرِيْنَ: کافر، انکار کرنے والے، منکرین، (نصر) کُفْرٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب وجر)، کَافِرٌ واحد۔

كَانَ: تھا/ہے، (نصر؛ کَانَ. یَکُوْنُ) کَوْنٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

كَاَنَّهُمْ: (کَاَنَّ. هُمْ) گویا وہ سب، جیسا کہ، کَاَنَّ (حرف مشبہ بالفعل) اور هُمْ ضمیر (جمع غائب مذکر)۔

كَانَا: وہ دونوں تھے، (نصر) کَوْنٌ سے، ماضی تثنیہ غائب مذکر۔

كَانُوْا: تھے، ہوتے، (نصر) کَوْنٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

كِتٰب: لکھنا، لکھا ہوا، لکھی ہوئی تحریر، خط، نامۂ اعمال، آسمانی صحیفہ، تورات، انجیل، قرآن، حکم ازلی، خداداد دلیل، کُتُبٌ جمع۔

كَثِيْرًا، كَثِيْرٌ: بہت، بکثرت، (کرم) کَثْرَۃٌ سے صیغہ صفت۔

كَذٰلِكَ: (كَ. ذٰلِكَ) ایسے ہی، اسی طرح، كَ (حرف تشبیہ) ذٰلِكَ اسم اشارہ (بعید) واحد حاضر مذکر کیلئے۔

كَذَّبُوْا: انہوں نے جھٹلایا، جھوٹ سمجھا، نہ مانے، (تفعیل) تَکْذِیْبٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

كُفَّارًا: کافر، ناشکرے/منکر لوگ، کَافِرٌ کی جمع۔

كَفَرَ: اس نے کفر کیا، (نصر) کُفْرٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

الْكُفْرَ: انکار، انکار کرنا، ایمان نہ لانا، اسلام سے انکار، اسم اور مصدر (نصر) کَفَرَ. یَکْفُرُ کا۔ کُفْرِهِمْ: ان کا انکار، ان کا کفر، کُفْر مضاف، هِمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔

كُلٌّ: سب، تمام، ہر چیز، ہر ایک۔

كُلَا: تم دونوں کھاؤ، (نصر) اَکْلٌ سے، امر تثنیہ حاضر مذکر۔ (اَکَلَ یَاْکُلُ اُءْکُلْ) یہ اصل میں اُءْکُلَا تھا لیکن یہاں برخلاف قیاس کُلَا آیا ہے۔

كَلٰمَ اللّٰهِ: اللہ کا کلام، کَلَامَ مضاف، اللّٰهِ مضاف الیہ۔

كُلَّمَا: (کُلَّ. مَا) جب کبھی، اکثر، جب بھی، کُلَّ اور مَا (اسمیہ) سے مرکب ہے، اس میں ظرفیت مَا کی وجہ سے ہے۔

كَمَا: (كَ. مَا) جیسے، جیسا کہ، كَ (حرف تشبیہ) اور مَا سے مرکب۔

كُنْتُمْ: تم تھے، ہو تم، (نصر) کَوْنٌ سے، ماضی جمع حاضر مذکر۔

كُوْنُوْا: ہو جاؤ، (نصر) کَوْنٌ سے، امر جمع حاضر مذکر۔

كَيْفَ: کس طرح، کیونکر، کیسے، کیسا/کیا، اسم استفہام ہے۔

'ل'

لَئِنْ: (لَ. اِنْ) اگر، اس میں لَ زائد ہے اور اِنْ شرطیہ ہے۔

لَعَلَّكُمْ: (لَعَلَّ. کُمْ) تا کہ تم، شاید تم، لَعَلَّ (حرف مشبہ بالفعل) اور کُمْ ضمیر (جمع حاضر مذکر)۔

لَعْنَةُ: پھٹکار، دھتکار، (لَعْنٌ سے) اسم مصدر، لِعَانٌ اور لَعَنَاتٌ جمع۔

لَعَنَهُـمْ: (لَعَنَ. هُـمْ) اس نے ان پر لعنت کی، لَعَنَ، (فتح) لَعْنٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔

لَقَدْ: (لَ. قَدْ) البتہ تحقیق، بیشک، لَ حرف تاکید، قَدْ حرفِ تحقیق کیلئے۔

لِمَ: (لِ. مَا) کیوں، کس لیے، کس وجہ سے، لِ (حرف جر) اور مَا (استفہامیہ) سے مرکب۔ (یعنی مَ اصل میں مَا ہے)۔

لِمَا: (لِ. مَا) اسکی جو، اسکے لیے جو، لِ (حرف جر) اور مَا سے مرکب۔

لَـمَا: (لَ. مَا) البتہ جو، لَ (حرف تاکید) اور مَا سے مرکب۔

لَـنَا: (لَ. نَا) ہم کو، ہمارے لیے، لَ (حرف جر) اور نَا ضمیر (جمع متکلم) سے مرکب۔ (ضمائر کے ساتھ یہ لامِ جر زَبر کے ساتھ آتا ہے سوائے ضمیر واحد متکلم یعنی ی کیساتھ لِیْ ہوگا)۔

لَوْلَا: (لَوْ. لَا) اگر نہیں، کیوں نہیں، اگر نہ ہوتا، لَوْ (حرف شرط) اور لَا (نافیہ) سے مرکب ہے۔

'م'

مَـآءَ، الْمَـآءُ: پانی، [مادہ: موہ]۔

مَاذَا: کیا چیز ہے، کیا ہے یہ، اسم استفہام ہے، (مَا استفہامیہ، ذَا اسم اشارہ قریب ہے جو مختلف اسماء (اشارہ) میں علامت اشارہ ہوتا ہے مثلاً ذٰلِكَ، هٰذَا)۔

مَارُوْتَ: حضرت سلیمانؑ کے دور میں بابل (دیکھو بَابِلَ) میں دوفرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام یعنی ہاروت و ماروت؛ یہ دونوں فرشتے بابل میں لوگوں کو کچھ کلمات (سحر یا اسی طرح کے اثر رکھنے والے) سکھایا کرتے تھے جو ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے تھے۔ کلمات سکھاتے ہوئے وہ لوگوں کو واضح طور پر تنبیہ کرتے کہ ہم اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں اور ہم سے غلط کام کیلئے نہ سیکھو، لیکن لوگ میاں بیوی میں جدائی ڈالنے کیلئے سیکھتے اور ان سے غلط کام لیتے۔ یہ فرشتے دراصل لوگوں کی آزمائش کیلئے اتارے گئے تھے اور جس قسم کے کلمات (اچھے یا برے) پر لوگ اصرار کرتے وہ سکھادیتے۔ اور لوگ ضرر پہنچانے والے کلمات ہی سیکھتے۔

مُلْكِ: مختار، بادشاہ، آقا، حکمران، ہر ذرہ پر قدرت اور قابو رکھنے والا، اللہ کا صفاتی نام ہے، (ضرب) مِلْكٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر (مضاف)۔

مُؤْمِنِيْنَ: مومن، اہل ایمان، ایماندار لوگ، (افعال: اٰمَنَ. يُؤْمِنُ) اِيْمَانٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب و جر) مُؤْمِنٌ واحد۔

مَاهِيَ: وہ کیا ہے/کیسی ہے، مَا استفہامیہ، هِيَ ضمیر منفصل (واحد غائب مؤنث)۔

مُتَشَابِهًا: مشابہ، مانند، ملتا جلتا، یکساں، کئی طرح سے ایک جیسا، (تفاعل) تَشَابُهٌ سے جسکے معنی ہیں مانند ہونا اور کسی پر معاملات کا پیچیدہ ہوجانا، اسم فاعل واحد مذکر۔

الْمُتَّقِيْنَ: پرہیزگار، تقویٰ والے، (افتعال: اِتَّقٰى. يَتَّقِيْ) اِتِّقَاءٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب و جر)، مُتَّقٍ واحد۔

مَثَابَةً: اکٹھا ہونے کی جگہ، لوٹنے کی جگہ، کنویں سے پانی لینے کی جگہ، (نصر؛ ثَابَ. يَثُوْبُ) ثَوْبٌ سے جسکے معنی ہیں اصل حالت کی طرف لوٹنا یا کسی کام کی اصلی غرض کی طرف لوٹنا جو پہلے سے سوچ لی گئی ہو، اسم ظرف مکان ہے۔

مِثْلِ: مشابہ، مانند، طرح۔

مَثَلِ، مَثَلًا: کوئی مثال، تمثیل، قصہ، حال، کہاوت، صفت، حالت۔

مَثُوْبَـةٌ: بدلہ، ثواب، جزا، (نصر) ثَوْبٌ سے جسکے معنی لوٹنے کے ہیں، یعنی کسی فعل یا عمل کی پاداش میں جو چیز لوٹائی جاتی ہے اسے ثواب یا مَثُوْبَة کہتے ہیں۔

مُحْسِنٌ: نیکی کرنے والا، احسان کرنے والا، فریضہ سے زیادہ ادا کرنے والا، ہر قسم کی خوبی پیدا کرنے والا، (افعال) اِحْسَانٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔ احسان یہ ہے کہ کسی کو اسکے حق سے زیادہ دینا اور اپنے حق سے کم لینا اور اپنے اعمال میں خوبی پیدا کرنا یعنی فرض سے آگے بڑھ کر نوافل و مستحبات بھی ادا کرنا، جو چیز واجب نہ ہو اور اس میں شرعی خوبی و نیکی ہو اس کو بھی ادا کرنا۔ حدیث میں ہے کہ احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا اسکو دیکھ رہے ہو، اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر یہ سمجھتے رہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

الْمُحْسِنِيْنَ: مُحْسِنٌ کی جمع بحالت نصب و جر۔

مُخْرِجٌ: ظاہر کرنے والا، نکالنے والا، (افعال) اِخْرَاجٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

مُخْلِصُوْنَ: خالص اللہ کی اطاعت کرنے والے، ہر مصیبت میں اپنے قول و فعل کو پاک رکھنے والے، (افعال) اِخْلَاصٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت رفع)، مُخْلِصٌ واحد۔

مَرَضٌ، مَرَضًا: بیماری، پریشانی، بیمار ہونا، اسم و مصدر (سمع)۔

مَرْيَمَ: خدمت گزار (سریانی زبان میں)، حضرت مریم کی والدہ کا نام حنہ بنت فاقوذ تھا اور والد کا نام عمران، اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق کوئی عورت نبی نہیں ہوتی لیکن بچپن ہی سے آپ صاحب کرامت تھیں اور جنت کے پھل ملتے رہے، آپ نے نکاح نہیں کیا لہٰذا مریم عذرا (دوشیزہ) کے لقب سے موسوم تھیں، حضرت عیسٰیؑ بغیر باپ کے آپ ہی کے بطن سے پیدا ہوئے جو ایک معجزہ ہے۔

مَسٰجِدَ: مسجدیں، مساجد، (نصر) سُجُوْدٌ سے بمعنی سجدہ کرنے کے ظرف مکان جمع ہے، مَسْجِدٌ واحد جسکے معنی سجدہ کرنے کی جگہ۔

مُسَلَّمَةٌ: سالم، بے داغ، سونپی ہوئی، اعتبار کی ہوئی، (تفعیل) تَسْلِيْمٌ سے، اسم مفعول واحد مؤنث۔

مُسْلِمَةً: فرمانبردار، مسلمان، فرمانبرداری کرنے والی، (افعال) اِسْلَامٌ سے، اسم فاعل واحد مؤنث۔

مُسْلِمُوْنَ: مسلمان، فرمانبردار، (افعال) اِسْلَامٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت رفع)، مُسْلِمٌ واحد۔

الْمَشْرِقُ: مشرق، جہت شرق، سورج نکلنے کی جگہ، اسم ظرف ہے، (نصر) شَرْقٌ و شُرُوْقٌ سے جسکے معنی سورج نکلنے اور کسی چیز کے پھٹنے کے ہیں، مَشَارِقُ جمع۔

مَشَوْا: وہ چلے چلتے ہیں، (جب) وہ چلتے ہیں، (ضرب: مَشٰى. يَمْشِىْ) مَشْىٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔

مُصَدِّقٌ، مُصَدِّقًا: سچا کہنے والا، تصدیق کرنے والا، (تفعیل) تَصْدِيْقٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

مِصْرًا: کوئی شہر، ہر محدود شہر کو مِصْر کہتے ہیں۔

مُصْلِحُوْنَ: نیک لوگ، اچھے اعمال کرنے والے، (افعال) اِصْلَاحٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت رفع)، مُصْلِحٌ واحد۔

مُصَلًّى: نماز پڑھنے کی جگہ، (تفعیل: صَلّٰى. يُصَلِّىْ) تَصْلِيَةٌ سے، اسم ظرف مکان۔ سکون کے وقت مُصَلّٰى پڑھیں گے۔

الْمَصِيْرُ: لوٹنے کی جگہ، ٹھکانہ، (ضرب: صَارَ. يَصِيْرُ) صَيْرٌ سے جسکے معنی ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونے، لوٹنے اور مائل ہونے کے ہیں، اسم ظرف مکان۔

مُطَهَّرَةٌ: پاک کی ہوئی، (تفعیل) تَطْهِيْرٌ سے، اسم مفعول واحد مؤنث۔

مُعْرِضُوْنَ: منہ موڑنے والے، منہ پھیرنے والے، اجتناب کرنے والے، روگردانی کرنے والے، (افعال) اِعْرَاضٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت رفع)، مُعْرِضٌ واحد۔

مَعَهُمْ: (مَعَ. هُمْ) ان سب کے ساتھ، مَعَ مضاف، هُمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔

مَعَكُمْ: (مَعَ. كُمْ) تم سب کے ساتھ، مَعَ مضاف، كُمْ (ضمیر جمع حاضر مذکر) مضاف الیہ۔

الْمَغْرِبُ: مغرب، سورج غروب ہونے کی جگہ، (نصر) غُرُوْبٌ سے، اسم ظرف، مَغَارِبُ جمع۔

الْمُفْسِدُوْنَ: فساد کرنے والے، تباہ کار، بگاڑ پیدا کرنے والے، (افعال) اِفْسَادٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت رفع)، مُفْسِدٌ واحد۔ مُفْسِدِيْنَ: مُفْسِدٌ کی جمع بحالت نصب و جر۔

مُفْلِحُوْنَ: فلاح پانے والے، (افعال) اِفْلَاحٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت رفع)، مُفْلِحٌ واحد۔

مَقَامِ: کھڑے ہونے کی جگہ، (نصر: قَامَ. يَقُوْمُ) قِيَامٌ سے، اسم ظرف مکان۔

مُلْكُ: بادشاہی، حکومت، اقتدار اعلیٰ، بادشاہ ہونا، (مضاف)، اسم اور مصدر (ضرب) مَلَكَ. يَمْلِكُ کا۔

مِمَّا: (مِنْ. مَا) بسبب یہ، اس چیز میں سے، اس میں سے جو، مِنْ (حرف جر) اور مَا سے مرکب۔

مِنَّا: (مِنْ. نَا) ہم سے، ہم میں سے، مِنْ (حرف جر) اور نَا ضمیر (جمع متکلم)۔

مَنَاسِكَنَا: (مَنَاسِكَ. نَا) ہمارے حج اور عبادت کے طریقے،

مَنَاسِكَ (مَنْسَكٌ واحد) مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ، مَنْسَكٌ؛ (نصر) نَسُكٌ (عبادت کرنا، پرستش کرنا) سے، اسم ظرف۔

مَنَعَ: اس نے روکا، (فتح) مَنْعٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

مِنْكُمْ: (مِنْ. كُمْ) تم سے، تم میں سے، مِنْ (حرف جر) اور كُمْ ضمیر (جمع حاضر مذکر)۔

مِنْهُ: (مِنْ. هُ) اس میں سے، مِنْ (حرف جر) اور هُ ضمیر (واحد غائب مذکر)۔ **مِنْهَا**: (مِنْ. هَا) اس میں سے، مِنْ (حرف جر) اور هَا ضمیر (واحد غائب مؤنث)۔

مِنِّیْ: (مِنْ. ن. ی) میری طرف سے، مجھ سے، مِنْ (حرف جر)، ن وقایہ اور ی ضمیر (واحد متکلم)۔

مُوْسٰی: بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر ہیں جن کی والدہ کا نام یوحانث تھا اور باپ کا نام عمران۔ (عبرانی میں) مُوْ پانی کو کہتے ہیں اور شٰی درخت کو، عربی میں یہی (یعنی مُوْشٰی) مُوْسٰی ہو گیا، حضرت موسٰیؑ کو پیدائش کے بعد لکڑی کے صندوق میں بند کر کے پانی میں ڈال دیا گیا تھا اس لیے موسٰی نام ہوا۔ قرآن مجید میں حضرت موسٰیؑ کے حالات کا سب سے زیادہ تذکرہ ہوا ہے، فرعون کے محل میں پرورش پائی، جوان ہوئے تو انجانے میں ایک قبطی آپ کے ہاتھوں قتل ہو گیا، پھر وہاں سے مدین چلے گئے، وہاں حضرت شعیبؑ (یا کوئی اور بزرگ) کی صاحبزادی سے نکاح ہوا۔ ۱۰ سال تک بکریاں چرائیں پھر صحرائے سینا میں کوہِ طور پر نبوت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کی درخواست پر آپ کے بھائی ہارونؑ کو بھی پیغمبر بنایا گیا اور دونوں اللہ کا پیغام لے کر فرعون کے پاس گئے۔ اللہ نے آپ کو معجزے بھی عطا کیے جن کی مدد سے دربار میں غالب آئے۔ پھر بنی اسرائیل کو لے کر ایک رات مصر سے نکل گئے، فرعون نے پیچھا کیا اور مع لشکر دریا میں غرق ہوا۔

مُهْتَدِیْنَ: ہدایت پانے والے، راہ پانے والے، (افتعال؛ اِهْتَدٰی. یَهْتَدِیْ) اِهْتِدَاءٌ سے، اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب و جر)، مُهْتَدٍ واحد۔

مُهِیْنٌ: ذلیل کرنے والا، رسوا کرنے والا، (افعال؛ اَهَانَ. یُهِیْنُ) اِهَانَةٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

مِیْكٰلَ: مقرب فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام، یہ عبرانی لفظ ہے اسکے معنی عبید اللہ بیان کیے جاتے ہیں۔ حضرت میکائیلؑ کو بارش اور مخلوق کی رزق رسانی پر مامور فرشتہ سمجھا جاتا ہے۔

'ن'

نَاْتِ: ہم آتے ہیں/لاتے ہیں، (ضرب؛ اَتٰی. یَاْتِیْ) اِتْیَانٌ سے، مضارع (مجزوم) جمع متکلم، (دیکھو اِئْتُوْا)۔

النَّارُ: آگ، مراد ہے دوزخ، اسم واحد مؤنث، [مادہ؛ نور]۔

نَبَذَ: اس نے پھینک دیا، اس نے (عہد) توڑ دیا، (ضرب) نَبْذٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

النَّبِیّٖنَ: انبیاء، نبی، پیغمبر، نَبِیٌّ کی جمع بحالت نصب و جر، [مادہ؛ نبا]۔

نَزَّلْنَا: ہم نے اتارا، (تفعیل) تَنْزِیْلٌ سے، ماضی جمع متکلم۔

نِسَآءَ: عورتیں، بیویاں، قریبی رشتہ دار عورتیں، یہ جمع کا صیغہ ہے اسکی واحد خلاف قیاس اِمْرَاَةٌ آتی ہے، [مادہ؛ نسو]۔

نُسَبِّحُ: ہم پاکی بیان کرتے ہیں، (تفعیل) تَسْبِیْحٌ سے، مضارع جمع متکلم۔

نَصِیْرٍ: بچانے والا، مددگار، معاون، (دشمن کو) دفع کرنے والا، (نَصَرَ. یَنْصُرُ) نَصْرٌ سے، صیغہ صفت (واحد مذکر)۔

نِعْمَتِیَ: (نِعْمَةِ. یْ) میری نعمت، میرا انعام و فضل، نِعْمَةِ (اسکی جمع نِعَمٌ؛ نعمتیں، احسانات) مضاف، ی (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔

نُقَدِّسُ: ہم (تیری) پاکی بیان کرتے ہیں، ہم تقدیس کرتے ہیں، (تفعیل) تَقْدِیْسٌ سے، مضارع جمع متکلم۔

نَكَالًا: نشانِ عبرت، عذاب، سزا، [مادہ؛ نکل]۔

نُنْسِهَا: (نُنْسِ. هَا) ہم اسکو فراموش کرا دیتے ہیں، اسکو ترک کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہم اسکو بھلا دیتے ہیں، نُنْسِ، (افعال؛ اَنْسٰی. یُنْسِیْ) اِنْسَاءٌ سے، مضارع (مجزوم) جمع متکلم، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

نُوْر: روشنی، نور، ہدایت، روشن کرنے والا، اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔

'و'

وَاحِدًا: ایک، کوئی ایک، اکیلا، یگانہ، اللہ کا ایک صفاتی نام، [مادہ؛ وحد]۔

وَاسِعٌ: بخشش والا، ہر چیز پر محیط، بہت دینے والا، کشائش والا، وسیع، (سمع؛ وَسِعَ یَسَعُ) وَسْعٌ و سَعَةٌ سے، اسم فاعل واحد مذکر۔

وَدَّ: اس نے دل سے چاہا، پسند کیا، تمنا کی، دوست رکھا، (سمع؛ وَدَّ یَوَدُّ) وُدٌّ و مَوَدَّةٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر۔

وَرَآءَ: علاوہ/سوائے (اس کے)، گرداگرد، آگے، پیچھے، بجائے، اس طرف، اس پار، [مادہ؛ و ر ی]۔

'ہ'

هَاتُوْا: لاؤ، تم دو، تم لے آؤ، اسم بمعنی فعل امر جمع حاضر مذکر۔

هَادُوْا: وہ یہودی ہوئے، (نصر؛ هَادَ یَهُوْدُ) هَوْدٌ سے، ماضی جمع غائب مذکر۔ هَوْدٌ کے اصل میں معنی ہیں حق کی طرف لوٹنا اور توبہ کرنا، اہل یہود بچھڑے کی پوجا سے تائب ہوئے اس لیے یہودی کہلائے۔

هٰذَا: یہ، اسم اشارہ قریب (واحد مذکر) ہے، (هَا حرف تنبیہ اور ذَا اسم اشارہ)۔ **هٰذِهٖ**: یہ، اسم اشارہ قریب (واحد مؤنث) ہے۔

هَارُوْتَ: فرشتہ کا نام، (دیکھو مَارُوْتَ)۔

هٰٓؤُلَآءِ: یہ/وہ سب، اسم اشارہ قریب جمع مذکر و مؤنث کیلئے۔

هُدًا الْهُدٰی هُدًی: ہدایت، اللہ تعالیٰ کی کتب، صحیفے، راستہ، رہنمائی، ہدایت کرنا، اسم اور مصدر (ضرب؛ هَدٰی یَهْدِیْ کا)۔

هُزُوًا: مسخرا، چھچھورا، وہ جس سے مذاق کیا جائے، ہنسی کی چیز، ٹھٹھا، ازراہ مذاق، دل لگی کے طور پر، [مادہ؛ هزا]۔

'ی'

یٰٓاَیُّهَا: اے، یَا (حرف ندا) اور اَیُّهَا سے مرکب (دیکھو اَیُّهَا)۔

یَاْتُوْكُمْ: (یَاْتُوْا. كُمْ) وہ تمہارے پاس آئیں، یَاْتُوْا، (ضرب؛ اَتٰی یَاْتِیْ) اِتْیَانٌ سے، مضارع (مجزوم) جمع غائب مذکر، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

یَاْمُرُكُمْ: (یَاْمُرُ. كُمْ) وہ تمہیں حکم دیتا ہے، یَاْمُرُ، (نصر) اَمْرٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

یُؤْمِنُوْا: (کہ) وہ ایمان لے آئیں/وہ مان لیں گے، (افعال؛ اٰمَنَ یُؤْمِنُ) اِیْمَانٌ سے، مضارع (منصوب) جمع غائب مذکر۔

یَتَبَدَّلِ: (یَتَبَدَّلْ) وہ بدل ڈالے گا، تبدیل کر لے گا، (تفعل) تَبَدُّلٌ سے، مضارع (مجزوم) واحد غائب مذکر۔ (شرط کی وجہ سے مضارع مجزوم ہے اور وصل کی وجہ سے لام مکسور ہو گیا)۔

یَتْلُوْا: پڑھے، تلاوت کرے، تلاوت کرے گا، پڑھتا ہے، (نصر؛ تَلَا یَتْلُوْ) تِلَاوَةٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یَجْعَلُوْنَ: وہ کرتے ہیں، وہ بناتے ہیں، ٹھہراتے ہیں، قرار دیتے ہیں، تراشتے ہیں، (فتح) جَعْلٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یُحَآجُّوْكُمْ: (یُحَآجُّوْا. كُمْ) (تاکہ) وہ تم سے جھگڑا کریں، وہ تم سے بحث کریں، یُحَآجُّوْا، (مفاعلہ) مُحَاجَّةٌ سے، مضارع (منصوب) جمع غائب مذکر، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔ (۷۶:۲) میں لام کَی داخل ہے۔

یُحَرِّفُوْنَهٗ: (یُحَرِّفُوْنَ. هٗ) وہ اس کو بدل ڈالتے ہیں، یُحَرِّفُوْنَ، (تفعیل) تَحْرِیْفٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، هٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔

یَحْزَنُوْنَ: وہ غمگین ہوں گے، رنج اٹھائیں گے، (سمع) حَزَنٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَحْكُمُ: وہ حکم دیتا ہے، فیصلہ کرے گا، (نصر) حُكْمٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یُحْیِیْ: وہ جلاتا ہے/ جان ڈال دیتا ہے، زندگی دیتا ہے/ زندگی دے گا، (افعال؛ اَحْیٰی یُحْیِیْ) اِحْیَاءٌ سے، مضارع واحد غائب

مذکر۔

یَخْدَعُوْنَ: وہ دھوکہ دیتے ہیں، (فتح) خَدْعٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یُخْرِجْ: وہ پیدا کرے، نکالے، ظاہر کردے، (افعال) اِخْرَاجٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یُخَفَّفُ: (لَا. یُخَفَّفُ) وہ ہلکا نہیں کیا جائے گا، (عذاب میں) کمی نہیں کی جائیگی، (تفعیل) تَخْفِیْفٌ سے، مضارع مجہول منفی واحد غائب مذکر۔

یَدْخُلُوْهَا: (یَدْخُلُوْا. هَا) (کہ) وہ اس میں داخل ہوں، یَدْخُلُوْا، (نصر) دُخُوْلٌ سے، مضارع (منصوب) جمع غائب مذکر، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔

یُذَبِّحُوْنَ: وہ ذبح کرتے ہیں (یا تھے)، (تفعیل) تَذْبِیْحٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَرْجِعُوْنَ: لوٹیں گے، وہ لوٹتے ہیں، وہ رجوع کرتے ہیں/ رجوع کریں گے، (ضرب) رُجُوْعٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَرُدُّوْنَكُمْ: (یَرُدُّوْنَ. كُمْ) (کہ) وہ تم کو لوٹا دیں/ تمہیں پھیر دیں/ تم کو مرتد بنا دیں، یَرُدُّوْنَ، (نصر؛ رَدَّ. یَرُدُّ) رَدٌّ سے، مضارع جمع غائب مذکر، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

یَرْغَبُ: (یَرْغَبُ عَنْ) روگردانی کرتا ہے (یا کرے گا)، منہ موڑے گا، (سمع) رَغْبٌ و رَغْبَةٌ سے جسکے معنی چاہنے، خواہش کرنے اور رغبت کرنے کے ہیں، جب اسکے صلہ میں عَنْ آتا ہے تو اسکے معنی الٹ ہو جاتے ہیں یعنی رَغْبَةٌ عَنْ: روگردانی کرنا، اعراض کرنا، یَرْغَبُ صیغہ مضارع واحد غائب مذکر۔

یَرْفَعُ: (جب) اونچا کر رہا تھا/ اٹھا رہا تھا، وہ اٹھاتا ہے، وہ بلند کرتا ہے/ بلند کرے گا، (فتح) رَفْعٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یُرِیْكُمْ: (یُرِیْ. كُمْ) وہ تم کو دکھاتا ہے، وہ تمہیں دکھائے گا، یُرِیْ، (افعال؛ اَرٰی. یُرِیْ) اِرَاءَةٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

یُزَكِّیْهِمْ: (یُزَكِّیْ. هِمْ) ان کا تزکیہ کرے، ان کو پاک کردے/ انہیں پاک بنادے، یُزَكِّیْ، (تفعیل؛ زَكّٰی. یُزَكِّیْ) تَزْكِیَةٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، هِمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔

یَسْتَحْیٖ: وہ (نہیں) جھجکتا ہے، وہ شرماتا ہے، (استفعال؛ اِسْتَحْیٰی. یَسْتَحْیِیْ) اِسْتِحْیَاءٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یَسْتَهْزِئُ: وہ ہنسی کرتا ہے/ مذاق کرتا ہے، یعنی اللہ ان کو مذاق کرنے کی سزا دے گا، (استفعال) اِسْتِهْزَاءٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یَسْفِكُ: وہ خون بہائے گا، (ضرب) سَفْكٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یَسْمَعُوْنَ: وہ سنتے ہیں/ سنیں گے، سَمْعٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَسُوْمُوْنَكُمْ: (یَسُوْمُوْنَ. كُمْ) تم کو بتلا کرتے/ تمہیں تکلیف دیتے (تھے)، یَسُوْمُوْنَ، (نصر؛ سَامَ. یَسُوْمُ) سَوْمٌ (بمعنی تکلیف دینا، خوار کرنا) سے، مضارع جمع غائب مذکر، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

یُضِلُّ: وہ گمراہ کرتا ہے، (افعال؛ اَضَلَّ. یُضِلُّ) اِضْلَالٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یَظْلِمُوْنَ: وہ ظلم کرتے ہیں (یا تھے)، ناانصافی کرتے ہیں، (ضرب) ظُلْمٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَظُنُّوْنَ: وہ گمان کرتے ہیں، وہ یقین کرتے ہیں، وہ خیال کرتے ہیں، (نصر؛ ظَنَّ. یَظُنُّ) ظَنٌّ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَعْتَدُوْنَ: وہ زیادتی کرتے ہیں (یا تھے)، وہ حد سے تجاوز کرتے ہیں، (افتعال؛ اِعْتَدٰی. یَعْتَدِیْ) اِعْتِدَاءٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَعْقُوْبَ: اللہ کے پیغمبر کا نام جن کا لقب اسرائیل ہے، ابن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ، حضرت یوسفؑ کے والد، آپ کے بعد حضرت عیسیٰؑ تک بکثرت پیغمبری آپ ہی کی اولاد یعنی بنی اسرائیل میں رہی۔

یَعْلَمُ: وہ جانتا ہے، علم رکھتا ہے، (سمع) عِلْمٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یُعَلِّمُ: وہ سکھاتا ہے/ بتاتا ہے، (تفعیل) تَعْلِیْمٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یُعْلِنُوْنَ: وہ ظاہر کرتے ہیں، علانیہ کرتے ہیں، (افعال) اِعْلَانٌ

سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَعْمَلُوْنَ: وہ عمل کرتے ہیں، وہ کرتے ہیں، وہ کام کرتے ہیں (تھے)، (سمع) عَمَلٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یُفَرِّقُوْنَ: وہ جدائی پیدا کرتے ہیں (یا تھے)، تفریق ڈالتے ہیں، (تفعیل) تَفْرِیْقٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یُفْسِدُ: وہ فساد پھیلائے گا، (جو) تباہی مچائے/تخریب کرے، (افعال) اِفْسَادٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یَفْسُقُوْنَ: وہ نافرمانی کرتے ہیں (یا تھے)، (نصر) فِسْقٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَفْعَلُوْنَ: وہ کرتے ہیں (یا تھے)، (فتح) فِعْلٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَقْتُلُوْنَ: وہ قتل کرتے ہیں (یا تھے)، (نصر) قَتْلٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَقْطَعُوْنَ: وہ کاٹتے ہیں، وہ (فاصلہ) طے کرتے ہیں، وہ طے (نہیں) کریں گے، (فتح) قَطْعٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔ قَطع کا معنی ہے کاٹنا، قَطْعُ السَّبِیْل: راستہ کاٹنا یعنی طے کرنا۔

یَقُوْلُ: وہ کہتا ہے، بولتا ہے، کہے گا، (نصر؛ قَالَ. یَقُوْلُ) قَوْلٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یَقُوْلَا: وہ دونوں کہہ دیتے، (نصر) قَوْلٌ سے، مضارع (منصوب) تثنیہ غائب مذکر۔

یَکْتُبُوْنَ: وہ لکھتے ہیں، (نصر) کِتَابَۃٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَکْذِبُوْنَ: وہ جھوٹ کہتے ہیں/جھوٹ بولتے ہیں (یا تھے)، (ضرب) کَذِبٌ و کِذْبٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَکْسِبُوْنَ: وہ کمائی کرتے ہیں، وہ ارتکاب کرتے ہیں، (ضرب) کَسْبٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَکْفُرُوْا: وہ انکار کریں، کفر کریں، (کہ) وہ انکار کرتے ہیں، (نصر) کُفْرٌ سے، مضارع (منصوب) جمع غائب مذکر۔

یَکْفِیْکَھُمْ: (یَکْفِیْ. کَ. ھُمْ) تیری طرف سے (اللہ) ان سے نمٹ لے گا، وہ تیرے لیے انکے مقابلے میں کافی ہے، (اللہ) انکے مقابلے میں تیری حمایت کیلئے کافی ہے، یَکْفِیْ، (ضرب؛ کَفٰی. یَکْفِیْ) کِفَایَۃٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، کَ ضمیر مفعول اول (واحد حاضر مذکر)، ھُمْ ضمیر مفعول دوم (جمع غائب مذکر)۔

یُکَلِّمُنَا: (یُکَلِّمُ. نَا) وہ ہم سے کلام (بات) کرتا ہے، وہ ہم سے کلام (کیوں نہیں) کرتا، یُکَلِّمُ، (تفعیل) تَکْلِیْمٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، نَا ضمیر مفعول (جمع متکلم)۔

یَمُدُّھُمْ: (یَمُدُّ. ھُمْ) وہ ان کو مہلت دیتا ہے، انہیں ڈھیل دیتا ہے، یَمُدُّ، (نصر؛ مَدَّ. یَمُدُّ) مَدٌّ سے، مضارع واحد غائب مذکر، ھُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔

یُمِیْتُکُمْ: (یُمِیْتُ. کُمْ) وہ تمہیں موت دیتا ہے، وہ تمہاری زندگی سلب کر لیتا ہے، یُمِیْتُ، (افعال؛ اَمَاتَ. یُمِیْتُ) اِمَاتَۃٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، کُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔

یُنَزَّلَ: (کہ) وہ اتارا جائے، نازل کیا جائے، (تفعیل) تَنْزِیْلٌ سے، مضارع مجہول واحد غائب مذکر۔

یَنْقُضُوْنَ: وہ (عہد) توڑتے ہیں/توڑیں گے، (نصر) نَقْضٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔

یَوَدُّ: پسند کرتا ہے/پسند کریگا، دوست رکھتا ہے/دوست رکھے گا، خواہش کرتا ہے، آرزو کرے گا، (سمع؛ وَدَّ. یَوَدُّ) وَدٌّ و مَوَدَّۃٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

یُوْصَلَ: (کہ) اسے جوڑا جائے/ملایا جائے، (افعال؛ اَوْصَلَ. یُوْصِلُ) اِیْصَالٌ سے، مضارع مجہول واحد غائب مذکر۔

یَوْمٌ: دن، روز، اس دن، آج کے دن، آج، وقت، طلوع سے غروب تک، اَیَّامٌ جمع۔

یَھْبِطُ: وہ اترتا ہے، وہ گرتا ہے/گر جاتا ہے، (ضرب) ھُبُوْطٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔

اَلْیَھُوْدُ: یہودیوں کی جماعت، حضرت موسیٰؑ کی امت، یہودی لوگ، یَھُوْدِیٌّ واحد، [مادہ؛ ھود]۔

ءَاَ(۶، ۱۳، ۳۰، ۳۳،
۴۴، ۴۴، ۶۱، ۶۷،
۷۵، ۷۶، ۷۶، ۸۵،
۸۷، ۱۰۶، ۱۰۷،
۱۳۹، ۱۴۰).
اٰبَآءِ.کَ (۱۳۳).
اِئْتُوْا (۲۳).
اُتُوْا(۴۳، ۸۳، ۱۱۰).
اٰتَیْنَا(۵۳، ۸۷، ۸۷)
اٰتَیْنَا.کُمْ (۶۳، ۹۳)
اٰتَیْنَا.ھُمْ (۱۲۱).
الْاٰخِرِ(۸، ۶۲، ۱۲۶).
الْاٰخِرَۃِ (۴، ۸۶،
۱۰۲، ۱۱۴، ۱۳۰)
الْاٰخِرَۃُ (۹۴).
اٰدَمَ (۳۱، ۳۴)
اٰدَمُ(۳۳، ۳۵، ۳۷).
اٰذَانِ.ہِمْ (۱۹).
اٰلِ (۴۹)
اٰلَ (۵۰).
اٰمَنَ (۱۳، ۱۳، ۶۲،
۱۲۶).
اٰمِنًا (۱۲۶).
اٰمَنَّا (۸، ۱۴، ۷۶،
۱۳۶).
اٰمَنْتُمْ (۱۳۷).
اٰمِنُوْا(۱۳، ۴۱، ۹۱).
اٰمَنُوْا (۹، ۱۴، ۲۵،
۲۶، ۶۲، ۷۶، ۸۲،
۱۰۳، ۱۰۴، ۱۳۷).
الْـٰٔنَ (۷۱).
اٰیٰتٍ (۹۹) اٰیٰتِ
(۶۱)الْاٰیٰتِ (۱۱۸)
اٰیٰتِ.کَ (۱۲۹)
اٰیٰتِ.نَا (۳۹)
اٰیٰتِ.ہٖ (۷۳)
اٰیٰتِ.یْ (۴۱).
اٰیَۃٍ (۱۰۶)
اٰیَۃٌ (۱۱۸).
اَبٰی (۳۴).
اِبْتَلٰی (۱۲۴).
اَبَدًا (۹۵).
اِبْرٰہٖمَ(۱۲۴، ۱۲۵،
۱۲۵، ۱۳۰، ۱۳۳،
۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۰)
اِبْرٰہٖمُ (۱۲۶،
۱۲۷، ۱۳۲).
اَبْصَارِ.ہِمْ (۷، ۲۰)
اَبْصَارَ.ھُمْ (۲۰).
اِبْعَثْ (۱۲۹).
اِبْلِیْسَ (۳۴).
اِبْنَ (۸۷).
اَبْنَآءَ.کُمْ (۴۹).
اِتَّبَعْتَ (۱۲۰).
اِتَّبَعُوْا (۱۰۲).
اِتِّخَاذِ.کُمُ (۵۴).
اِتَّخَذَ (۱۱۶).
اِتَّخَذْتُمُ (۵۱، ۹۲)
اَتَّخَذْتُمْ(اَ.اِتَّخَذْتُمْ)
(۸۰).
اِتَّخِذُوْا (۱۲۵).
اِتَّقَوْا (۱۰۳).
اِتَّقُوْا(۲۴، ۴۸، ۱۲۳)
اِتَّقُوْا.نِ (۴۱).
اَتَمَّ.ھُنَّ (۱۲۴).
اُتُوْا (۲۵).
الْاِثْمِ (۸۵).
اِثْنَتَاعَشْرَۃَ (۶۰).
اَجْرُ.ہٗ (۱۱۲)
اَجْرُ.ھُمْ (۶۲).
اِجْعَلْ (۱۲۶)
اِجْعَلْ.نَا (۱۲۸).
اَحَاطَتْ (۸۱).
اَحَدٍ (۱۰۲، ۱۰۲،
۱۳۶) اَحَدُ.ھُمْ (۹۶).
اَحْرَصَ (۹۶).
اِحْسَانًا (۸۳).
اَحْسَنُ (۱۳۸).
اَحْیَا.کُمْ (۲۸).
اَخَذَتْ.کُمْ (۵۵).
اَخَذْنَا (۶۳، ۸۳،
۸۴، ۹۳).
اِخْرَاجُ.ھُمْ (۸۵).
اَخْرَجَ (۲۲)
اَخْرَجَ.ھُمَا (۳۶).
اِدّٰرَءْتُمْ (۷۲).
اُدْخُلُوْا (۵۸، ۵۸).
اُدْعُ (۶۱، ۶۸، ۶۹،
۷۰).
اُدْعُوْا (۲۳).
اَدْنٰی (۶۱).
اِذْ (۳۰، ۳۴، ۴۹،
۵۰،....).
اِذَا (۱۱، ۱۳، ۱۴،
۱۴، ۲۰، ۷۶، ۷۶،
۹۱، ۱۱۷).
اُذْکُرُوْا (۴۰، ۴۷،
۶۳، ۱۲۲).
اِذْنِ (۹۷، ۱۰۲).
اَرَادَ (۲۶).
اَرْبَعِیْنَ (۵۱).
اُرْزُقْ (۱۲۶).
اَرْسَلْنَا.کَ (۱۱۹).
الْاَرْضِ(۱۱، ۲۷، ۲۹،
۳۰، ۳۳، ۳۶، ۶۰،
۱۰۷، ۱۱۶، ۱۱۷)
الْاَرْضَ (۲۲، ۷۱)
الْاَرْضُ (۶۱).
اِرْکَعُوْا (۴۳).
اَرِ.نَا (۱۲۸).
اِرْھَبُوْ.نِ (۴۰).
اَزَلَّ.ھُمَا (۳۶).
اَزْوَاجٌ (۲۵).
اُسٰرٰی (۸۵).
الْاَسْبَاطِ (۱۳۶)
الْاَسْبَاطَ (۱۴۰).
اِسْتَسْقٰی (۶۰).
اِسْتَعِیْنُوْا (۴۵).
اِسْتَکْبَرَ (۳۴).
اِسْتَکْبَرْتُمْ (۸۷).
اِسْتَوٰی (۲۹).
اِسْتَوْقَدَ (۱۷).
اُسْجُدُوْا (۳۴).
اِسْحٰقَ (۱۳۳،
۱۳۶، ۱۴۰).
اِسْرَآءِیْلَ (۴۰، ۴۷،
۸۳، ۱۲۲).
اُسْکُنْ (۳۵).
اَسْلِمْ (۱۳۱).
اَسْلَمَ (۱۱۲).
اَسْلَمْتُ (۱۳۱).
اِسْمِ (۱:۱).
اَسْمَآءِ (۳۱)
الْاَسْمَآءَ (۳۱)
اَسْمَآءِ.ھِمْ(۳۳، ۳۳).
اِسْمٰعِیْلَ (۱۲۵،
۱۳۳، ۱۳۶، ۱۴۰)
اِسْمٰعِیْلُ (۱۲۷).
اِسْمَعُوْا(۹۳، ۱۰۴).
اِسْمُ.ہٗ (۱۱۴).
اِشْتَرٰی.ہُ (۱۰۲).
اِشْتَرَوْا(۱۶، ۸۶، ۹۰).
اَشَدُّ (۸۵)اَشَدُّ (۷۴).
اِشْرَبُوْا (۶۰).
اُشْرِبُوْا (۹۳).
اَشْرَکُوْا (۹۶).
اَصَابِعَ.ھُمْ (۱۹).
اَصْحٰبِ (۱۱۹)
اَصْحٰبُ(۳۹، ۸۱، ۸۲).
اِصْطَفٰی (۱۳۲).
اِصْطَفَیْنَا.ہُ (۱۳۰).
اِصْفَحُوْا (۱۰۹).
اَضَآءَ (۲۰).
اَضَآءَتْ (۱۷).
اِضْرِبْ (۶۰).
اِضْرِبُوْا.ہُ (۷۳).
اَضْطَرُّ.ہٗ (۱۲۶).
اَظْلَمَ (۲۰).
اَظْلَمُ(۱۱۴، ۱۴۰).
اُعْبُدُوْا (۲۱).
اِعْتَدَوْا (۶۵).
اُعِدَّتْ (۲۴).
اُعْفُوْا (۱۰۹).
اَعْلَمُ(۳۰، ۳۳، ۳۳).
اَعْلَمُ (۱۴۰).
اَعْمَالُ.کُمْ (۱۳۹)
اَعْمَالُ.نَا (۱۳۹).
اَعُوْذُ (۶۷).
اَغْرَقْنَا (۵۰).
اِفْعَلُوْا (۶۸).

اُقْتُلُوْا (٥٤).
اَقْرَرْتُمْ (٨٤).
اَقُلْ (٣٣).
اَقِيْمُوْا (٤٣، ٨٣،
١١٠).
اَكْثَرُ.هُمْ (١٠٠).
اَكُوْنَ (٦٧).
اِلَّا (٩، ٢٦، ٣٢،
٣٤، ٤٥، ٧٨، ٧٨،
٨٠، ٨٣، ٨٣، ٨٥،
٩٩، ١٠٢، ١١١،
١١٤، ١٣٠، ١٣٢).
اَلَا (١٢، ١٣).
اِلٰهَ (١٣٣) اِلٰهًا (١٣٣)
اِلٰـهَ.كَ (١٣٣).
اِلٰى (١٤، ٢٩، ٣٦،
٥٤،.....) اِلَيْكَ (٤، ٩٩)
اِلَيْـنَا (١٣٦)
اِلَيْـهِ (٢٨، ٤٦).
الَّتِىْ (٢٤، ٤٠، ٤٧،
١٢٢).
الَّذِىْ (١٧، ٢١،
٢٢، ٢٥، ٢٩، ٥٩،
٦١، ٦١، ١٢٠).
الَّذِيْنَ (١:٧) (٢:٣،
٤، ٦،.....).
اَلْف (٩٦).
اَللّٰهِ (١:١، ٢) (٢:٨،
٢٢، ٢٣، ٢٧، ٢٨،
٦٠، ٦١، ٦١، ٦٢،
٦٤، ٦٧، ٧٤، ٧٥،
٧٩، ٨٠، ٨٠، ٨٩،
٨٩، ٩١، ٩٤، ٩٧،
٩٨، ١٠١، ١٠١،
١٠٢، ١٠٣، ١٠٧،
١١٠، ١١٢، ١١٤،
١١٥، ١١٥، ١٢٠،
١٢٠، ١٢٦، ١٣٦،
١٣٨، ١٣٨، ١٣٩،
١٤٠) اَللّٰهَ (٩، ٢٠،
٢٦، ٥٥، ٦٧، ٧٧،
٨٣، ٩٨، ١٠٦، ١٠٧،
١٠٩، ١١٠، ١١٥،
١٣٢) اَللّٰهُ (٧، ١٠،
١٥، ١٧، ١٩، ٢٠،
٢٦، ٢٧، ٧٠، ٧٢،
٧٣، ٧٤، ٧٦، ٨٠،
٨٥، ٨٨، ٩٠، ٩٠،
٩١، ٩٥، ٩٦، ١٠٥،
١٠٥، ١٠٩، ١١٣،
١١٦، ١١٨، ١٣٧،
١٤٠، ١٤٠).
الٓـمّٓ (١).
اَلِيْمٌ (١٠، ١٠٤).
اَمْ (٦، ٨٠، ١٠٨،
١٣٣، ١٤٠، ١٤٠).
اِمَّا (٣٨).
اَمَّا (٢٦، ٢٦).
اِمَامًا (١٢٤).
اَمَانِيَّ (٧٨)
اَمَانِيُّ.هُمْ (١١١).
اُمَّةٌ (١٣٤، ١٤١)
اُمَّةً (١٢٨).
اُمَتِّعُ.هٗ (١٢٦).
اَمَرَ (٢٧).
اَمْرًا (١١٧)
اَمْرِ.هٖ (١٠٩).
اَمْنًا (١٢٥).
اَمْوَاتًا (٢٨).
اُمِّيُّوْنَ (٧٨).
اِنَّ (٦، ٢٠، ٢٦،
٦١،.....) اِنَّا (اِنَّ.نَا)
(١٤، ٧٠، ١١٩)
اِنَّكَ (٣٢، ١٢٧،
١٢٨، ١٢٩)
اِنَّكُمْ (٥٤) اِنَّمَا (١١،
١٤، ١٠٢، ١١٧،
١٣٧) اِنَّهٗ (٣٧، ٥٤،
٦٨، ٦٩، ٧١، ٩٧،
١٣٠) اِنَّهَا (٤٥،
٦٨، ٦٩، ٧١) اِنَّهُمْ
(١٢، ١٣) اِنِّىْ (٣٠،
٣٠، ٣٣، ١٢٤).
اِنْ (٢٣، ٢٣، ٢٤، ٣١،
٧٠، ٧٨، ٨٥، ٩١،
٩٣، ٩٤، ٩٤، ١١١،
١٢٠، ١٣٧، ١٣٧).
اَنَّ (٢٥، ٧٧، ١٠٦،
١٠٧) اَنَّهُ (٢٦) اَنَّهُمْ
(٤٦، ٤٦، ٦١، ١٠٣)
اَنِّىْ (٤٧، ١٢٢).
اَنْ (٢٦، ٢٧، ٦٧، ٦٧،
٧٥، ٩٠، ٩٠، ٩٦،
١٠٥، ١٠٨، ١١٤،
١١٤، ١٢٥).
اُنَاسٍ (٦٠).
اَنْـبِـئُوْا.نِىْ (٣١).
اَنْبَـاَ.هُمْ (٣٣).
اَنْـبِـيَآءَ (٩١).
اَنْبِئْ.هُمْ (٣٣).
اَنْتَ (٣٢، ٣٥،
١٢٧، ١٢٨، ١٢٩).
اَنْتُمْ (٢٢، ٤٢،
٤٤، ٥٠، ٥١، ٥٥،
٨٣، ٨٤، ٨٥، ٩٢،
١٣٢، ١٤٠).
اَنْجَيْنَا.كُمْ (٥٠).
اَنْدَادًا (٢٢).
اَنْذَرْتَ.هُمْ (٦).
اَنْزَلَ (٢٢، ٩٠، ٩١).
اُنْزِلَ (٤، ٤، ٩١،
١٠٢، ١٣٦، ١٣٦).
اَنْزَلْتُ (٤١).
اَنْزَلْنَا (٥٧، ٥٩، ٩٩).
اُنْظُرْ.نَا (١٠٤).
اَنْعَمْتَ (١:٧).
اَنْعَمْتُ (٤٠، ٤٧،
١٢٢).
اِنْفَجَرَتْ (٦٠).
اَنْفُسِ.كُمْ (١١٠)
اَنْفُسَ.كُمْ (٤٤،
٥٤، ٥٤، ٨٤، ٨٥)
اَنْفُسُ.كُمْ (٨٧)
اَنْفُسِ.هِمْ (١٠٩)
اَنْفُسَ.هُمْ (٩، ٥٧،
٩٠، ١٠٢).
الْاَنْهٰرُ (٢٥، ٧٤).
اَوَ (٧٧، ١٠٠).
اَوْ (١٩، ٧٤، ١٠٦،
١٠٦، ١١١، ١١٨،
١٣٥، ١٤٠).
اُوْتُوْا (١٠١).
اُوْتِىَ (١٣٦، ١٣٦).
اَوْفِ (٤٠).
اَوْفُوْا (٤٠).
اَوَّلَ (٤١).
اُولٰٓئِكَ (٥، ٥، ١٦، ٢٧،
٣٩، ٨١، ٨٢، ٨٦،
١١٤، ١٢١، ١٢١).
اِهْبِطُوْا (٣٦، ٣٨، ٦١).
اِهْتَدَوْا (١٣٧).
اِهْدِ.نَا (١:٦).
اَهْلِ (١٠٥، ١٠٩)
اَهْلَ.هٗ (١٢٦).
اَهْوَآءَ.هُمْ (١٢٠).
اِيَّاكَ (١:٥، ٥).
اَيَّامًا (٨٠).
اِيَّاىَ (٤٠، ٤١).
اَيَّدْنَا.هُ (٨٧).
اَيْدِىْ.هِمْ (٧٩، ٧٩،
٩٥).
الْاِيْمَانِ (١٠٨)
اِيْمَان.كُمْ (١٠٩)
اِيْمَانُ.كُمْ (٩٣).
اَيْنَمَا (اَيْنَ.مَا) (١١٥).
بِ (١:١) (٢:٣، ٤،
٨، ٨، ٨،.....) بِكُمْ
(٥٠) بِمَا (٤، ١٠،
٤١، ٥٩، ٦١، ٧٦،
٨٧، ٩٠، ٩١، ٩١،
٩١، ٩٥، ٩٦، ١١٠)
بِهٖ (٢٢، ٢٥، ٢٦،
٢٦،.....) بِهَا (٩٩،
١٣٢) بِهِمُ (١٥).
بَآءُوْ (٦١، ٩٠).
الْبَابَ (٥٨).
بَابِلَ (١٠٢).
بَارِئِ.كُمْ (٥٤، ٥٤).
بِئْسَ (١٠٢، ١٢٦).
بِئْسَمَا (بِئْسَ.مَا)

(٩٠، ٩٣).
الْبَاطِلِ (٤٢).
الْبَحْرَ (٥٠).
بَدَّلَ (٥٩).
بَدِيْعُ (١١٧).
الْبِرَّ (٤٤).
بَرْقٌ (١٩) الْبَرْقُ (٢٠).
بُرْهَانَ.كُمْ (١١١).
بَشَرٌ (٢٥).
بُشْرٰى (٩٧).
بَشِيْرًا (١١٩).
بَصَلِ.هَا (٦١).
بَصِيْرٌ (٩٦، ١١٠).
بَعَثْنَا.كُمْ (٥٦).
بَعْدِ (٢٧، ٥٢، ٥٦،
٦٤، ٧٤، ٧٥، ١٠٩،
١٠٩) بَعْدَ (١٢٠)
بَعْدِ.هٖ (٥١، ٨٧،
٩٢) بَعْدِ.یْ (١٣٣).
بَعْضِ (٣٦، ٧٦، ٨٥)
بَعْضٍ (٨٥)
بَعْضُ.كُمْ (٣٦)
بَعْضِ.هَا (٧٣)
بَعْضُ.هُمْ (٧٦).
بَعُوْضَةً (٢٦).
بَغْيًا (٩٠).
بِغَيْرِ (ب.غَيْرِ) (٦١).
الْبَقَرَ (٧٠).
بَقَرَةٌ (٦٨، ٦٩، ٧١)
بَقَرَةً (٦٧).
بَقْلِ.هَا (٦١).
بِكْرٌ (٦٨).
بُكْمٌ (١٨).
بَلْ (٨٨، ١٠٠،
١١٦، ١٣٥).
بَلَآءٌ (٤٩).
بَلٰى (٨١، ١١٢).
بَلَدًا (١٢٦).
بِنَآءً (٢٢).
بَنِیْ (٤٠، ٤٧، ٨٣،
١٢٢) بَنِیْ.هٖ (١٣٢،
١٣٣) بَنِیَّ (بَنِیْ.یَ
(١٣٢).
الْبَيْتِ (١٢٧)
الْبَيْتَ (١٢٥)
بَيْتِ.یَ (١٢٥).
بَيْنَ (٦٦، ٦٨، ٩٧،
١٠٢، ١٣٦).
بَيَّنَّا (١١٨).
بَيِّنٰتٍ (٩٩)
الْبَيِّنٰتِ (٨٧، ٩٢).
بَيْنَ.هُمْ (١١٣).
تَابَ (٣٧، ٥٤).
تَاْتِیْ.نَا (١١٨).
تَاْمُرُوْنَ (٤٤).
تُؤْمَرُوْنَ (٦٨).
تُؤْمِنُوْنَ (٨٥).
تُبْ (١٢٨).
تُبْدُوْنَ (٣٣).
تَبِعَ (٣٨).
تَبَيَّنَ (١٠٩).
تَتَّبِعَ (١٢٠).
تَتَّخِذُ.نَا (٦٧).
تَتَّقُوْنَ (٢١، ٦٣).
تَتْلُوْا (١٠٢).
تَتْلُوْنَ (٤٤).
تُثِيْرُ (٧١).
تِجَارَةُ.هُمْ (١٦).
تَجِدَنَّ.هُمْ (٩٦).
تَجِدُوْا.هُ (١١٠).
تَجْرِیْ (٢٥).
تَجْزِیْ (٤٨، ١٢٣).
تَجْعَلُ (٣٠).
تَجْعَلُوْا (٢٢).
تُحَآجُّوْنَ.نَا (١٣٩).
تَحْتِ.هَا (٢٥).
تُحَدِّثُوْنَ.هُمْ (٧٦).
تُخْرِجُوْنَ (٨٤، ٨٥).
تَذْبَحُوْا (٦٧).
تُرْجَعُوْنَ (٢٨).
تَرْضٰى (١٢٠).
تَرَكَ.هُمْ (١٧).
تُرِيْدُوْنَ (١٠٨).
تُسْـَٔلُ (١١٩).
تَسْـَٔلُوْا (١٠٨).
تُسْـَٔلُوْنَ (١٣٤، ١٤١).
تَسْتَبْدِلُوْنَ (٦١).
تَسُرُّ (٦٩).
تَسْفِكُوْنَ (٨٤).
تَسْقِی (٧١).
تَشٰبَهَ (٧٠).
تَشَابَهَتْ (١١٨).
تَشْتَرُوْا (٤١).
تَشْكُرُوْنَ (٥٢، ٥٦).
تَشْهَدُوْنَ (٨٤).
تَطْمَعُوْنَ (٧٥).
تَظٰهَرُوْنَ (٨٥).
تَعْبُدُوْنَ (٨٣، ١٣٣).
تَعْثَوْا (٦٠).
تَعْقِلُوْنَ (٤٤، ٧٣، ٧٦).
تَعْلَمْ (١٠٦، ١٠٧).
تَعْلَمُوْنَ (٢٢، ٣٠،
٤٢، ٨٠).
تَعْمَلُوْنَ (٧٤، ٨٥،
١١٠، ١٤٠).
تُفٰدُوْا.هُمْ (٨٥).
تُفْسِدُوْا (١١).
تَفْعَلُوْا (٢٤، ٢٤).
تَقَبَّلْ (١٢٧).
تَقْتُلُوْنَ (٨٥، ٨٧، ٩١).
تُقَدِّمُوْا (١١٠).
تَقْرَبَا (٣٥).
تَقُوْلُوْا (١٠٤)
تَقُوْلُوْنَ (٨٠، ١٤٠).
تَكْتُمُوْا (٤٢)
تَكْتُمُوْنَ (٣٣، ٧٢).
تَكْفُرْ (١٠٢).
تَكْفُرُوْنَ (٢٨، ٨٥).
تَكُوْنَا (٣٥).
تَكُوْنُوْا (٤١).
تِلَاوَةِ.هٖ (١٢١).
تَلْبِسُوْا (٤٢).
تَلَقّٰى (٣٧).
تِلْكَ (١١١، ١٣٤،
١٤١).
تَمَسَّ.نَا (٨٠).
تَمَنَّوْا (٩٤).
تَمُوْتُنَّ (١٣٢).
تُنْبِتُ (٦١).
تُنْذِرْ.هُمْ (٦).
تَنْسَوْنَ (٤٤).
تَنْظُرُوْنَ (٥٠، ٥٥).
تَنْفَعُ.هَا (١٢٣).
التَّوَّابُ (٣٧، ٥٤، ١٢٨).
تُوْبُوْا (٥٤).
تَوَلَّوْا (١٣٧).
تَوَلَّوْا (١١٥).
تَوَلَّيْتُمْ (٦٤، ٨٣).
تَهْتَدُوْا (١٣٥)
تَهْتَدُوْنَ (٥٣).
تَهْوٰى (٨٧).
ثَمَّ (١١٥).
ثُمَّ (٢٨، ٢٨، ٢٨،
٢٩، ٣١، ٥١، ٥٢،
٥٦، ٦٤، ٧٤، ٧٥،
٧٩، ٨٣، ٨٤، ٨٥،
٩٢، ١٢٦).
الثَّمَرٰتِ (٢٢، ١٢٦).
ثَمَرَةٍ (٢٥).
ثَمَنًا (٤١، ٧٩).
جَآءَ.كَ (١٢٠)
جَآءَ.كُمْ (٨٧، ٩٢)
جَآءَ.هُمْ (٨٩، ٨٩،
١٠١).
جِئْتَ (٧١).
جَاعِلٌ (٣٠)
جَاعِلُ.كَ (١٢٤).
الْجٰهِلِيْنَ (٦٧).
جِبْرِيْلَ (٩٧، ٩٨).
الْجَحِيْمِ (١١٩).
جَزَآءُ (٨٥).
جَعَلَ (٢٢).
جَعَلْنَا (١٢٥)
جَعَلْنٰا.هَا (٦٦).
جَمِيْعًا (٢٩، ٣٨).
جَنّٰتٍ (٢٥).
الْجَنَّةِ (٨٢)
الْجَنَّةَ (٣٥، ١١١).
جَهْرَةً (٥٥).
حَتّٰى (٥٥، ١٠٢،

١٠٩، ١٢٠).
الْحِجَارَةِ (٧٤، ٧٤)
الْحِجَارَةُ (٢٤).
الْحَجَرَ (٦٠).
حَذَرَ (١٩).
الْحَرْثَ (٧١).
حَسَدًا (١٠٩).
حُسْنًا (٨٣).
حَضَرَ (١٣٣).
حِطَّةٌ (٥٨).
حَقٌّ (١٢١)
الْحَقِّ (٦١، ٧١، ١١٩)
الْحَقَّ (٤٢، ٤٢)
الْحَقُّ (٢٦، ٩١، ١٠٩).
الْحِكْمَةَ (١٢٩).
الْحَكِيْمُ (٣٢، ١٢٩).
الْحَمْدُ (١: ٢)
حَمْدِ.كَ (٣٠).
حَنِيْفًا (١٣٥).
حَوْلَ.هٗ (١٧).
حَيٰوةٍ (٩٦)
الْحَيٰوةِ (٨٥)
الْحَيٰوةَ (٨٦).
حَيْثُ (٣٥، ٥٨).
حِيْنٍ (٣٦).
خَآئِفِيْنَ (١١٤).
خٰسِـِٔيْنَ (٦٥).
الْخٰسِرُوْنَ (٢٧، ١٢١)
الْخٰسِرِيْنَ (٦٤).
الْخٰشِعِيْنَ (٤٥).
خٰلِدُوْنَ (٢٥، ٣٩،
٨١، ٨٢).
خَالِصَةً (٩٤).
خَتَمَ (٧).
خُذُوْا (٦٣، ٩٣).
خَرَابِ.هَا (١١٤).
خِزْيٌ (٨٥، ١١٤).
خَشْيَةِ (٧٤).
خَطٰيٰ.كُمْ (٥٨).
خَطِيْٓـَٔتُ.هٗ (٨١).
خَلَا (٧٦).
خَلَاقٍ (١٠٢).
خَلَتْ (١٣٤، ١٤١).
خَلْفَ.هَا (٦٦).
خَلَقَ (٢٩)
خَلَقَ.كُمْ (٢١).
خَلَوْا (١٤).
خَلِيْفَةً (٣٠).
خَوْفٌ (٣٨، ٦٢، ١١٢).
خَيْرٍ (١٠٥، ١٠٦،
١١٠) خَيْرٌ (٥٤،
٦١، ١٠٣).
الدَّارُ (٩٤).
الدِّمَآءَ (٣٠)
دِمَآءَ.كُمْ (٨٤).
الدُّنْيَا (٨٥، ٨٦،
١١٤، ١٣٠).
دُوْنِ (٢٣، ٩٤، ١٠٧).
دِيَارِ.كُمْ (٨٤)
دِيَارِ.هِمْ (٨٥).
الدِّيْنِ (١: ٤)
الدِّيْنَ (١٣٢).
ذٰلِكَ (٢، ٥٢، ٦١،
٦١، ٦٤، ٦٨، ٧٣،
٧٤، ٨٥، ١١٣، ١١٨).
ذٰلِكُمْ (٤٩، ٥٤).
ذَبَحُوْا.هَا (٧١).
ذُرِّيَّةِ.نَا (١٢٨)
ذُرِّيَّةِ.يْ (١٢٤).
الذِّلَّةُ (٦١).
ذَلُوْلٌ (٧١).
ذُوْ (١٠٥).
ذَهَبَ (١٧، ٢٠).
ذِيْ (٨٣).
رٰجِعُوْنَ (٤٦).
رَاعِ.نَا (١٠٤).
الرّٰكِعِيْنَ (٤٣).
رَبِحَتْ (١٦).
رَبِّ (١: ٢) (٢: ١٣١)
رَبِّ (رَبِّ.يْ) (١٢٦)
رَبَّ.كَ (٦١، ٦٨، ٦٩،
٧٠) رَبُّ.كَ (٣٠)
رَبِّ.كُمْ (٤٩، ٧٦،
١٠٥) رَبَّ.كُمْ (٢١)
رَبُّ.كُمْ (١٣٩)
رَبَّ.نَا (١٢٧، ١٢٨،
١٢٩) رَبُّ.نَا (١٣٩)
رَبِّ.هٖ (٣٧، ١١٢)
رَبُّ.هٗ (١٢٤، ١٣١)
رَبِّ.هِمْ (٥، ٢٦،
٤٦، ٦٢، ١٣٦).
رِجْزًا (٥٩).
الرَّحْمٰنِ (١: ١، ٣).
رَحْمَةِ.هٖ (١٠٥)
رَحْمَةُ.هٗ (٦٤).
الرَّحِيْمِ (١: ١، ٣)
الرَّحِيْمُ (٣٧، ٥٤،
١٢٨).
رِزْقِ (٦٠)
رِزْقًا (٢٢، ٢٥).
رُزِقْنَا (٢٥).
رَزَقْنَا.كُمْ (٥٧)
رَزَقْنَا.هُمْ (٣).
رُزِقُوْا (٢٥).
الرُّسُلِ (٨٧)
رُسُلِ.هٖ (٩٨).
رَسُوْلٌ (٨٧، ١٠١)
رَسُوْلًا (١٢٩)
رَسُوْلَ.كُمْ (١٠٨).
رَعْدٌ (١٩).
رَغَدًا (٣٥، ٥٨).
رَفَعْنَا (٦٣، ٩٣).
الرُّكَّعِ (١٢٥).
رُوْحِ (٨٧).
رَيْبٍ (٢٣)
رَيْبَ (٢).
زَادَ.هُمْ (١٠).
الزَّكٰوةَ (٤٣، ٨٣،
١١٠).
زَوْجُ.كَ (٣٥)
زَوْجِ.هٖ (١٠٢).
سَ (٥٨، ١٣٧).
سُئِلَ (١٠٨).
سَاَلْتُمْ (٦١).
السَّبْتِ (٦٥).
سُبْحٰنَ.كَ (٣٢)
سُبْحٰنَ.هٗ (١١٦).
سَبْعَ (٢٩).
السَّبِيْلِ (١٠٨).
سُجَّدًا (٥٨).
سَجَدُوْا (٣٤).
السُّجُوْدِ (١٢٥).
السِّحْرَ (١٠٢).
سَعٰى (١١٤).
سَفِهَ (١٣٠).
السُّفَهَآءُ (١٣، ١٣).
السَّلْوٰى (٥٧).
سُلَيْمٰنَ (١٠٢)
سُلَيْمٰنُ (١٠٢).
السَّمَآءِ (١٩، ٢٢،
٢٩، ٥٩)
السَّمَآءَ (٢٢).
سَمٰوٰتٍ (٢٩)
السَّمٰوٰتِ (٣٣،
١٠٧، ١١٦، ١١٧).
سَمِعْنَا (٩٣).
سَمْعِ.هِمْ (٧، ٢٠).
السَّمِيْعُ (١٢٧، ١٣٧).
سَنَةٍ (٩٦).
سُوْٓءَ (٤٩).
سَوَآءَ (١٠٨)
سَوَآءٌ (٦).
سَوّٰى.هُنَّ (٢٩).
سُوْرَةٍ (٢٣).
سَيِّئَةً (٨١).
شَآءَ (٢٠، ٧٠).
شِئْتُمْ (٥٨).
شِئْتُمَا (٣٥).
الشَّجَرَةَ (٣٥).
شَرَوْا (١٠٢).
شَفَاعَةٌ (٤٨، ١٢٣).
شِقَاقٍ (١٣٧).
شَهَادَةً (١٤٠).
شُهَدَآءَ (١٣٣)
شُهَدَآءَ.كُمْ (٢٣).
شَيْءٍ (٢٠، ٢٩، ١٠٦،
١٠٩، ١١٣، ١١٣)
شَيْـًٔا (٤٨، ١٢٣).
الشَّيٰطِيْنَ (١٠٢)
الشَّيٰطِيْنُ (١٠٢)

شَیٰطِیۡنِ.هِمۡ (١٤).
شِيَةَ (٧١).
الشَّیۡطٰنُ (٣٦).
الصّٰبِـِٔیۡنَ (٦٢).
صٰدِقِیۡنَ (٢٣، ٣١، ٩٤، ١١١).
الصّٰعِقَةُ (٥٥).
صَالِحًا (٦٢).
الصّٰلِحٰتِ (٢٥، ٨٢).
الصّٰلِحِیۡنَ (١٣٠).
الصَّبۡرِ (٤٥).
صِبۡغَةَ (١٣٨)
صِبۡغَةً (١٣٨).
صِرَاطَ (١:٧)
الصِّرَاطَ (١:٦).
صَفۡرَآءُ (٦٩).
الصَّلٰوةِ (٤٥)
الصَّلٰوةَ (٣، ٤٣، ٨٣، ١١٠).
صُمٌّ (١٨).
الصَّوَاعِقِ (١٩).
صَیِّبٍ (١٩).
ضَآرِّیۡنَ (١٠٢).
الضَّآلِّیۡنَ (١:٧).
ضُرِبَتۡ (٦١).
ضَلَّ (١٠٨).
الضَّلٰلَةَ (١٦).
الطَّآئِفِیۡنَ (١٢٥).
طَعَامٍ (٦١).
طُغۡیَانِ.هِمۡ (١٥).
الطُّوۡرَ (٦٣، ٩٣).
طَهِّرَا (١٢٥).
طَیِّبٰتِ (٥٧).
ظٰلِمُوۡنَ (٥١، ٩٢)
الظّٰلِمِیۡنَ (٣٥، ٩٥، ١٢٤).
ظَلَّلۡنَا (٥٧).
ظُلُمٰتٍ (١٧)
ظُلُمٰتٌ (١٩).
ظَلَمۡتُمۡ (٥٤).
ظَلَمُوۡا (٥٩، ٥٩)
ظَلَمُوۡا.نَا (٥٧).
ظُهُوۡرِ.هِمۡ (١٠١).
عٰبِدُوۡنَ (١٣٨).
الۡعٰكِفِیۡنَ (١٢٥).
الۡعٰلَمِیۡنَ (١:٢) (٢:٤٧، ١٢٢، ١٣١).
عٰهَدُوۡا (١٠٠).
عِبَادِ.هٖ (٩٠).
عَبۡدِ.نَا (٢٣).
الۡعِجۡلَ (٥١، ٥٤، ٩٢، ٩٣).
عَدَسِ.هَا (٦١).
عَدۡلٌ (٤٨، ١٢٣).
عَدُوٌّ (٣٦، ٩٨)
عَدُوًّا (٩٧، ٩٨).
الۡعُدۡوَانِ (٨٥).
عَذَابٍ (١٢٦)
عَذَابٌ (٧، ١٠، ٩٠، ١٠٤، ١١٤)
الۡعَذَابِ (٤٩، ٨٥، ٩٦) الۡعَذَابُ (٨٦).
عَرَضَ.هُمۡ (٣١).
عَرَفُوۡا (٨٩).
الۡعَزِیۡزُ (١٢٩).
عَصَا.كَ (٦٠).
عَصَوۡا (٦١).
عَصَیۡنَا (٩٣).
عَظِیۡمٌ (٧، ٤٩، ١١٤)
الۡعَظِیۡمِ (١٠٥).
عَفَوۡنَا (٥٢).
عَقَلُوۡا.هُ (٧٥).
عَلٰی (٥، ٧، ٧، ٧، ٢٠، ....) عَلَیۡكُمۡ (٤٠، ٤٧، ٥٤، ٥٧، ٥٧، ٦٤، ٧٦، ٨٥، ١٠٥، ١٢٢) عَلَیۡنَا (٧٠، ٩١، ١٢٨) عَلَیۡهِ (٣٧) عَلَیۡهِمۡ (١:٧، ٧) (٢:٦، ٢٠، ٣٨، ٦١، ٦٢، ٨٥، ١١٢، ١٢٩).
عِلۡمَ (٣٢)
الۡعِلۡمِ (١٢٠).
عَلِمَ (٦٠).
عَلَّمَ (٣١).
عَلِمۡتُمۡ (٦٥).
عَلَّمۡتَ.نَا (٣٢).
عَلِمُوۡا (١٠٢).
عَلِیۡمٌ (٢٩، ٩٥، ١١٥)
الۡعَلِیۡمُ (٣٢، ١٢٧، ١٣٧).
عَمِلَ (٦٢).
عَمِلُوۡا (٢٥، ٨٢).
عُمۡیٌ (١٨).
عَنۡ (٤٨، ١١٩، ١٢٣، ١٣٠، ١٣٤)
عَمَّا (عَنۡ.مَا) (٧٤، ٨٥، ١٤٠، ١٤١)
عَنۡكَ (١٢٠) عَنۡكُمۡ (٥٢) عَنۡهَا (٣٦)
عَنۡهُمۡ (٨٦).
عِنۡدِ (٧٩، ٨٩، ١٠١، ١٠٣، ١٠٩)
عِنۡدَ (٥٤، ٦٢، ٧٦، ٨٠، ٩٤، ١١٠، ١١٢)
عِنۡدَ.هٗ (١٤٠).
عَوَانٌ (٦٨).
عَهۡدَ (٢٧)
عَهۡدًا (٨٠، ١٠٠)
عَهۡدِ.كُمۡ (٤٠).
عَهِدۡنَا (١٢٥).
عَهۡدَ.هٗ (٨٠)
عَهۡدِ.یۡ (٤٠، ١٢٤).
عِیۡسٰی (٨٧، ١٣٦).
عَیۡنًا (٦٠).
غَافِلٍ (٧٤، ٨٥، ١٤٠).
غِشَاوَةٌ (٧).
غَضَبٍ (٦١، ٩٠، ٩٠).
غُلۡفٌ (٨٨).
الۡغَمَامَ (٥٧).
غَیۡبَ (٣٣)
الۡغَیۡبِ (٣).
غَیۡرِ (١:٧) (٢:٦١)
غَیۡرَ (٥٩).
فَ (١٠، ١٦، ١٧، ١٨، ....).
فَارِضٌ (٦٨).
الۡفٰسِقُوۡنَ (٩٩)
الۡفٰسِقِیۡنَ (٢٦).
فَاقِعٌ (٦٩).
فَتَحَ (٧٦).
فِتۡنَةٌ (١٠٢).
فِرَاشًا (٢٢).
فِرۡعَوۡنَ (٤٩، ٥٠).
الۡفُرۡقَانَ (٥٣).
فَرَقۡنَا (٥٠).
فَرِیۡقٌ (٧٥، ١٠٠، ١٠١) فَرِیۡقًا (٨٥، ٨٧، ٨٧).
فَضۡلُ (٦٤)
الۡفَضۡلِ (١٠٥).
فَضَّلۡتُ.كُمۡ (٤٧، ١٢٢).
فَضۡلِ.هٖ (٩٠).
فَوۡقَ.كُمۡ (٦٣، ٩٣)
فَوۡقَ.هَا (٢٦).
فُوۡمِ.هَا (٦١).
فِیۡ (١٠، ١١، ١٥، ١٧، ....) فِیۡمَا (١١٣) فِیۡهِ (٢، ١٩، ٢٠، ٣٦، ٦٣، ١١٣)
فِیۡهَا (٢٥، ٢٥، ٣٠، ٣٠، ٣٩، ٧١، ٧٢، ٨١، ٨٢، ١١٤)
فِیۡهِمۡ (١٢٩).
قَالَ (٣٠، ٣٠، ٣١، ٣١، ٣٣، ٣٣، ٥٤، ٦١، ٦٧، ٦٧، ٦٨، ٦٩، ٧١، ١١٣، ١١٨، ١١٨، ١٢٤، ١٢٤، ١٢٤، ١٢٦، ١٢٦، ١٣١، ١٣١، ١٣٣).
قَالَتۡ (١١٣، ١١٣).
قَالُوۡا (١١، ١٣، ١٤، ١٤، ٢٥، ٣٠، ٣٢، ٦٧، ٦٨، ٦٩، ٧٠، ٧١، ٧٦، ٧٦، ٨٠، ٨٨، ٩١، ٩٣، ١١١،

١١٦، ١٣٣، ١٣٥).
قَامُوْا (٢٠).
قٰنِتُوْنَ (١١٦).
قَبْلُ (٢٥، ٨٩، ٩١،
١٠٨) قَبْلِ.كَ (٤)
قَبْلِ.كُمْ (٢١)
قَبْلِ.هِمْ (١١٨).
قَتَلْتُمْ (٧٢).
قِثَّآءِ.هَا (٦١).
قَدْ (٦٠، ٧٥، ١٠٨،
١١٨، ١٣٤، ١٣٧،
١٤١) لَقَدْ (لَ.قَدْ)
(٦٥، ٨٧، ٩٢،
٩٩، ١٠٢، ١٣٠).
الْقُدُسِ (٨٧).
قَدَّمَتْ (٩٥).
قَدِيْرٌ (٢٠، ١٠٦،
١٠٩).
الْقُرْبٰى (٨٣).
قِرَدَةً (٦٥).
الْقَرْيَةَ (٥٨).
قَسَتْ (٧٤).
قَسْوَةً (٧٤).
قَضٰى (١١٧).
قَفَّيْنَا (٨٧).
قُلْ (٨٠، ٩١، ٩٣،
٩٤، ٩٧، ١١١، ١٢٠،
١٣٥، ١٣٩، ١٤٠).
قَلْب.كَ (٩٧).
قُلْتُمْ (٥٥، ٦١).
قُلْنَا (٣٤، ٣٥،
٣٦، ٣٨، ٥٨، ٦٠،
٦٥، ٧٣).
قُلُوْبُ.كُمْ (٧٤)
قُلُوْبُ.نَا (٨٨)
قُلُوْبِ.هِمْ (٧، ٩٣، ١٠٠)
قُلُوْبُ.هُمْ (١١٨).
قَلِيْلًا (٤١، ٧٩،
٨٣، ٨٨، ١٢٦).
الْقَوَاعِدَ (١٢٧).
قُوَّةٍ (٦٣، ٩٣).
قَوْلًا (٥٩)
قَوْلِ.هِمْ (١١٣، ١١٨).
قُوْلُوْا (٥٨، ٨٣،
١٠٤، ١٣٦).
قَوْمٍ (١١٨) قَوْمِ (٥٤)
قَوْمِ.هٖ (٥٤، ٦٠، ٦٧).
الْقِيٰمَةِ (٨٥، ١١٣).
قِيْلَ (١١، ١٣، ٥٩،
٩١).
كَ (١٣، ١٣، ١٧،
١٩، ٧٣، ٧٤،
١٠٨، ١١٣، ١١٨).
كَادُوْا (٧١).
كَافِرٍ (٤١).
الْكٰفِرِيْنَ (١٩، ٢٤، ٣٤،
٨٩، ٩٠، ٩٨، ١٠٤).
كَانَ (٣٤، ٧٥، ٩٧،
٩٨، ١١١، ١١٤، ١٣٥).
كَانَا (٣٦).
كَانَتْ (٩٤).
كَانُوْا (١٠، ١٦، ٥٧،
٥٩، ٦١، ٦١، ٨٩،
١٠٢، ١٠٣، ١١٣،
١٣٤، ١٤٠، ١٤١).
كَاَنَّ.هُمْ (١٠١).
كَبِيْرَةٌ (٤٥).
كِتٰبَ (١٠١) كِتٰبٌ
(٨٩) الْكِتٰبِ (٨٥،
١٠٥، ١٠٩)
الْكِتٰبَ (٤٤، ٥٣،
٧٨، ٧٩، ٨٧، ١٠١،
١١٣، ١٢١، ١٢٩)
الْكِتٰبُ (٢).
كَتَبَتْ (٧٩).
كَتَمَ (١٤٠).
كَثِيْرٌ (١٠٩)
كَثِيْرًا (٢٦، ٢٦).
كَذَّبْتُمْ (٨٧).
كَذَّبُوْا (٣٩).
كَسَبَ (٨١).
كَسَبَتْ (١٣٤، ١٤١).
كَسَبْتُمْ (١٣٤، ١٤١).
كُفَّارًا (١٠٩).
كَفَرَ (١٠٢، ١٢٦).
الْكُفْرَ (١٠٨)
كُفْرِ.هِمْ (٨٨، ٩٣).
كَفَرُوْا (٦، ٢٦، ٣٩،
٨٩، ٨٩، ١٠٢، ١٠٥).
كُلِّ (٢٠، ٢٩، ١٠٦،
١٠٩) كُلٌّ (٦٠)
كُلٌّ (١١٦).
كُلًّا (٣٥).
كَلٰمَ (٧٥).
كُلَّمَا (٢٠، ٢٥،
٨٧، ١٠٠).
كَلِمٰتٍ (٣٧، ١٢٤).
كُلُوْا (٥٧، ٥٨، ٦٠).
كُلَّ.هَا (٣١).
كُنْ (١١٧).
كُنْتُمْ (٢٣، ٢٣،
٢٨، ٣١، ٣٣، ٦٤،
٧٢، ٩١، ٩٣، ٩٤،
١١١، ١٣٣).
كُوْنُوْا (٦٥، ١٣٥).
كَيْفَ (٢٨).
لِ (١:٢) (٢:٢) (٢٠، ٢٠،
٢٢، ٢٤،.....) مختلف
الفاظ کیساتھ کثیر الاستعمال،
بطور حرفِ جر ضمائر کیساتھ؛
لَكَ (٣٠، ٥٥، ١٢٠،
١٢٨، ١٢٨) لَكُمْ
(٢٢، ٢٢،.....) لَنَا
(٣٢، ٦١، ٦١،
٦٨، ٦٨، ٦٩، ٦٩،
٧٠، ٧٠، ١٣٩) لَهٗ
(١٠٢، ١٠٧، ١١٢،
١١٦،.....) لَهَا
(١٣٤، ١٤١)
لَهُمْ (٧، ١٠، ١١،
١٣،.....). مَا اور مَنْ
کے ساتھ؛ لِمَ (٩١)
لِمَا (٤١، ٦٦،
٨٩، ٩١، ٩٧، ١٠١).
لَا (٧:١) (٢:٢، ٦،
١١، ١٢،.....).
لٰكِنَّ (١٠٢)
لٰكِنْ (١٢، ١٣، ٥٧).
لَعَلَّ.كُمْ (٢١، ٥٢،
٥٣، ٥٦، ٦٣، ٧٣).
لَعْنَةُ (٨٩).
لَعَنَ.هُمْ (٨٨).
لَقُوْا (١٤، ٧٦).
لَمْ (٦، ٢٤، ٣٣،
١٠٦، ١٠٧).
لَمَّا (١٧، ٣٣، ٨٩،
٨٩، ١٠١).
لَنْ (٢٤، ٥٥، ٦١، ٨٠،
٨٠، ٩٥، ١١١، ١٢٠).
لَوْ (٢٠، ٩٦، ١٠٢،
١٠٣، ١٠٣، ١٠٩).
لَوْلَا (٦٤، ١١٨).
لَوْنُ.هَا (٦٩، ٦٩).
لَيْسَتْ (١١٣، ١١٣).
لَيْلَةً (٥١).
مَا (٣، ٤، ٤، ٨، ٩،
٩،.....).
مَآءً (٢٢)
الْمَآءُ (٧٤).
مَاذَا (٢٦).
مَارُوْتَ (١٠٢).
مٰلِكِ (٤:١).
مُؤْمِنِيْنَ (٨، ٩١، ٩٣)
الْمُؤْمِنِيْنَ (٩٧).
مَتَاعٌ (٣٦).
مُتَشَابِهًا (٢٥).
الْمُتَّقِيْنَ (٢، ٦٦).
مَثَابَةً (١٢٥).
مِثْلِ (١٣٧)
مِثْلَ (١١٣، ١١٨).
مَثَلِ (١٧)
مَثَلًا (٢٦، ٢٦).
مِثْلِ.هٖ (٢٣)
مِثْلِ.هَا (١٠٦).
مَثَلُ.هُمْ (١٧).
مَثُوْبَةٌ (١٠٣).
مُحَرَّمٌ (٨٥).
مُحْسِنٌ (١١٢).
الْمُحْسِنِيْنَ (٥٨).
مُحِيْطٌ (١٩).

مُخْرِجٌ (۷۲).
مُخْلِصُوْنَ (۱۳۹).
الْمَرْءِ (۱۰۲).
مَرَضٌ (۱۰)
مَرَضًا (۱۰).
مَرْيَمَ (۸۷).
مُزَحْزِحِ.ہٖ (۹۶).
مَسٰجِدَ (۱۱۴).
الْمَسٰكِيْنِ (۸۳).
مُسْتَقَرٌّ (۳۶).
الْمُسْتَقِيْمَ (۱:۶).
مُسْتَهْزِءُوْنَ (۱۴).
الْمَسْكَنَةُ (۶۱).
مُسَلَّمَةٌ (۷۱).
مُسْلِمَةً (۱۲۸).
مُسْلِمُوْنَ (۱۳۲،
۱۳۳، ۱۳۶).
مُسْلِمَيْنِ (۱۲۸).
مَشْرَبَ.هُمْ (۶۰).
الْمَشْرِقُ (۱۱۵).
الْمُشْرِكِيْنَ (۱۰۵،
۱۳۵).
مَشَوْا (۲۰).
مُصَدِّقٌ (۸۹، ۱۰۱)
مُصَدِّقًا (۴۱، ۹۱، ۹۷).
مِصْرًا (۶۱).
مُصْلِحُوْنَ (۱۱).
مُصَلًّى (۱۲۵).
الْمَصِيْرُ (۱۲۶).
مُطَهَّرَةٌ (۲۵).
مَعَ (۴۳).
مَعْدُوْدَةً (۸۰).
مُعْرِضُوْنَ (۸۳).
مَعَ.كُمْ (۱۴، ۴۱)
مَعَ.هُمْ (۸۹، ۹۱،
۱۰۱).
الْمَغْرِبُ (۱۱۵).
الْمَغْضُوْبِ (۱:۷).
الْمُفْسِدُوْنَ (۱۲)
مُفْسِدِيْنَ (۶۰).
الْمُفْلِحُوْنَ (۵).
مَقَامِ (۱۲۵).
مُلٰقُوْا (۴۶).
الْمَلٰٓئِكَةِ (۳۰، ۳۱،
۳۴) مَلٰٓئِكَةِ.ہٖ (۹۸).
مِلَّةِ (۱۳۰) مِلَّةَ (۱۳۵)
مِلَّةَ.هُمْ (۱۲۰).
مُلْكِ (۱۰۲)
مُلْكُ (۱۰۷).
الْمَلَكَيْنِ (۱۰۲).
مِنْ (۴، ۵، ۸، ۱۹،
۱۹ ،....) مِمَّا (مِنْ.مَا)
(۳، ۲۳، ۳۶، ۶۱،
۷۹، ۷۹) مِمَّنْ (مِنْ.مَنْ)
(۱۱۴، ۱۴۰) مِنَّا
(۱۲۷) مِنْكُمْ (۶۵،
۸۳، ۸۵، ۸۵) مِنْهُ
(۶۰، ۷۴، ۷۴)
مِنْهَا (۲۵، ۳۵، ۳۸،
۴۸ ،....) مِنْهُمْ
(۷۵، ۷۸، ۱۰۰،
۱۲۶، ۱۲۹، ۱۳۶)
مِنْهُمَا (۱۰۲)
مِنِّیْ (۳۸).
مَنْ (۸، ۳۰، ۳۸،
۶۲ ،....).
الْمَنَّ (۵۷).
مَنَاسِكَ.نَا (۱۲۸).
مَنَعَ (۱۱۴).
الْمَوْتِ (۱۹)
الْمَوْتَ (۹۴)
الْمَوْتُ (۱۳۳)
مَوْتِ.كُمْ (۵۶).
الْمَوْتٰى (۷۳).
مُوْسٰى (۵۱، ۵۳، ۵۴،
۵۵، ۶۰، ۶۱، ۶۷،
۸۷، ۹۲، ۱۰۸، ۱۳۶).
مَوْعِظَةً (۶۶).
مُهْتَدُوْنَ (۷۰)
مُهْتَدِيْنَ (۱۶).
مُهِيْنٌ (۹۰).
مِيْثَاقَ (۸۳)
مِيْثَاقَ.كُمْ (۶۳، ۸۴،
۹۳) مِيْثَاقِ.ہٖ (۲۷).
مِيْكٰلَ (۹۸).
نَاْتِ (۱۰۶).
النَّارِ (۳۹، ۸۱، ۱۲۶)
النَّارَ (۲۴) النَّارُ (۸۰)
نَارًا (۱۷).
النَّاسِ (۸، ۸۳، ۹۴،
۹۶، ۱۲۴، ۱۲۵)
النَّاسَ (۴۴، ۱۰۲)
النَّاسُ (۱۳، ۲۱، ۲۴).
النّٰظِرِيْنَ (۶۹).
نُؤْمِنَ (۵۵)
نُؤْمِنُ (۱۳، ۹۱).
نَبَذَ (۱۰۱)
نَبَذَ.هٗ (۱۰۰).
النَّبِيّٖنَ (۶۱)
النَّبِيُّوْنَ (۱۳۶).
نَجَّيْنَا.كُمْ (۴۹).
نَحْنُ (۱۱، ۱۴،
۳۰، ۱۰۲، ۱۳۳،
۱۳۶، ۱۳۸، ۱۳۹).
نَذِيْرًا (۱۱۹).
نَرٰى (۵۵).
نَزَّلْنَا (۲۳).
نَزَّلَ.هٗ (۹۷).
نَزِيْدُ (۵۸).
نِسَآءَ.كُمْ (۴۹).
نُسَبِّحُ (۳۰).
نَسْتَعِيْنُ (۱:۵).
نَصٰرٰى (۱۱۱،
۱۳۵، ۱۴۰)
النَّصٰرٰى (۶۲، ۱۱۳،
۱۱۳، ۱۲۰).
نَصِيْرَ (۶۱).
نَصِيْرٍ (۱۰۷، ۱۲۰).
نَعْبُدُ (۱:۵)(۲:۱۳۳).
نِعْمَةِ.یَ (۴۰، ۴۷،
۱۲۲).
نَغْفِرْ (۵۸).
نُفَرِّقُ (۱۳۶).
نَفْسٍ (۴۸، ۱۲۳)
نَفْسٌ (۴۸، ۱۲۳)
نَفْسًا (۷۲)
نَفْسَ.هٗ (۱۳۰).
نُقَدِّسُ (۳۰).
نَكَالًا (۶۶).
نَنْسَخْ (۱۰۶).
نُنْسِ.هَا (۱۰۶).
نُوْرِ.هِمْ (۱۷).
وَ (۱:۵، ۷) (۲:۳،
۳، ۴ ،....).
وَاحِدٍ (۶۱) وَاحِدًا
(۱۳۳).
وَاسِعٌ (۱۱۵).
وٰعَدْنَا (۵۱).
الْوَالِدَيْنِ (۸۳).
وَجْهُ (۱۱۵)
وَجْهَ.هٗ (۱۱۲).
وَدَّ (۱۰۹).
وَرَآءَ (۱۰۱)
وَرَآءَ.هٗ (۹۱).
وَصّٰى (۱۳۲).
وَقُوْدُ.هَا (۲۴).
وَلَدًا (۱۱۶).
وَلِيٍّ (۱۰۷، ۱۲۰).
وَيْلٌ (۷۹، ۷۹، ۷۹).
هَاتُوْا (۱۱۱).
هَادُوْا (۶۲).
هٰذَا (۲۵، ۲۶،
۷۹، ۱۲۶).
هٰذِهِ (۳۵، ۵۸).
هَارُوْتَ (۱۰۲).
هٰٓؤُلَآءِ (۳۱، ۸۵).
هُدٰى (۱۲۰)
الْهُدٰى (۱۶، ۱۲۰)
هُدًى (۲، ۵، ۳۸،
۹۷) هُدَا.یَ (۳۸).
هُزُوًا (۶۷).
هُمْ (۴، ۵، ۸، ۱۲،
۱۳، ۱۸، ۲۵، ۲۷،
۳۸، ۳۹، ۴۸، ۶۲،
۷۵، ۷۸، ۸۱، ۸۲،
۸۶، ۱۰۲، ۱۱۲،
۱۱۳، ۱۲۱، ۱۲۳،
۱۳۷).
هُوَ (۲۹، ۲۹، ۳۷،
۵۴، ۶۱، ۶۱، ۸۵،

٩١، ٩٦، ١١٢،
١٢٠، ١٣٧، ١٣٩).
هُوْدًا (١١١، ١٣٥،
١٤٠).
هِيَ (٦٨، ٧٠، ٧٤).
يَا (٣٣، ٣٥، ٤٠،
٤٧، ٥٤، ٥٥، ٦١،
١٢٢، ١٣٢) يٰٓاَيُّهَا
(٢١، ١٠٤).
يَاْتُوْا.كُمْ (٨٥).
يَاْتِيَ (١٠٩)
يَاْتِيَنَّ.كُمْ (٣٨).
يَاْمُرُ.كُمْ (٦٧، ٩٣).
يُؤْخَذُ (٤٨).
يُؤْمِنُوْا (٧٥)
يُؤْمِنُوْنَ (٣، ٤، ٦،
٨٨، ١٠٠، ١٢١).
يُبْصِرُوْنَ (١٧).
يُبَيِّنْ (٦٨، ٦٩، ٧٠).
الْيَتٰمٰى (٨٣).
يَتَبَدَّلِ (١٠٨).
يَتَعَلَّمُوْنَ (١٠٢، ١٠٢).
يَتَفَجَّرُ (٧٤).
يَتْلُوْا (١٢٩).
يَتْلُوْنَ (١١٣)
يَتْلُوْنَ.هٗ (١٢١).
يَتَمَنَّوْا.هُ (٩٥).
يَجْعَلُوْنَ (١٩).
يُحَآجُّوْا.كُمْ (٧٦).
يُحَرِّفُوْنَ.هٗ (٧٥).
يَحْزَنُوْنَ (٣٨، ٦٢،
١١٢).
يَحْكُمُ (١١٣).
يُحْيِي (٧٣)
يُحْيِي.كُمْ (٢٨).
يُخٰدِعُوْنَ (٩).
يَخْتَصُّ (١٠٥).
يَخْتَلِفُوْنَ (١١٣).
يَخْدَعُوْنَ (٩).
يَخْرُجُ (٧٤).
يُخْرِجْ (٦١).
يَخْطَفُ (٢٠).
يُخَفَّفُ (٨٦).
يُخْلِفَ (٨٠).
يَدْخُلَ (١١١).
يَدْخُلُوْا.هَا (١١٤).
يَدَيْ.هِ (٩٧)
يَدَيْ.هَا (٦٦).
يُذَبِّحُوْنَ (٤٩).
يُذْكَرَ (١١٤).
يَرْجِعُوْنَ (١٨).
يَرُدُّوْنَ (٨٥).
يَرُدُّوْنَ.كُمْ (١٠٩).
يَرْغَبُ (١٣٠).
يَرْفَعُ (١٢٧).
يُرِيْ.كُمْ (٧٣).
يُزَكِّيْ.هِمْ (١٢٩).
يَسْتَحْيٖ (٢٦).
يَسْتَحْيُوْنَ (٤٩).
يَسْتَفْتِحُوْنَ (٨٩).
يَسْتَهْزِئُ (١٥).
يُسِرُّوْنَ (٧٧).
يَسْفِكُ (٣٠).
يَسْمَعُوْنَ (٧٥).
يَسُوْمُوْنَ.كُمْ (٤٩).
يَشَآءُ (٩٠، ١٠٥).
يَشْتَرُوْا (٧٩).
يَشْعُرُوْنَ (٩، ١٢).
يَشَّقَّقُ (٧٤).
يَضْرِبَ (٢٦).
يَضُرُّ.هُمْ (١٠٢).
يُضِلُّ (٢٦، ٢٦).
يَظْلِمُوْنَ (٥٧).
يَظُنُّوْنَ (٤٦، ٧٨).
يَعْتَدُوْنَ (٦١).
يَعْقُوْبَ (١٣٣،
١٣٦، ١٤٠)
يَعْقُوْبُ (١٣٢).
يَعْلَمُ (٧٧).
يُعَلِّمٰنِ (١٠٢).
يَعْلَمُوْنَ (١٣، ٢٦،
٧٥، ٧٧، ٧٨،
١٠١، ١٠٢، ١٠٣،
١١٣، ١١٨).
يُعَلِّمُوْنَ (١٠٢).
يُعَلِّمُ.هُمْ (١٢٩).
يُعْلِنُوْنَ (٧٧).
يُعَمَّرَ (٩٦) يُعَمَّرُ (٩٦).
يَعْمَلُوْنَ (٩٦،
١٣٤، ١٤١).
يَعْمَهُوْنَ (١٥).
يُفَرِّقُوْنَ (١٠٢).
يُفْسِدُ (٣٠).
يُفْسِدُوْنَ (٢٧).
يَفْسُقُوْنَ (٥٩).
يَفْعَلُ (٨٥).
يَفْعَلُوْنَ (٧١).
يُقْبَلُ (٤٨، ١٢٣).
يَقْتُلُوْنَ (٦١).
يَقْطَعُوْنَ (٢٧).
يَقُوْلُ (٨، ٦٨، ٦٩،
٧١، ١١٧).
يَقُوْلَا (١٠٢).
يَقُوْلُوْنَ (٢٦، ٧٩).
يُقِيْمُوْنَ (٣).
يَكَادُ (٢٠).
يَكْتُبُوْنَ (٧٩).
يَكْذِبُوْنَ (١٠).
يَكْسِبُوْنَ (٧٩).
يَكْفُرُ (٩٩)
يَكْفُرْ (١٢١).
يَكْفُرُوْا (٩٠)
يَكْفُرُوْنَ (٦١، ٩١).
يَكْفِيْ.كَ.هُمُ (١٣٧).
يُكَلِّمُ.نَا (١١٨).
يَكُوْنُ (١١٧).
يَمُدُّ.هُمْ (١٥).
يُمِيْتُ.كُمْ (٢٨).
يَنَالُ (١٢٤).
يُنَزِّلَ (٩٠).
يُنَزَّلَ (١٠٥).
يُنْصَرُوْنَ (٤٨، ٨٦،
١٢٣).
يَنْفَعُ.هُمْ (١٠٢).
يُنْفِقُوْنَ (٣).
يَنْقُضُوْنَ (٢٧).
يَوَدُّ (٩٦، ١٠٥).
يُوْصَلَ (٢٧).
يُوْقِنُوْنَ (٤، ١١٨).
يَوْمِ (٤:١) يَوْمَ (٨٥،
١١٣) الْيَوْمِ (٨،
٦٢، ١٢٦)
يَوْمًا (٤٨، ١٢٣).
يَهْبِطُ (٧٤).
يَهْدِيْ (٢٦).
الْيَهُوْدُ (١١٣،
١١٣، ١٢٠).